اظہارِ خطابت

۲

ربیع الاوّل　ربیع الثانی

مُصنّف

خطیب اہلسنت صاحبزادہ مقبول احمد سرور

شبیر برادرز
اردو بازار ۰ لاہور

اظہارِ خطابت

2

صاحبزادہ مقبول احمد سرور

شبیر برادرز
اردو بازار ۰ لاہور

خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَانُ

اُس (اللہ) نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اسے بیان سکھایا ہے

اظہارِ خطابت

جلد دوئم

ربیع الاول ❁ ربیع الثانی

مصنف: خطیبِ اہلسنت صاحبزادہ مقبول احمد سرور

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر [illegible] اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006

بِسۡمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

نام کتاب .... اِظہارِ خطابت (جلد دوم) ربیع الاوّل - ربیع الثانی
مصنف .... مولانا پیر محمد مقبول احمد سرور
صفحات ۳۸۴
اشاعت .... مارچ ۲۰۰۷ء
کمپوزنگ .... ورڈز میکر
مطبع .... اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ناشر .... ملک شبیر حسین
قیمت .... روپے

ملنے کے پتے

ادارہ پیغام القرآن	مکتبہ اہلسنت	اسلامک بک کارپوریشن
زبیدہ سنٹر اُردو بازار لاہور	امین پور بازار فیصل آباد	اقبال روڈ - راولپنڈی
مکتبہ ضیائیہ	مکتبہ غوثیہ ہول سیل	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
بوہڑ بازار راولپنڈی	پرانی سبزی منڈی کراچی	انفال پلازہ، اُردو بازار کراچی
علمی کتاب گھر	مکتبہ رضویہ	احمد بک کارپوریشن
اُردو بازار کراچی	گاڑی کھاتہ آرام باغ روڈ کراچی	اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

نذر و انتساب

فقیر سراپا تقصیر اس **اظہار خطابت** کی دوسری جلد کو
نبی کریم علیہ السلام کی تمام اولاد امجاد
خصوصاً اہل بیت کرام اور ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم و علیہن
کی بارگاہوں میں نذر کرتا ہے اور ان میں سے
امام عالی مقام حضرت سیّدنا امام حسن اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہما
کے اسماء گرامیہ سے منسوب کرنے کی سعادت کا آرزومند ہے۔
شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را
کوئی عجیب بات نہیں اگر اس ننگ خلائق کو اپنے دامن کرم سے
وابستگی عطا فرماتے ہوئے بروزِ محشر سایہ رحمت عطا فرمائیں۔
کیونکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا ارشاد میرا عقیدہ ہے کہ

ایک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارا تیرا

دعا ہے مولا کریم جل جلالہ اس تحفہ کو میرے اور میرے والدین و تمام احباب کے لئے توشہ آخرت بنائے اور عوام و خواص کو اس سے نفع عطا فرمائے۔ آمین بجاہ نبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم۔

گدائے کوچۂ مرشدِ لاثانی علیہ الرحمۃ
غلامِ حضرت شاہِ نقشِ لاثانی علیہ الرحمۃ

فقیر محمد مقبول احمد سرور (فیصل آباد)

کچھ قارئین کی خدمت میں التماس

معزز قارئین کرام!

اظہار خطابت جلد دوم آپ کے ہاتھوں میں ہے اُمید ہے ضرور انشاء اللہ العزیز پسند آئے گی انسان خطا و نسیان سے مرکب ہے جیسا کہ عربی کا مقولہ ہے کہ

اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِّنَ النِّسْیَانِ وَالْخَطَاءِ

تو اگر انسان ہونے کے ناطے اس میں کچھ غلطیاں ہوں تو سب سے پہلے بارگاہِ خدا و مصطفیٰ جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی کا طلبگار ہوں'

پھر آپ سے ملتمس ہوں کہ ان اغلاط کی نشاندہی ادارہ کو کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان اغلاط کا ازالہ کیا جاسکے۔

میں اپنے نہایت مخلص دوست جناب ملک شبیر حسین (شبیر برادرز) کا مشکور ہوں جنہوں نے اس دینی کاوش میں میرے ساتھ دست تعاون مسلسل شامل رکھا'

اور اپنے کرم فرما حضرت صاحبزادہ پیر سیّد حمایت رسول شاہ صاحب مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد کا شکریہ ادا کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتا کہ ان کے وجود باجود سے مجھے یہ توفیق مرحمت ہوئی کہ میں یہ تحفے آپ کے سامنے لانے کے قابل ہوا'

ہر قدم پر شاہ صاحب نے شفقت فرمائی اور ڈھارس بندھائی ورنہ علیل ترین آدمی سے یہ کام بہت مشکل ترین تھا'

ادھر علالت کا زور ادھر ملک بھر میں تبلیغی شور اور پھر نجی مصروفیات

اللہ کریم جل جلالہ اور اس کے حبیب پاک علیہ السلام کے کرم و فضل سے شاہ صاحب کے ارشادات کو پورا کر کے اس فرض سے سبکدوش ہوا الحمد للہ رب العالمین۔

محتاج دعا فقیر پر تقصیر۔محمد مقبول احمد سرور

فہرست مضامین جلد دوم

جشن عید میلاد النبی ﷺ

مظہر تجلیٔ ذات

نور مبین

مضامین	صفحہ

توحید باری تعالیٰ

مضامین	صفحہ

مراکز رشد و ہدایت

مقررین، واعظین، خطباء کے لئے

معزز و محترم حضرات خطباء کرام!

میں اس قابل ہرگز نہیں کہ آپ کی خدمت میں کچھ عرض کر سکوں

مگر میرے دوست عمدۃ المقررین حضرت علامہ مولانا محمد بشیر احمد صاحب چشتی سیالوی آف ماڑی اناری حال ستیانہ فیصل آباد نے حکم فرمایا کہ کچھ نہ کچھ آپ کی خدمت میں نذر کیا جائے،

تو میں اپنے تیس سالہ دور خطابت کا کچھ نچوڑ آپ کے سامنے پیش کیے دیتا ہوں۔

سب سے پہلے تو خطباء حضرات کو اپنی انفرادیت قائم رکھنے کے لئے ذات نبوت مآب علیہ السلام کی تمام سنتوں کا اپنانا ہرگز ضروری ہے تا کہ عملی طور پر نمونہ بن سکیں،

خطاب کے لئے جس علاقہ میں تشریف لے جائیں تو بہ نیت ثواب جائیں اور دین کی تبلیغ کو اپنا سرمایہ حیات سمجھیں نا کہ دنیاوی دولت کو،

خطباء کے لئے روزانہ کم از کم تین گھنٹے مطالعہ نہایت ضروری ہے کہ یہ مطالعہ ہی خطابت کی جان ہے، جس جگہ خطاب فرمائیں پہلے اس مقام کے تمام مومنین و مومنات جو دنیا سے جا چکے ہیں اور اس علاقہ کے تمام علماء و مشائخ جو انتقال فرما چکے

ہیں بالخصوص سیّد عالم امام الانبیاء علیہ السلام کی روح طیبہ کو فاتحہ شریف کا نذرانہ پیش کریں پھر خطاب شروع فرمائیں،

خطبہ طویل نہ پڑھیں اور متوسط آواز سے پڑھیں،

خطبہ اور درود شریف کے بعد موضوع کے مطابق سیّدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے ایک یا دو اشعار بطور حصول برکت پڑھیں کہ سیّدنا حضرت محدث اعظم پاکستان فیصل آبادی علیہ الرحمۃ کا ارشاد ہے ان اشعار کی برکت سے خطاب کامیاب رہے گا انشاء اللہ العزیز

تمہید ایسے جچے تلے الفاظ سے باندھیں کہ ساری تقریر کا خلاصہ اس میں آ جائے گویا کہ یہ دیباچہ ہے دس بارہ منٹ میں ہلکی ہلکی آواز میں تمہید باندھیں اور پھر ترنم سے تقریر شروع فرما کر آہستہ آہستہ آواز کو وقت کے ساتھ ساتھ بلند کرتے جائیں،

آپ اپنے گلے کو دیکھیں اگر گلا بالکل درست اور آواز بالکل صاف ہے تو زیادہ زور لگانے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر گلا تھکا ہوا ہے صاف آواز نہیں دے رہا تو بغیر ترنم کے اپنے علم کے مطابق نکات زیادہ سے زیادہ بیان کرنے کی کوشش کریں،

اگر آپ خوش گلو ہیں، آواز میں بھاری پن اور آواز سریلی ہے تو اپنے اکابر سے کسی ایک کا طرز تکلم اپنائیں جو ان خوبیوں سے متصف ہوں۔

مثلاً

خطیب پاکستان مولانا مفتی مختار احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ عبدالعزیز چشتی صاحب دام ظلہم، امام خطابت حضرت علامہ پیر غلام رسول سمندری والے رحمۃ اللہ علیہ

اگر آواز درمیانی ہے تو

مولانا سیّد الطاف حسین شاہ مرحوم آف جڑانوالہ

حضرت خطیب پاکستان مولانا سیّد فدا حسین حافظ آبادی

اگر آواز کچھ پتلی مگر سریلی ہے تو

خطیب اسلام مبلغ یورپ و ایشیا، حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

بانی فن خطابت حضرت مولانا محمد شریف نوری رحمۃ اللہ علیہ

کا لہجہ اپنائیں'

اگر آواز میں کچھ گراریاں بھی ہیں تو

سلطان سلاطین خطابت حضرت علامہ صوفی غلام حسین رحمۃ اللہ علیہ آف گوجرہ رئیس الخطباء حضرت علامہ مولانا غلام الدین لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ اپنائیں'

اگر سینہ میں زور ہے اور آواز ہر طرح سے مکمل ہے تو

خطیب عرب و عجم حضرت علامہ سیّد شبیر حسین حافظ آبادی دامت برکاتہم العالیہ کی طرز لیں اور اُتار چڑھاؤ خاص طور پر انہی کی طرح رکھیں تا کہ گلا چلتا رہے'

اگر سینہ میں زور نہیں ہے مگر آواز کام کرتی ہے تو

سلطان الواعظین بابائے خطابت بلکہ خطیب گر خطیب حضرت علامہ مولانا محمد بشیر صاحب آف کوٹلی لوہاراں کا طرز تکلم بہت بہتر ہے'

اگر آپ مکمل درسِ نظامی دورۂ حدیث وتفسیر پڑھے ہوئے ہیں تو

شیخ القرآن ابوالحقائق پاکستان علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ اپنائیں اور علمی گفتگو کریں'

ایک دم آواز ابتداء ہی میں نہ اٹھاویں کہ بعد میں آواز بیٹھ جائے اور شرمسار ہونا پڑے اس آیت کریمہ کا ترجمہ ضرور کریں جو عنوان خطابت بنایا ہے'

اس کی تفسیر دیگر آیات قرانی سے کریں'

پھر احادیث مبارکہ سے کریں'

پھر اقوال صحابہ سے کریں'

پھر اکابرین اہلسنّت و جماعت کی کتابوں کے حوالہ جات سے کریں اگر سامعین تمام اہل ذوق ہوں' اگر سامعین میں مخالفین بھی ہوں تو نہایت شستہ الفاظ سے مخالفین کے اکابرین کی کتابوں کے حوالہ جات بڑے مؤدب طریقہ سے پیش کریں اور وہ حوالہ جات بھی موضوع کے مطابق ہوں حتیٰ الامکان مسجع مقفٰی کلام پیش کرنے کی کوشش کریں اور مترادفات الفاظ سے تقریر کو مزین رکھیں کبھی بھی کسی بانی محفل سے کوئی شکوہ یا گلہ نہ کریں'

ایک مرتبہ ضرور کسی کی دعوت پر بھی چلے جائیں دوسری مرتبہ سابقہ تجربہ کے مطابق کریں کولڈ ڈرنک اور ٹھنڈے مشروبات برف وغیرہ سے پرہیز کریں'

گرمی میں پانی ہلکا ٹھنڈا استعمال کریں اور سردی میں نیم گرم پانی پئیں تا کہ گلا درست رہے'

اگر زیادہ لوڈ کی وجہ سے گلا بیٹھا جائے تو مندرجہ ذیل نسخہ صبح و شام استعمال کریں ایک کپ پانی ایک انجیر ڈال کر چولہے پر رکھیں جب وہ اچھی طرح دو تین مرتبہ اُبل جائے تو اس میں

ایک چمچ چائے والا — لعوق خیار شنبر

ایک چمچ چائے والا — لعوق سپستان

ایک چمچ چائے والا — شربت صدر اجملی

اور اگر سردی ہو تو

ایک چمچ چائے والا — خمیرہ گاؤ زبان

دو چمچے چھلکا اسپغول اچھی طرح حل کر کے پئیں انشاء اللہ گلا بالکل ٹھیک ہو جائے گا اگر گرمی کا موسم ہے تو شربت شہتوت خالص بغیر پانی ملا بار بار پئیں تو بھی

جلد فائدہ ہوگا یہ تمام فقیر کے ذاتی تجربات ہیں جو عرض کر دیئے ہیں فقیر کے لئے دعائے خیر فرماتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ سب پر اپنا کرم وفضل فرمائے اور نبی اکرم ﷺ کی سچی غلامی نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

الراقم وآثم

فقیر خادم اہلسنت

محمد مقبول احمد سرور

نقشبندی مجددی قادری رضوی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ امام خطابت علیہ الرحمۃ فیصل آباد

خطبہ اوّل (ماہ ربیع الاوّل)

میلادِ مصطفیٰ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ○ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ○

درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی
سارے اچھوں سے اچھا سمجھئے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی

خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
(صلی اللہ علیہ وسلم)

تلاوت کردہ آیت کریمہ کا ترجمہ

محترم سامعین، مکرم مخاطبین، محتشم حاضرین بزرگو اور دوستو! جس آیت کریمہ کو عنوان خطاب بنانے کا شرف حاصل کرتے ہوئے آپ کے سامنے تلاوت کیا ہے اس کا ترجمہ سماعت کیجئے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ (پ 11 سورۃ التوبہ آیت نمبر 128)

البتہ تحقیق تمہارے پاس تم میں سے رسول تشریف لائے

اس آیت کریمہ میں لفظ ''جَـآءَ'' فرما کر ذات باری تعالیٰ خود میلاد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء بیان فرما رہی ہے۔

جلسہ میلاد مصطفیٰ علیہ السلام

حضراتِ گرامی! سرکار دو عالم علیہ السلام کی مجئیت (آمد مبارک) کا ذکر ہے نبی کریم علیہ السلام کی جلوہ فرمائی اور تشریف آوری کا حسین و جمیل تذکرہ خود اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرما رہا ہے گویا صورتحال کچھ یوں ہے کہ

جلسہ ہے میلاد مصطفیٰ کا
پنڈال ہے عرش علیٰ کا
شامیانہ ہے رحمت خدا کا
فرش ہے وَالْاَرْضَ فِرَاشًا کا
بلب لگا ہے وَالشَّمْسِ کا
ٹیوب لگی ہے وَالْقَمَرِ کی
مرچیں لگی ہیں نجوم سماوات کی

اسٹیج بنا ہے وَسِعَ كُرْسِيُّهُ کا
سامعین کرام ہیں ملائکہ نورانی
مقرر خود ہے ذات رحمانی
موضوع ہے ولادت مصطفیٰ
ارشاد ہوتا ہے جَآءَ كُمْ
تمہاری طرف تشریف لائے
کون تشریف لائے؟ رَسُوْلٌ
عظمت و شان والے رسول علیہ السلام تشریف لائے
جن کی آمد کا تذکرہ عیسیٰ علیہ السلام نے کیا
جن کی بعثت کی دعا خلیل اللہ علیہ السلام نے فرمائی

ہوا پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

مسئلہ حل ہو گیا

حضراتِ گرامی! میں گھر سے چلا اور مسجد میں آیا تاکہ خطبہ دوں

تو میں پہلے گھر میں تھا بعد میں یہاں آیا
اللہ فرماتا ہے جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ
رسول تشریف لائے
وہ پہلے کہیں موجود تھے تو تشریف لائے
پھر لفظ رَسُوْلٌ ہے یعنی بھیجے ہوئے
مثال کے طور پر زید نے عمر کو خط ارسال کیا یعنی بھیجا
تو یہ خط پہلے زید کے پاس تھا تو اس نے بھیجا
اسی طرح اللہ نے رسول کو بھیجا

تو پہلے رسول اللہ تعالیٰ کے پاس تھے   تو اللہ نے بھیجے

مسئلہ حل ہو گیا

کسی کے نزدیک رسول ہیں   مکی

کسی کے نزدیک رسول ہیں   مدنی

مگر اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ میں نے اپنے پاس سے بھیجا   تو پتہ چلا

رسول کا وطن   مکہ نہیں ہے

رسول کا وطن   مدینہ نہیں ہے

بلکہ رسول کا وطن   من اللہ ہے

لوگ کہتے ہیں کہ ہے دیس مدینہ تیرا

در حقیقت تو مِنَ اللّٰہِ ہے ٹھکانہ تیرا

تو جب وطن ہے   من اللہ

تو پھر آنے والا ہے   نور اللہ

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ (پ 6 سورۃ المائدہ آیت نمبر 15)

تمہیں تمہاری طرف آیا اللہ کی طرف سے نور

آیا   نور

ظلمت ہوئی   کافور

بت ہوئے   چور چور

ہر طرف ہوا توحید کا   ظہور

؎ جب عرب کے چمن میں وہ نور خدا ہر طرف جلوہ اپنا دکھانے لگا

کفر غارت ہوا بت گرے ٹوٹ کر منہ پہاڑوں میں شیطاں چھپانے لگا

اَنْفُسِکُمْ اور اَنْفَسِکُمْ:

ارشاد ہوتا ہے

لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ (پ 11 سورۃ التوبہ آیت نمبر 128)

البتہ تحقیق تمہارے پاس نفسوں میں سے رسول تشریف لائے

یہ جو لفظ اَنْفُسِکُمْ ہے اس کی دو قراٗتیں ہیں۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان اسے اَنْفُسِکُمْ بھی پڑھا کرتے تھے اور اَنْفَسِکُمْ بھی

اَنْفُسِکُمْ   یعنی تمہارا ہم نفس

اَنْفَسِکُمْ   یعنی تم میں سے نفیس ترین

کیا مطلب؟

یہی کہ سب نفوس سے نفیس ترین

اس کا خاندان   تمام خاندانوں سے نفیس ترین

اس کا حسب ونسب   تمام حسبوں نسبوں سے نفیس ترین

اس کے آباؤ اجداد   سب کے آباؤ اجداد سے نفیس ترین

اس کی ذات مقدسہ   تمام ذوات سے نفیس ترین

اس کا پسینہ مبارک   تمام پسینوں سے نفیس ترین

اس کا شہر مدینہ   تمام شہروں سے نفیس ترین

اس کی ازواج مطہرات   تمام بیبیوں سے نفیس ترین

اس کی اولاد امجاد   تمام اولادوں سے نفیس ترین

اس کے اصحاب کرام   تمام اصحاب سے نفیس ترین

مِنْ اَنْفَسِکُمْ   تم میں سے نفیس ترین

؎ وہ ایسے حسین یکتا ہیں اللہ رے شان یکتائی

جس وصف کو ان سے نسبت ہو وہ وصف بھی یکتا ہو جائے

میلادِ مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ علیہ السلام

حضرات گرامی! اس نفاستِ بے مثال کو خود نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا

ملاحظہ ہو ارشاد نبوی ہے کہ جسے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت

فرمایا کہ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی کِنَانَۃَ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِّنْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ہَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ہَاشِمٍ

(مسلم شریف مشکوٰۃ شریف ص 511)

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسمٰعیل میں سے کنانہ کو چنا اور کنانہ میں سے قریش کو منتخب فرمایا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو چنا اور مجھ کو بنی ہاشم میں سے چنا۔

ترمذی شریف کی ایک روایت میں ارشاد ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی مِنْ وُلْدِ اِبْرَاہِیْمَ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ بَنِیْ کِنَانَۃَ (ترمذی شریف مشکوٰۃ شریف ص 511)

اللہ تعالیٰ نے اولادِ ابراہیم سے جناب اسمٰعیل کو چن لیا اور اولادِ اسمٰعیل میں سے بنی کنانہ کو چن لیا۔

حضور علیہ السلام نفیس ترین ہیں

گرامی قدر سامعین! سرکار کے ارشاد پاک سے واضح ہوا کہ

اولادِ ابراہیم علیہ السلام میں سے	اولادِ اسمٰعیل علیہ السلام نفیس ترین
اولادِ اسمٰعیل علیہ السلام میں سے	کنانہ نفیس ترین
کنانہ میں سے	قریش نفیس ترین
قریش میں سے	بنی ہاشم نفیس ترین
اور بنی ہاشم میں سے	حضور نفیس ترین

اسی لئے اَنْفَسِکُمْ بھی پڑھا گیا

تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَنْفَسِکُمْ

اور میرے آقا نے اس کی توضیح وتشریح میں فرمایا وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ہَاشِمٍ تو واضح ہوگیا کہ حضور علیہ السلام سے لے کر اوپر تک سب نفیس ہیں

یہ سب کے سب	موحد ہیں
یہ سب کے سب	مومن ہیں
یہ سب کے سب	پاکیزہ ہیں

اسی لئے یہ فرمایا:

وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ (پ19 سورۃ الشعراء آیت نمبر 219)

اور ہم نے آپ کو ساجدین میں متقلب فرمایا

تو میرے نبی جہاں جہاں قیام فرما رہے	وہ سب اصلاب ساجدین اور پاکیزہ
میرے آقا جہاں جہاں جلوہ فرما رہے	وہ سب ارحام ساجدین اور پاکیزہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے	وہ ساجدین ہیں
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے	وہ نفیس ترین ہیں
نبی فرماتے ہیں	وہ منتخبین ہیں
نبی فرماتے ہیں	وہ نفیس ترین ہیں
اب ہم	خدا و مصطفیٰ کی مانیں
یا چودھویں صدی کے اس	مولوی ملاں کی مانیں؟

جو نبی کے والدین کو ایمان دار نہیں سمجھتے اور خود ایمان کے ٹھیکیدار ہیں

تو میرے آقا علیہ السلام خود اپنا نفیس ترین اور منتخب ہونا بیان فرما کر اپنا میلاد بیان فرما رہے ہیں

؎ انسانیت کو فخر ہوا تیری ذات سے
بے نور تھا خرد کا ستارہ ترے بغیر

سب سے بہترین اور اعلیٰ

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ (بخاری شریف مشکوٰۃ شریف ص 511)

میں اولادِ آدم میں بہترین گروہ میں بھیجا گیا یکے بعد دیگرے گروہ گروہ حتیٰ کہ میں اس گروہ سے ظاہر ہوا جس میں سے میں پہلے سے تھا۔

حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام کی کئی اولادیں — مگر نفیس ترین وہ جس سے حضور آئے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کئی اولادیں — مگر نفیس ترین اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی کئی اولادیں — مگر نفیس ترین کنانہ کی اولاد
کنانہ کی کئی اولادیں — مگر نفیس ترین قریش کی اولاد
قریش کی کئی اولادیں — مگر نفیس ترین ہاشم کی اولاد
ہاشم کی کئی اولادیں — مگر نفیس ترین عبدالمطلب کی اولاد
حضرت مطلب کی کئی اولادیں — مگر نفیس ترین حضرت عبداللہ کے چاند
گروہ در گروہ — نفیس ترین
اولاد در اولاد — نفیس ترین

فرمایا: اَنْفَسِكُمْ

ایسا کوئی محبوب نہ ہو گا نہ کہیں ہے
بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر عرش نشیں ہے

اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے کیا خوب فرمایا:

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

اور مولانا غلام رسول عالم پوری بولے کہ

قدیمی خاندان عالی گھرانہ
حسین و حسن دا غمخوار نانا

اجابت دعائے آدم علیہ السلام

حضراتِ گرامی! عشاقانِ رسالت کے نزدیک اب بات یوں بن گئی کہ گویا جب میرے آقا علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کی پشت منورہ میں جلوہ گر تھے تو ساڑے تین سو سال گریہ وزاری فرما کر جب اسی محبوب کا واسطہ دیا تو پھر اجابت نے قدم چوم لئے اور پھر جب اسی محبوب کا نور مبارک انگوٹھوں کے ناخنوں میں آیا تو فرط محبت سے وہ انگوٹھے چوم لئے اور کہا

سارے بنی آدم میری اولاد ہیں مگر یہ محبوب
قدیمی خاندان عالی گھرانہ
حسین و حسن دا غمخوار نانا

کشتیٔ نوح کا پار ہونا

جب حضرت نوح علیہ السلام کی پیشانی مبارک میں یہ نور جلوہ گر ہوا تو کشتی نوح اسی کے وسیلہ سے کنارے لگ گئی تو فرمایا:

ساری میری اولاد ہے مگر یہ نور والا
قدیمی خاندان عالی گھرانہ
حسین و حسن دا غمخوار نانا

نارِ نمرود کا گلزار ہونا

حضرت خلیل اللہ علیہ السلام پر اسی نور کے فیضان سے جب نارِ نمرود گلزار ہو گئی تو فرمایا:

اولادِ اسحٰق بھی میری ہے مگر اے اسمٰعیل تیری اولاد

قدیمی خاندان عالی گھرانہ
حسین و حسن دا غمخوار نانا

چھری کا حلقوم اسمٰعیل کو نہ کاٹنا

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پر اسی نور کی رحمت کے بادل برسے اور چھری نے ایک رونگٹا بھی نہ کاٹا تو حضرت ذبیح اللہ علیہ السلام نے بھی یہی ترانہ پڑھا کہ

قدیمی خاندان عالی گھرانہ
حسین و حسن دا غمخوار نانا

اُمتِ مصطفویہ کا خیر اُمت ہونا

اور جب یہ نور بشکل مصطفیٰ اُمت میں جلوہ گر ہوا اور اس اُمت کو کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ کا لقب ملا تو یہ اُمت بھی کہتی ہ

قدیمی خاندان، عالی گھرانہ
حسین و حسن دا غمخوار نانا

فرمایا:

لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ (پ 11 سورۃ التوبہ آیت نمبر 128)

یہ رسول — تم میں سے ہے
اور یہ رسول — تم سے نفیس ترین ہے

سب سے اوّل حضور ہیں

حضراتِ گرامی! ہماری زبان میں کہیں گے سب سے اوّل نمبر

حسینوں میں — اوّل
جمیلوں میں — اوّل
نفیسوں میں — اوّل

اللہ کریم نے بھی فرما دیا کہ

هُوَ الْاَوَّلُ — میرا محبوب ہے اوّل (پ 27 سورۃ الحدید آیت نمبر 3)

اور حضور علیہ السلام خود فرماتے ہیں

اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ — میں قیامت میں اولادِ آدم کا ہوں سردار۔ اوّل
وَاَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ — میں پہلا وہ ہوں جن کی قبر کھلے گی یہاں بھی حضور اوّل
وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ — میں پہلا شفاعت فرمانے والا ہوں اس مقام پر بھی اوّل اور پہلا وہ جس کی شفاعت قبول کی جائے گی یہاں بھی حضور اوّل
(مسلم شریف مشکوٰۃ شریف ص 511)

ہر مقام پر میرے آقا کا نمبر — اوّل

فرمایا

كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ فِي الْخَلْقِ — میں تخلیق کے اعتبار سے نبیوں سے ہوں اوّل
(دلائل النبوت ص 6 خصائص کبریٰ جلد اول ص 3)

فرمایا

اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ — میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا سب سے اوّل
(مشکوٰۃ ص 511)

سب سے اوّل — سب سے نفیس میرے آقا علیہ السلام

مِنْ اَنْفُسِكُمْ

نفیس ترین آقا کا نفیس ترین کھلونا

اس نفیس ترین آقا کا کھلونا بھی نفیس ترین

روایات میں یہ بات سورج کی طرح چمک رہی ہے کہ

چاند جھک جاتا جدھر اُنگلی اُٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

نفیس ترین نبی کے لئے نفیس ترین دعا

میرے نفیس ترین آقا علیہ السلام کے لئے نفیس ترین دعاء حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے فرمائی

خلیل و ذبیح علیہما السلام نے کعبۃ اللہ تعمیر کر کے بارگاہ خداوندی میں التجا کی

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ (پ 1 سورۃ البقرۃ آیت نمبر 129)

اے ہمارے رب بھیج دے ان میں انہیں میں سے ایک رسول

نفیس ترین محبوب کے لئے نفیس ترین بشارت

اسی نفیس ترین نبی علیہ السلام کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نفیس ترین بشارت دی کہ لوگو

وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ

(پ 28 سورۃ الصف آیت نمبر 6)

اور میں بشارت دینے والا ہوں اس رسول کی جو میرے بعد آئیں گے جن کا اسم گرامی احمد ہوگا نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِیْمَ وَبِشَارَةُ عِیْسٰی

(مشکوۃ شریف ص 513)

میں تم کو اپنی پہلی حالت بتاتا ہوں میں دعائے ابراہیم ہوں اور بشارت عیسیٰ ہوں

نفیس ترین آقا کا نفیس ترین نور

وہ نفیس ترین نور جو آپ کی ولادت سے چمکا ارشاد فرمایا:

وَرُؤْیَا اُمِّیَ الَّتِیْ حِیْنَ وَضَعَتْنِیْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرًا ضَاءَتْ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ (مشکوۃ شریف ص 513)

میں اپنی ماں کا وہ نظارہ ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان کے سامنے ایک نور ظاہر ہوا جس سے ان کے لئے شام کے محلات چمک اُٹھے۔

میلاد بیان کرنا حضور کا طریقہ ہے

پتہ چلا

میلاد بیان کرنا — خدا کا طریقہ

میلاد بیان کرنا — مصطفیٰ کا طریقہ

میرے آقا خود میلاد بیان فرمارہے ہیں شاعر کہتا ہے

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

لہٰذا میلاد بیان کرنا — خلیل اللہ کا طریقہ

میلاد بیان کرنا — روح اللہ کا طریقہ

حضور نے خود میلاد بیان فرمایا

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ نبی کریم علیہ السلام کی خدمت عالی مرتبت میں حاضر ہوئے شاید انہوں نے کچھ سنا تھا تو نبی علیہ السلام منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا:

مَنْ اَنَا

بتاؤ میں کون ہوں؟

فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

لوگوں نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں۔

قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ .

فرمایا میں محمد ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب ہوں۔

پھر اپنی نفیس ترین ولادت کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ اللہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ۔

اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں سے (نفیس ترین) اچھوں میں سے بنایا۔

ثُمَّ جَعَلَھُمْ فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ فِرْقَۃً ۔

پھر ان اچھوں کی دو جماعتیں بنائیں تو مجھے ان کے اچھے فرقے میں سے بنایا

ثُمَّ جَعَلَھُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ قَبِیْلَۃً ۔

پھر ان اچھوں کے کئی قبیلے کیے تو مجھے اچھے قبیلہ میں بنایا۔

ثُمَّ جَعَلَھُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ بَیْتًا ۔

پھر ان اچھوں کے گھر بنائے تو مجھے اچھے گھر والوں میں سے بنایا۔

فَاَنَا خَیْرُھُمْ نَفْسًا وَّخَیْرُھُمْ بَیْتًا (ترمذی مشکوۃ شریف ص 513)

تو میں ان سب سے اچھی ذات والا اور اچھے گھر والا ہوں۔

خلقت کے اعتبار سے　　میں نفیس ترین

جماعت کے اعتبار سے　　میں نفیس ترین

قبیلے کے اعتبار سے　　میں نفیس ترین

گھر کے اعتبار سے　　میں نفیس ترین

اَنَا خَیْرُھُمْ　　میں ان سب سے نفیس ترین ہوں

مِنْ اَنْفُسِکُمْ

رسول آئے تم سب سے نفیس ترین

سارے اچھوں سے اچھا سمجھئے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی

کیا یہ میلاد کا بیان نہیں ہے

بتاؤ مولویو!

کیا یہ میلاد کا بیان نہیں؟

اپنی خلقت کا بیان فرمانا　　کیا میلاد نہیں ہے؟

اپنے قبیلے کا بیان فرمانا　　کیا میلاد نہیں ہے؟

اپنے نور کا بیان فرمانا　　کیا میلاد نہیں ہے؟

دعائے خلیل کا بیان فرمانا　　کیا میلاد نہیں ہے؟

بشارت عیسیٰ کا بیان فرمانا　　کیا میلاد نہیں ہے؟

اپنے کاشانہ اقدس کا بیان فرمانا　　کیا میلاد نہیں ہے؟

محافل میلاد میں کیا ہوتا ہے

بدعت کے فتوے دینے والو! ہم کیا کرتے ہیں۔

میلاد النبی کی محافل میں

حضور کی خلقت　　ہی تو بیان ہوتی ہے

حضور کی نورانیت　　ہی تو بیان ہوتی ہے

حضور کی ولادت　　ہی تو بیان ہوتی ہے

دعائے خلیل اللہ علیہ السلام　　ہی تو بیان ہوتی ہے

بشارت عیسیٰ علیہ السلام　　ہی تو بیان ہوتی ہے

حضور کے قبیلہ کا　　ہی تو بیان ہوتا ہے

حضور کے گھر بار کا　　ہی تو بیان ہوتا ہے

حضور کے نفیس ترین ہونے کا　　ہی تو بیان ہوتا ہے

حضور کے بے مثل و بے مثال ہونے کا　　ہی تو بیان ہوتا ہے

اور یہ حضور نے خود کیا ہے۔

تو جو کام حضور نے خود کیا ہے وہ سنت ہوتا ہے یا بدعت

تو یہ بیان میلاد ہم کرتے رہیں گے

سنت رسول اللہ علیہ السلام پر عمل ہم کرتے ہی رہیں گے

کوئی اگر جلتا ہے تو جلا کرے

کوئی اگر مرتا ہے تو مرا کرے

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل

ذکرِ آیاتِ ولادت کیجئے

اور

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم

مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا

دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

نبی علیہ السلام کو اپنے جیسا کہنے والو

نبی کریم علیہ السلام کو اپنی مثل کہنے والو

نبی کریم تو اپنی بے مثلیت بیان کر رہے ہیں کہ

میری خلقت بے مثال

میرا قبیلہ بے مثال

میری ولادت بے مثال

میرا گھر بے مثال

میرے آباؤ اجداد بے مثال

اور تم اپنے جیسا کہتے ہوئے نہیں شرماتے

بڑی لے سے

بڑے ترنم سے

بڑی ہٹ دھرمی سے

اپنے جلسوں میں

اپنی کتابوں میں

اعلان کرتے پھرتے ہو کہ

میرے وی دو ہتھ اوہدے وی دو ای آ

میری وی ویاہ ہویا اوہدا وی ہویا وا

فرق تے کوئی وی نا ہیں

مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

کافراں دیند احمد را بشر

ایں نداستند کاں شق القمر

مولویو! اپنی بک بک اور چک چک کو چھوڑو اور خدا سے پوچھو جو قرآن میں فرما رہا ہے کہ

مِنْ اَنْفَسِکُمْ

میرا حبیب تم میں سے نفیس ترین ہے

اور یہ کوئی اندھے لنگڑے لولے مولوی سے نہیں بلکہ ان سے خطاب ہے جن میں سے کوئی

صداقت کا تاجدار ہے

عدالت کا شہوار ہے

سخاوت کا شاہکار ہے

شجاعت کا علمبردار ہے

جو خود ہر فرد اپنی اپنی جگہ یکتائے روزگار ہے ان سے فرمایا کہ میرا محبوب تم میں سے نفیس ترین ہے'

اللہ تعالیٰ نے جسے اپنا حبیب قرار دیا ہو

حضرتِ گرامی! مجھے آپ بتائیے کہ آپ اپنا محبوب کیسے بناتے ہیں؟
یقیناً اسے ہی بناتے ہیں جو آپ کی نظر میں سب سے حسین و جمیل، بے مثل و بے مثال ہو تو کیا خدا نے اپنا محبوب ایسے ہی بنالیا؟

حضور فرماتے ہیں

اَلَا وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ (ترمذی مشکوۃ ص 513)

خبردار! میں اللہ کا حبیب ہوں۔

اگر تمہارا محبوب بے مثل ہوتا ہے تو پھر محبوب خدا علیہ السلام کیسا بے مثل و بے مثال ہوگا،

مجھے کائنات میں ایسا محبوب دکھادو

مجھے کائنات میں ایسا محبوب دکھاؤ۔

جس کا چہرہ اقدس ہو	وَالضُّحٰی
جس کی زلفت عنبریں ہوں	وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی
جس کا سینہ مبارک ہو	اَلَمْ نَشْرَحْ
جس کے ہاتھ مبارک ہوں	یَدُ اللّٰہِ
جس کا وطن ہو	مِنَ اللّٰہِ
جسے دیکھ کر یاد آتا ہو	اللّٰہ

مگر

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

اور پنجابی کے ایک عاشق رسول نے کیا خوب فرمایا:

توں میرا محبوب نہیں ڈٹھا جنہوں ویکھ کے چن شرماوے
بجلی ڈردی لشک نہ مارے جے اوہ متھے تیوری پاوے
جے اوہ جاوے سیر چمن نوں سارا گلشن سیس نواوے
جے اوہ پاوے ہتھ وچہ پھلاں دے ہتھ پھلاں وچہ دل جاوے
جے اوہ کھولے وَل زلفاں دے تے راہی راہ بھل جاوے
اعظم ایسا روپ نبی دا جہدی جھال نہ جھلی جاوے

رب سے پوچھو اس کا محبوب کیسا ہے؟ فرمایا

لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ (پ 11 سورۃ التوبہ آیت نمبر 128)

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خاں گجراتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:
"بعض قرأت میں اَنْفَسِکُمْ میں ف پر فتحہ بمعنی نفیس ترین بہترین یعنی تم میں وہ رسول تشریف لائے جو تم میں سب سے زیادہ نفیس اور شریف ہیں" (مرأت شرح مشکوۃ جلد نمبر 8 ص 29)

صحابہ سے آج تک کے لوگوں کا یہی عقیدہ ہے

حضراتِ گرامی! یہ عقیدہ صرف مفتی صاحب ہی کا نہیں بلکہ

یہی عقیدہ	صحابہ کا عقیدہ
یہی عقیدہ	سلف صالحین کا عقیدہ
یہی عقیدہ	اولیاء کا عقیدہ
یہی عقیدہ	صوفیاء کا عقیدہ
یہی عقیدہ	علماء کا عقیدہ
یہی عقیدہ	بزرگانِ دین کا عقیدہ
یہی عقیدہ	اہلسنّت کا عقیدہ

مفتی صاحب نثر کے بعد نظم میں بھی یہی عقیدہ بیان فرماتے ہیں کہ

وہ نبیوں میں نبی ایسے کہ ختم الانبیاء ٹھہرے
حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

چاند سے تشبیہ دینا یہ کہاں انصاف ہے

صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے کسی نے سورج سے تشبیہ دی تو کسی نے چاند سے اور کسی نے فرمایا

چاند سے تشبیہ دینا یہ کہاں انصاف ہے
اس کے چہرے پر ہیں دھبے مدنی کا چہرہ صاف ہے

میرے آقا بے عیب ہیں

حضراتِ گرامی! آج کسی کے محبوب میں کوئی عیب ہو بھی تو وہ اس غیب کو حسن ثابت کرنے کے لئے زمین وآسمان کے قلابے ملا دیتا ہے

رنگ کا کالا ہونا عیب شمار کیا جاتا ہے

مگر کسی کا محبوب اگر کالے رنگ کا ہو اور کوئی اسے طعنہ دے کہ تیرا محبوب تو کالا سیاہ ہے تو وہ کہتا ہے تجھے کیا معلوم کہ کالا رنگ کیسا حسین رنگ ہے تو نے دیکھا نہیں ہے۔

قرآن کے حروف	کالے
کعبہ کا غلاف	کالا
میرے نبی کا مؤذن بلال	کالا

یعنی محبوب کے عیب کو بھی حسن ثابت کرتا ہے اور دلائل سے ثابت کرتا ہے

یہ اس محبوب کی بات ہے جس میں عیب موجود ہے

اور مولوی اس محبوب میں نقائص بیان کرتے ہیں جو بے عیب ہے بلکہ جس میں عیب کا شائبہ ممکن ہی نہیں ہے حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِىْ
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

(دیوان حضرت حسان ص 21)

اے حبیب کریم آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا ہے

ذرا توجہ فرمائیں پہلے مصرعہ میں دعویٰ ہے اور دوسرے مصرعہ میں اس کی دلیل ہے کہ آپ کو بے عیب کیوں پیدا کیا گیا ہے اس لئے کہ آپ کو اپنی منشاء ومرضی کے مطابق پیدا کیا گیا ہے

کب کوئی چاہتا ہے کہ مجھ میں کوئی عیب ہو

پھر دوسرے شعر کے پہلے مصرعہ میں دعویٰ ہے کہ

آپ سا حسین وجمیل میری آنکھ نے ہرگز نہیں دیکھا

اور دوسرے مصرعہ میں دلیل دیتے ہیں کہ

آپ سے حسین کسی عورت نے جنا ہی نہیں ہے

اوہ تے سچّے ای رب نے بھن دتا جھدے وچہ محبوب نوں ڈھالیا سی

حضرت عبداللہ کے وصال کی حکمت

حضرت عبداللہ والد رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سرکار کی ولادت سے قبل ہی اللہ تعالیٰ نے وفات دے دی تاکہ

نہ کوئی دوسرا	عبداللہ ہو	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نہ کوئی دوسری ہو	آمنہ ہوں	رضی اللہ تعالیٰ عنہا
اور نہ دوسرا کوئی	محمد علیہ السلام ہو	

اعلیٰ حضرت گولڑوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

سُبْحَانَ اللهِ مَا اَجْمَلَكَ مَا اَحْسَنَكَ مَا اَكْمَلَكَ
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

مکھ چند بدر شعشانی اے متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زُلف تے اکھ مستانی اے مخمور اکھیں ہن مدھ بھریاں

تو جب اللہ کریم نے والد رسول کو اُٹھا لیا کہ میرے محبوب کی ظاہری و باطنی کوئی مثل نہ بن سکے تو میں اور کوئی مولوی ملاں کیسے حضور کی مثل ہو سکتے ہیں اسی لئے فرمایا:

لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ (پ 11 سورۃ التوبہ آیت نمبر 128)

نہ بن سکا ہے نہ بن سکے گی — مثال تیری جواب تیرا

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

حضرات گرامی!

اس آیت میں ...... میلاد اللہ نے خود بیان کیا ہے

حضور علیہ السلام کی بے مثلیت اور نفیس ترین ہونا خالق حقیقی نے خود ارشاد فرمایا ہے لیکن بات یہ ہے کہ

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

ان عالم نما جاہلوں میں تو عقل بھی نہیں ہے علم کہاں سے آجائے گا؟

جَآءَ کُمْ — میلاد مصطفیٰ سے
مِنْ اَنْفُسِکُمْ — حسن مصطفیٰ ہے

مگر قرآن کسی عاشق رسول کی نظر سے پڑھا جائے تو نظر آتا ہے

بیان کردہ احادیث مبارکہ میں بھی میلاد مصطفیٰ اور حسن مصطفیٰ خود بزبان مصطفیٰ علیہ السلام بیان کیا گیا ہے مگر

بے حب نبی کے جو پڑھتے ہیں بخاری
آتا ہے بخار اُن کو ' بخاری نہیں آتی

وجود مصطفیٰ علیہ السلام سراپا نفاست

حضرات گرامی! میں آپ سے اپنے آقا علیہ السلام کا نفیس ترین ہونا عرض کر رہا تھا اور جب میں نے احادیث مبارکہ میں آقائے نامدار علیہ السلام کے حلیہ مبارک کی روایات کو پڑھا تو یوں لگا کہ اللہ کریم نے میرے آقا علیہ السلام کو سراپا نفاست بنایا تھا

کندھوں کے درمیانی مہر نبوت — آپ کی نفاست مخصوصہ
پاکیزہ جسم کی اعلیٰ ترین خوشبو — آپ کی نفاست مخصوصہ
ریشم سے نرم مبارک ہتھیلیاں — آپ کی نفاست مخصوصہ
بول و براز مبارک کا خوشبو دار ہونا — آپ کی نفاست مخصوصہ
مبارک دانتوں سے نُور کا نکلنا — آپ کی نفاست مخصوصہ
چہرۂ منور میں گویا سورج کا رقص کرنا — آپ کی نفاست مخصوصہ

گویا کہ یہ حقیقت ہے کہ سر انور کے موئے مبارکہ سے پاؤں مقدس کے تلووں تک میرے آقا علیہ السلام اَنْفُسِکُمْ کی تفسیر تھے

حضور علیہ السلام کی مہر نبوت

مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم میرے آقا علیہ السلام کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

بَیْنَ کَتِفَیْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ (ترمذی مشکوٰۃ ص 517)

آپ کے مبارک کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔

یہ مہر نبوت کسی اور نبی کو عطا نہ ہوئی تھی آپ کے ساتھ مخصوص تھی کیونکہ آپ خاتم النبیین تھے ختم نبوت صرف اور صرف میرے آقا علیہ السلام کی خصوصیت ہے

خوشبو پسینۂ رسول علیہ السلام

اسی طرح جسم مبارک سے خوشبو آنا بھی آپ کی خصوصیت ہے حضرت جابر

فرماتے ہیں کہ

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسْلُکْ طَرِیْقًا فَیَتْبَعُہٗ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّہٗ قَدْ سَلَکَہٗ مِنْ طِیْبِ عَرْفِہٖ اَوْقَالَ مِنْ رِیْحِ عَرَقِہٖ

(دارمی مشکوٰۃ شریف ص 517)

نبی کریم علیہ السلام جس راستہ پر تشریف لے جاتے تو پیچھے آنے والا آپ کی اعلیٰ مہک کی وجہ سے یا آپ کے مبارک پسینہ کی خوشبو سے پہچان جاتا کہ حضور یہاں سے گزرے ہیں

حضرت حکیم الامت علیہ الرحمۃ رقم طراز ہیں کہ

پیچھے (آنے) سے یہ مراد نہیں کہ فوراً آپ کے بعد کوئی آتا بلکہ دیر تک (اس) گلی کوچہ میں خوشبو رہتی تھی کہ اگر کچھ دیر کے بعد بھی کوئی ادھر سے گزرتا تو پہچان لیتا کہ پہلے یہاں سے حضور گزرے ہیں (ﷺ) اور یہ خوشبو حضور علیہ السلام کے جسم اطہر کی تھی نہ کہ کسی عطر وغیرہ کی۔ (مرأت شرح مشکوٰۃ جلد نمبر 8 ص 61)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ

سر تا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

خوشبودار لعاب دہن شریف

کئی صحابہ کرام علیہم الرضوان فرماتے ہیں کہ میرے آقا علیہ السلام کا دست اقدس جس سے مس فرماتا وہ چیز خوشبودار ہو جاتی۔

حضرت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیٹھ اور پیٹ پر زہر باد تھا چنانچہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا لعاب دہن شریف اپنے دست کرم پر ڈال کر ان کی پیٹھ اور پیٹ پر لگا دیا وہاں سے کستوری کی خوشبو سے لطیف ترین خوشبو آتی تھی۔

(انوار محمدیہ از امام نبھانی اُردو ص 262)

امام نبھانی علیہ الرحمۃ مزید لکھتے ہیں کہ

''اسی طرح آپ نے ایک کنویں میں کلی کا پانی پھینکا تو اس سے کستوری کی خوشبو آنے لگی'' (انوار المحمدیہ اُردو مطبوعہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور ص 262)

علیٰ ہذا القیاس یہ میرے نبی علیہ السلام کا لعاب دہن بھی نفیس ترین ہوتا تھا

ہمارے تھوک میں	وبا
نبی کریم کے لعاب دہن میں	شفا

فرمایا:

لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ (پ 11 سورۃ التوبہ آیت نمبر 128)

البتہ تحقیق تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے (نفیس ترین) رسول عظیم

صحابہ کرام نے میلاد کیا

حضراتِ گرامی! بیان کردہ روایات سے خود صحابہ کرام علیہم الرضوان کا میلاد النبی بیان کرنا واضح ہوتا ہے

سرکار علیہ السلام کے محامد کا بیان	محفل میلاد النبی میں شامل
سرکار علیہ السلام کے فضائل کا بیان	محفل میلاد النبی میں شامل
سرکار علیہ السلام کے خصائل کا بیان	محفل میلاد النبی میں شامل
سرکار علیہ السلام کے معجزات کا بیان	محفل میلاد النبی میں شامل
سرکار علیہ السلام کی تعریفات کا بیان	محفل میلاد النبی میں شامل

اور یہ سب کچھ بیان کرنا صحابہ کا محبوب مشغلہ تھا

جہاں کہیں چند صحابہ کرام جمع ہوتے تو سرکار کی عظمت و شان کے تذکرے شروع ہو جاتے اور وہ مجلس محفل میلاد النبی بن جاتی۔

شیطان میلاد النبی پر رو پڑا

حضراتِ گرامی! غور کیجئے

سارے قرآن مجید میں سرکار کے فضائل و محامد کا بیان کیا گیا ہے تو یہ بیان کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ اسے لانے والے ہیں جبریل امین علیہ السلام اسے تلاوت کرنے والے صحابہ کرام سے آج تک کے تمام مسلمان۔

تو پتہ چلا

میلاد بیان کیا خود خدا نے
میلاد بیان کیا خود جبریل امین نے
میلاد بیان کیا خود نبی کریم نے
میلاد بیان کیا صحابہ کرام نے
میلاد بیان کیا تمام مومنین نے

اگر ایک شیطان بیان نہ کرے تو کیا فرق پڑتا ہے وہ تو ازل سے اس کا منکر ہے اور رہے گا بلکہ روایات میں موجود ہے کہ

لَمَّا وَلَدَ النَّبِيُّ اِبْلِيْسُ رَنَّةً

جب نبی علیہ السلام کا میلاد ہوا تو شیطان رو پڑا۔

میلاد پر شیطان کل بھی روتا تھا
میلاد پر شیطان آج بھی روتا ہے
میلاد پر شیطان قیامت تک روتا رہے گا

اور ایمان والے

میلاد کل بھی مناتے تھے
آج بھی مناتے ہیں
قیامت تک مناتے رہیں گے

؎ صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی جنہیں سن کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا اہلسنت کو آباد رکھے محمد کا میلاد ہوتا رہے گا

لاؤ دلیل اگر تم سچے ہوتو؟

حضرات گرامی!

بعض لوگ کہا کرتے ہیں

تم میلاد پر جھنڈیاں لگاتے ہو
تم میلاد پر جھنڈے لگاتے ہو
تم میلاد پر چراغاں کرتے ہو

یہ سب کچھ تو نہ نبی نے کیا......نہ صحابہ نے کیا......نہ سلف صالحین نے کیا'

میں کہتا ہوں

یہ سب کچھ تم بھی سیرت کے جلسوں پر کرتے ہو بتاؤ

کیا نبی علیہ السلام نے اس طرح سیرت کے جلسے کیے؟

کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس طرح سیرت کے جلسے کئے؟

کیا سلف صالحین نے اس طرح سیرت کے جلسے کئے؟

تو پھر اگر نہیں کئے تو تم کیوں کرتے ہو اس طرح تو تم بھی بہت بڑے بدعتی ہو

اگر سیرت کے جلسے اس طرح سے جائز ہیں تو میلاد کے کیوں ناجائز ہیں؟

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (پ20 سورۃ النمل آیت نمبر 64)

لاؤ دلیل اگر تم سچے ہو

جو دلیل تمہاری سیرت کے جلسوں کے لئے ہے
وہی دلیل ہماری میلاد کی محافل کے لئے ہے

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○

خطبہ دوم (ماہ ربیع الاوّل)

جشنِ عید میلاد النبی ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِيَآءِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْجَزَآءِ

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ○

درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

محمد مصطفیٰ کی یہ محفل ہے اس میں آئے جس کا جی چاہے
مقدر اپنا اپنا آزمائے جس کا جی چاہے

ہم جشنِ میلاد مناتے ہیں

معزز سامعین کرام! یہ میلادِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے مبارک ماہ کے جمعہ کے خطبات ہیں' اس ماہ ربیع النور میں ہم اہلسنّت و جماعت جن محافل کا انعقاد کرتے ہیں ان کا عنوان ہوتا ہے۔

"جشن عید میلاد النبی ﷺ"

ہم یہ جشن مناتے ہیں
بڑی دھوم دھام سے مناتے ہیں
بڑے تزک و احتشام سے مناتے ہیں
اور اس جشن کو دوبالا کرنے کے لئے
جھنڈیاں لگاتے ہیں
جھنڈے لگاتے ہیں
گیٹ بناتے ہیں
بلب لگاتے ہیں
ٹیوبیں لگاتے ہیں
مرچیں لگاتے ہیں
مختلف رنگوں کی مرچیں
نیلی نیلی' سرخ سرخ' پیلی پیلی اور سبز سبز
سبز مرچیں ذرا زیادہ لگتی ہیں

یہ ساری کائنات جلسہ میلاد ہے

اللہ تعالیٰ نے بھی یہ جشن منایا
آسمان کا شامیانہ بنایا
زمین کا فرش بچھایا

سورج کا — بلب روشن کیا

چاند کی — ٹیوب لگائی

ستاروں کی — مرچیں لگائیں

یہ سب انتظام وانصرام جشنِ میلاد کے لئے ہی ہے

وہ خود فرماتا ہے

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا — اگر آپ کا میلاد نہ ہوتا تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ — اگر آپ کا میلاد نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَرْضَ وَالسَّمَآءَ — اگر آپ کا میلاد نہ ہوتا تو میں زمین وآسمان نہ بناتا

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ — اگر آپ کا میلاد نہ ہوتا تو میں شمس وقمر تخلیق نہ کرتا

قصہ مختصر کہ

لَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَّةَ — اگر آپ کا میلاد نہ ہوتا تو میں اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ فرماتا

(المستدرک جلد دوم ص 615,614 زرقانی جلد پنجم ص 243,242 (موضوعات کبیر ملا علی قاری) زُرقانی جلد اوّل ص 44)

ایہہ دھرتی نہ ہندی نہ اسمان ہندا جے پیدا نہ عرشاں دا مہمان ہندا

ایہہ شمس وقمر کہکشاں نہ ستارے نہ ظاہر کدی آپ رحمٰن ہندا

یہ سب کچھ جشن میلاد کے لئے ہے

انتظار کی گھڑیاں ختم

حضراتِ گرامی! آپ نے دیکھا ہوگا کہ

جب محفل میلاد ہوتی ہے تو ناظم اسٹیج باری باری تلاوت، نعت، تقاریر کے لئے

شخصیات کو بلاتا ہے اور مین (Main) مقرر کا آخر میں یوں اعلان کرتا ہے کہ

''حضرات اب انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور اب فلاں صاحب آ کر بیان کریں گے''۔

اللہ تعالیٰ نے محفل جشن میلاد میں باری باری انبیاء بھیجے اور آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اِعلان فرمایا۔

''اب انتظار کی گھڑیاں ختم اور میرے بعد حضرت احمد علیہ السلام تشریف لائیں گے''۔

مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ

(پ 28 سورۃ الصف آیت نمبر 6)

تو یہ سب کائنات جلسہ میلاد مصطفیٰ ہے

یہ سب کچھ قرآن میں ہے

تو اسی طرح ہم بھی مناتے ہیں

''جشن عید میلاد النبی ﷺ''

لوگ کہتے ہیں

یہ کہاں لکھا ہے؟

یہ تو بدعت ہے

تو میں عرض کرتا ہوں یہ قرآن میں ہے

جشن بھی — قرآن میں ہے

عید بھی — قرآن میں ہے

میلاد بھی — قرآن میں ہے

نبی بھی — قرآن میں ہے

جشن کا ثبوت قرآن سے

حضراتِ گرامی! پہلا لفظ ہے جشن

فارسی میں کہتے ہیں　　جشن

اُردو میں کہتے ہیں　　خوشی

عربی میں کہتے ہیں　　فرحت

اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے حبیب علیہ السلام

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا (پ 11 سورۃ یونس آیت نمبر 58)

فرما دیجئے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے (ملنے کے) ساتھ انہیں چاہیے کہ یہ فرحت منائیں، فرحت یعنی جشن اور خوشی منایا کریں

یا اللہ! کیا کریں۔

نوافل پڑھیں۔

سجود و رکوع و قیام کریں۔

عبادت کریں۔

فرمایا: اگر عبادت کروانی ہوتی تو میں فرماتا　　فَلْيَعْبُدُوْا

اگر رکوع کروانا ہوتا تو مین فرماتا　　فَلْيَرْكَعُوْا

اگر سجدے کروانے ہوتے تو میں فرماتا　　فَلْيَسْجُدُوْا

مگر میں نے فرمایا ہے　　فَلْيَفْرَحُوْا

فرحت کرو

خوشی مناؤ

جشن کرو

میرے محبوب کی آمد پر جشن کا سامان کرنا ان سب سے بہتر ہے

هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ (پ 11 سورۃ یونس آیت نمبر 58)

"یہ جشن بہتر ہے اس سے جسے وہ جمع کرتے ہیں"

یہ جو عبادات، ریاضات جمع کرتے ہیں

یہ جو روپیہ دولت و ثروت جمع کرتے ہیں.

اس سب سے بہتر ہے کہ میرے یار کا جشن منائیں

میرے فضل پر خوشی کریں

میری رحمت پر فرحت کا سامان کریں

طمع، جمع سے کام نہ لیں بلکہ سب کچھ اس محبوب کی آمد کی خوشی میں قربان کر دیں کیونکہ

اگر میرا محبوب نہ ہوتا　　عبادت نہ ہوتی

اگر میرا محبوب نہ ہوتا　　ریاضت نہ ہوتی

اگر میرا محبوب نہ ہوتا　　رکوع نہ ہوتے

اگر میرا محبوب نہ ہوتا　　سجود نہ ہوتے

اگر آمنہ کا لال نہ ہوتا　　مال و منال نہ ہوتا

اگر عبد اللہ کا چاند نہ ہوتا　　دولت و ثروت نہ ہوتی

اگر یہ محبوب نہ ہوتا　　کائنات نہ ہوتی

اگر یہ محبوب نہ ہوتا　　کوئی نعمت نہ ہوتی

نعمتِ عظمیٰ وجودِ محبوب ہے

فرمایا: یہی تو وہ نعمت عظمیٰ ہے جس کے صدقے تمام نعمتیں تمہیں ملی ہیں

میں نے تمہیں　　حسن دیا

میں نے تمہیں　　جمال دیا

میں نے تمہیں　　جوانی دی

میں نے تمہیں　　ماں باپ دیئے

میں نے تمہیں　　مال و منال دیا

میں نے تمہیں دولت و ثروت دی

میں نے تمہیں ساز و سامان دیا

میں نے تمہیں سونا چاندی دیا

میں نے تمہیں رہنے کو مکان دیئے

میں نے تمہیں کھانے کو خوراک دی

میں نے تمہیں ہر بڑی سے بڑی نعمت دی

تو یہ سب کچھ اسی کے نعلین مقدس کے طفیل مرحمت فرمایا۔

محبوب بھیجا تو احسان جتلایا

حضراتِ گرامی! یہی وجہ ہے کہ

سب نعمتیں دیں احسان نہ جتلایا

محبوب عطا فرمایا تو احسان جتلایا

فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلاً

(پ 4 سورۃ آل عمران آیت نمبر 164)

''البتہ تحقیق اللہ نے مومنین پر بڑا احسان فرمایا جب ان میں رسول کو مبعوث فرمایا: لاتعداد نعمتیں دینے والے نے خود فرمایا:''

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا (پ 13 سورۂ ابراہیم آیت نمبر 34)

''اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کرسکو۔''

احسان کیوں جتلایا؟

میں نے سوال کیا مولا!

ان لاتعداد نعمتوں کے عطا فرمانے پر احسان کیوں نہیں جتلایا؟

اور اس رسول کو مبعوث فرمانے پر احسان کیوں جتلایا؟

اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب آتا ہے؟

جواب آتا ہے

تو جواب آیا مولوی!

زیادہ باتیں نہ بنا

اور اتنا زیادہ نہیں اترا

تجھے معلوم نہیں

ہر کوئی کسی کو سب کچھ دینا برداشت کرتا ہے مگر اپنا محبوب کوئی کسی کو نہیں دیا کرتا

مگر میں نے تو اپنا محبوب بھی تمہیں عطا کر دیا ہے۔

اور وہ بھی بغیر کسی قیمت کے دیا ہے

تو یا اللہ! تو نے قیمت کیوں نہیں لی؟

فرمایا: منہ سنبھال کے بات کر

اگر میں اس محبوب علیہ السلام کے قدمان معنبرہ مقدسہ مطہرہ منورہ سے لگے ہوئے نعلین کے ذرّوں سے ایک ذرّہ کی قیمت مانگتا تو کائنات ساری اس کے مقابلہ میں لائے تھی تو تو اس کی قیمت کہاں سے دیتا

تو کیا جانے اس کی قیمت کیا ہے؟

اس کی قیمت تو میں جانتا ہوں

سورۂ یوسف کا مطالعہ کرو

ذرا حسن و جمال کے بادشاہ کا واقعہ پڑھ اور سورۂ یوسف کا مطالعہ کر

بھائیوں نے اس بادشاہِ حسن و جمال یوسف با کمال کو بیچا تو قیمت کیا لی

وَشَرَوْہُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاھِمَ مَعْدُوْدَۃٍ وَکَانُوْا فِیْہِ مِنَ الزَّاھِدِیْنَ○ (پ 12 سورۂ یوسف آیت نمبر 20)

''اور بیچا اس (یوسف علیہ السلام) کو ان (بھائیوں) نے چند کھوٹے دراہم میں اور تھے وہ اس میں (بھی) زیادہ لینے والے۔''

مفسرین فرماتے ہیں: ''بِعِشْرِیْنَ دَرَاهِمَ'' بیس درہم میں بیچ دیا

انہیں کیا معلوم کہ اس کی قیمت کیا ہے؟

مولانا غلام رسول کہتے ہیں کہ

ے ایہہ قیمت یعقوب کریندے تے مل زلیخا لیندی
جان دیندی اک دید دے بدلے اوہ وی قبول نہ پیندی
چام چڑی دے نخرے یارو سورج بہت کلونا
بے قدراں نوں یوسف مصری کیونکر لگدا سوہنا
قدر یوسف دا معلم ہویا بھائیاں مصر گیاں نوں
قدر نبی دا معلم ہوسی قبراں وچہ پیاں نوں
قدر نبی دا ایہہ کہہ جانن دنیا دار کمینے
قدر نبی دا جانن والے سوں گے وچ مدینے
قدر پھلاں دا گرجھ کیہ جانے مردے کھاون والی
قدر پھلاں دا بلبل جانے صاف دماغاں والی
جنہاں نے کھوہ وچ سٹ وگایا کیہ اوہناں دے بھانے
کھوٹی درہمیں ویچ دتونے اوہ وی زور دیگانے

یوسف علیہ السلام کی قدر و قیمت — یعقوب علیہ السلام سے پوچھو

یوسف علیہ السلام کی رفعت و منزلت — سیّدہ زلیخا سے پوچھو

میرے آقا کی قدر و منزلت — میرے خدا سے پوچھو

یا پھر

صدیق اکبر — سے پوچھو

فاروق اعظم — سے پوچھو

عثمان غنی — سے پوچھو

حیدر کرار — سے پوچھو

سلمان و بلال — سے پوچھو

سعد و سعید — سے پوچھو

عبدالرحمٰن ابن عوف — سے پوچھو

ابو عبیدہ بن الجراح — سے پوچھو

طلحہ و زبیر — سے پوچھو

(رضی اللہ تعالیٰ عنہم و صلی اللہ علیہ وسلم)

جنہوں نے محبوب علیہ السلام کے ایک اشارۂ ابرو پر تن من دھن وطن اولاد سب کچھ قربان کر دیا

تو فرمایا: میں نے اپنا محبوب تمہیں دے دیا ہے۔

اب جو اس کی قدر و منزلت پہچانتے ہو تو

جشن مناؤ

فَلْیَفْرَحُوْا

جشن مناؤ

خوشیاں مناؤ

گلی گلی

کوچہ کوچہ

قریہ قریہ

بستی بستی

نگر نگر

یہ دھوم مچا دو

آج میلادِ النبی ہے کیا سہانا نور ہے
آ گیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے

اور ان بے ایمان ملاؤں کو بتا دو کہ

اج سارے جہاناں دا شاہ آ گیا
آیا آیا حبیب خدا آ گیا

اَج سارے جہاناں دا شاہ آ گیا

یہ غور کرو کہ

کعبہ کے تین سو ساٹھ بت کیوں سرنگوں ہو گئے؟
ایران کا آتش کدہ کیوں سرد پڑ گیا؟
عامر یمنی کا بت کلمہ طیبہ کا ورد کیوں کرنے لگا؟
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں کیوں چلنے لگیں؟
یہ آسمانوں پر جھنڈے کیوں لگ گئے؟
کعبۃ اللہ کی چھت پر جھنڈا کیوں لہرانے لگا؟
شرق و غرب پر جھنڈے کیسے لگ گئے؟
سبز پروں والے پرندے بیت نبوت پر کیوں چہچہانے لگے؟
فرشتے قطار در قطار حضرت آمنہ کے کاشانۂ اقدس پر کیوں اُترنے لگے؟
ستارے اُترتے اترتے زمین کی طرف کیوں آنے لگے؟
بیت اللہ سجدہ کیوں فرمانے لگا؟
سوکھے ہوئے درخت ہرے بھرے کیوں ہونے لگے؟
بے پھل شجر کو پھل کیوں لگنے لگا؟
جنت کیوں سجائی جانے لگی؟

جہنم کیوں بجھائی جانے لگی؟
حوریں بناؤ سنگھار کیوں کرنے لگیں؟
حضرت آمنہ کو شام کے محلات کیوں نظر آنے لگے؟
حضرت مریم، آسیہ حضرت آمنہ کے پاس کیوں تشریف لے آئیں؟
مشرق کے جانور مغرب اور مغرب کے جانور مشرق والوں کو مبارکباد کیوں دینے لگے؟
آج فضا مسرور کیوں ہے؟
آج ہوا مخمور کیوں ہے؟
اور آج شیطان اور اس کے چیلے کیوں رو رہے ہیں؟
آواز آتی ہے

اَج سارے جہاناں دا شاہ آ گیا
آیا آیا حبیبِ خدا آ گیا

یتیم خوش ہو رہے ہیں
بیوہ مسرور ہو رہی ہیں
غلام لڈیاں ڈال رہے ہیں
غلمان، رضوان، نہیں نہیں بلکہ رحمٰن خوش ہے
کیوں؟
اسی لئے کہ

اَج سارے جہاناں دا شاہ آ گیا
آیا آیا حبیبِ خدا آ گیا
آپ سب بھی وجد میں آ کر کہیں
اج سارے جہاناں دا شاہ آ گیا
آیا آیا حبیبِ خدا آ گیا

آج خوشی کا سامان کرو

حضراتِ گرامی! ارشاد فرمایا:

فَلْيَفْرَحُوْا (پ 11 سورۃ یونس آیت نمبر 58)

اس فضل خدا پر جشن مناؤ۔

اس رحمت خدا پر خوشی کے سامان کرو

تمہیں نعمت عظمیٰ مل گئی ہے

تم میں میرا حبیب تشریف لے آیا ہے

اپنے ربّ کی نعمت کا چرچا کرو

کیا تم نے میرا فرمان عالیشان نہیں پڑھا کہ

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ○ (پ 30 سورۃ والضحیٰ آخری آیت)

اور بہر حال اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو

بیٹا ملنا میری نعمت ہے — تم چرچا کرتے ہو خوشیاں مناتے ہو

بیٹا پیدا ہو — لڈو بانٹتے ہو چراغاں کرتے ہو رشتہ داروں کو بلاتے ہو جشن مناتے ہو

اس وقت تمہیں بدعت کے فتوے یاد نہیں ہوتے

اور میرا محبوب پیدا ہو

آمنہ کا لال جلوہ گر ہو

عبداللہ کا چاند تشریف فرما ہو

غلاموں کا آقا یتیموں کا والی آ رہا ہو

تو تمہیں جشن منانا بدعت نظر آتا ہے؟

؎ تیرے گھر جم پیندا نکا جیہا بال اے
جی او جی خوشی نال ہندا پھر نہال اے

گھر گھر ونڈے جاندے لڈوواں دے تھال لے
ایدھر وی تے ویکھ ایہہ تے آمنہ دا لال
ایدھی واری آکھدا ایں خوشیاں مناؤناں
مولوی جی ساہنوں ایس کم توں ہٹاؤناں

اور

؎ تمہارے ہو بچہ تو خوشیاں منائیں
خوشی سے یہ جھومیں پھلیں نہ سمائیں
محمد کا جب یوم میلاد آئے
تو بدعت کے فتوے تمہیں یاد آئیں

فرمایا:

اور کیا چاہیے؟

فَلْيَفْرَحُوْا

خوشیاں مناؤ

تمہارے بچہ پیدا ہو تو — اس کے سب تعلق دار خوشیاں مناتے ہیں

ہمارے نبی تشریف لائیں — تو یہ سب گنہگار خوشیاں مناتے ہیں

اللہ کا فضل ہو گیا

رب کی رحمت ہو گئی

؎ فضل رب العلاء اور کیا چاہیے
مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہیے
دامن مصطفیٰ جن کے ہاتھوں میں ہے
ان کو روز جزا اور کیا چاہیے

ایک بابا جی اور بدعت کے فتوے

حضراتِ گرامی! فقیر 1982ء میں کراچی میں کچھ محافل میلاد کے سلسلوں میں شرکت کے لئے عازم سفر ہوا تو گاڑی چلی رات کے منظر میں عشاقان رسالت نے بہت زیادہ لائٹنگ کی ہوئی تھی جسے دیکھ کر ان نبی کریم علیہ السلام سے محبت رکھنے والوں کو والہانہ عشق و محبت کا اظہار ہوتا تھا تو ہمارے سامنے والی سیٹ پر ایک پرانی وضع قطع کے سفید ریش بزرگ بیٹھے ہوئے **لاحول ولا قوۃ الا باللہ** کا وظیفہ پڑھتے جا رہے تھے اور بہت غصہ سے ان کا کالا منہ مزید کالا ہوتا جا رہا تھا بالآخر ہم نے پوچھ ہی لیا کہ بڑے میاں آپ کو کس بات کا غصہ ہے؟

بابا جی جھٹ سے بولے

لاہور سے کراچی سب بدعتی ہو گئے ہیں۔

ہم نے کہا وہ کیسے؟

کہا جی یہ کام جو آج بارہ وفات پر کئے گئے ہیں بدعت ہیں کیا کسی نبی یا نبی کے صحابی نے یہ کام کئے تھے؟ سارا لاہور بدعتی اور کراچی تک سب بدعتی ہو گئے ہیں۔

ہم نے پوچھا بابا جی بدعت کسے کہتے ہیں؟

جھٹ سے بولے جو کام حضور کے دور میں نہ ہو بعد میں کیا جائے وہ بدعت ہوتا ہے

کیا بابا جی حضور کے دور میں تھے؟

میری ظرافت طبع موج میں آگئی اور میں نے عرض کیا بابا جی کیا آپ حضور کے دور میں تھے؟

بابا جی نے پہلے تو نگاہِ غضب سے مجھے دیکھا اور پھر جواب دیا میں تو ساٹھ سال کا ہوں میں اس وقت کہاں تھا

میں نے فوراً عرض کیا

بابا جی جب آپ کا وجود اس وقت نہیں تھا بعد میں آج چودھویں صدی میں آپ دنیا میں آئے ہیں تو آپ بھی سراپا بدعت ہیں تو کیوں نہ پہلے اس 60 سالہ بدعت کو ختم کیا جائے۔

بابا جی تو ٹھنڈے ہو گئے

تو سامعین کرام میلاد شریف کو بدعت کہنا جہالت ہے

کیونکہ بدعت کا مقابلہ ہے — سنت

میلاد شریف ہے اللہ کی سنت — تو بدعت کیسے؟

میلاد شریف ہے مصطفیٰ علیہ السلام کی سنت — تو بدعت کیسے

میلاد شریف ہے صحابہ کی سنت — تو بدعت کیسے

بابا جی کا اعتراض

بابا جی بولے! تم سنت کے زیادہ عامل ہو یا صحابہ و تابعین؟ میں نے عرض کیا صحابہ و تابعین زیادہ عالم ہیں یا آپ؟ تو بابا جی گرجے

کیا صحابہ نے — میلاد منایا

کیا تابعین نے — میلاد منایا

فقیر کا جواب

فقیر نے عرض کیا

مسلم شریف نکالیں دوسری جلد نکالیں صفحہ 419 نکالیں

حضور علیہ السلام نے جب مکہ مکرمہ سے مدینہ ہجرت کی تو لوگوں نے مدینہ کے بازاروں گلی کوچوں اور مکانوں کو سجایا کیونکہ ہر ایک کی خواہش تھی محبوب ہمارے غریب خانہ پر جلوہ افروز ہوں اور غلام و خدام رستے جو سجائے گئے تھے ان میں پھیل گئے اور نعرہ لگاتے تھے' مسلم شریف میں ہے کہ

فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ (مسلم شریف جلد دوم ص ۴۱۹)

پس مرد اور عورتیں چھتوں پر اور غلمان و خدام راستوں میں ندا کرتے تھے یا محمد یا رسول اللہ اور بنی نجار کی شہزادیاں دف بجاتی تھیں اور کہتی تھیں

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

(البدایہ والنہایہ جلد پنجم ص ۲۳)

ثنیات الوداع کی گھاٹیوں سے چودھویں کا چاند طلوع ہو گیا ہم پر شکر واجب ہو گیا اس اللہ کی طرف بلانے والے کی آمد پر اور جس کا ترجمہ حفیظ جالندھری نے کیا کہ وہ کہتی تھیں

کہ ہم ہیں بچیاں نجار کے عالی گھرانے کی
خوشی ہے آمنہ کے لال کے تشریف لانے کی

ہم نبی نجار کی شہزادیاں ہیں دف بجا کر خوشی کر رہی ہیں کہ
آمنہ کے لال تشریف لا رہے ہیں

تو سرکار نے ان کو منع نہ فرمایا

حضور کا منع نہ فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ محبوب کی آمد پر مکان سجانا، دف بجا کر محبوب کا استقبال کرنا بدعت نہیں سنت ہے مگر ایک یہ لوگ ہیں جو بدعت کو سنت اور سنت کو بدعت کہتے نہیں شرماتے

؎ خرد کا نام جنوں پڑ گیا، جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

تیسری عید کہاں سے نکال لی

تو حضراتِ گرامی ثابت ہوا جشن منانا تو تعمیل حکم خداوندی ہے مگر یہ لوگ کہتے

ہیں تم جشن عید میلاد النبی ﷺ کہتے ہو حالانکہ اسلام میں تو دو ہی عیدیں ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ یہ تیسری عید میلاد تم نے کہاں سے نکال لی۔

تیسری عید کا ثبوت قرآن سے

فقیر عرض کرتا ہے تیسری عید کا ثبوت قرآن سے کان کھول کر سنئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہودیوں نے کہا کہ ہمارے لئے آسمانوں سے مائدہ نازل فرما، تو جس دن مائدہ نازل ہوگا ہم اس دن کو اپنے پہلوں پچھلوں کے لئے عید بنالیں گے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا (پ 7 سورۃ المائدہ آیت نمبر 114)

اے ہمارے اللہ! ہمارے ربّ نازل فرما ہم پر مائدہ آسمان سے ہو جائے گا ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لئے عید۔

ان کو صرف مائدہ ملا انہوں نے عید بنالی

اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا کہ تم یہ کام شریعت سے باہر کر رہے ہو

تمہیں مائدہ ملا ہے تو
نفل پڑھو
عبادت کرو
ریاضت کرو
شکر کرو

تو مائدہ کے حصول پر جب وہ خوشی سے عید بنا لیتے ہیں اور یہ عید جائز قرار پاتی ہے تو ہم اپنے آقا علیہ السلام کی رحمتوں (جو کہ رحمۃ اللعالمین ہیں) کے حصول پر عید منائیں تو نام نہاد اس سے جل بھن کر بدعت کے فتوے لگاتے ہیں ان کے شرک کے گولوں کا منہ سادہ لوح ان عشاقِ رسالت کی طرف ہوتا ہے

عید میلاد بطریق اولیٰ منانا جائز ہے

یاد رکھو مولویو!

اگر میرا نبی نہ ہوتا — تو موسیٰ علیہ السلام نہ ہوتے
اگر موسیٰ علیہ السلام نہ ہوتے — تو ان کی یہ قوم نہ ہوتی
اگر یہ قوم نہ ہوتی تو — مائدہ نہ ہوتا

تو جس آقا کی بدولت ان کو مائدہ مل رہا ہے اور وہ عید منا رہے ہیں وہ آقا تشریف لائیں تو عید منانا بدعت کیوں ہوگا؟

اس لئے ہم بطریق اولیٰ عید منانے کے حق دار ہیں اور دھوم مچاتے ہیں کہ

عید نبوی کا زمانہ آ گیا
لب پہ خوشیوں کا ترانہ آ گیا
مست ہے ہر اک مئے توحید سے
آ گیا موسم سہانا آ گیا
پرچم شان رسالت ہے بلند
کفر کو گردن جھکانا آ گیا

جمعہ مومنوں کی عید ہے

میں حیران ہوں ان لوگوں کی جہالت پر کہ اہل حدیث ہوتے ہوئے تیسری عید کے قائل نہیں ہیں جبکہ سرور عالم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

يَوْمُ الْجُمُعَةِ عِيْدٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۔

جمعہ کا دن مومنوں کی عید ہے

(مولوی صادق سیالکوٹی نے جمال مصطفیٰ 113,114 پر اسے تسلیم کیا ہے)

یہ اس حدیث کا انکار کرنے والے اہل حدیث نامعلوم کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

سرکار نے فرمایا:

جمعہ کو — غسل کرو
جمعہ کو — خوشبو لگاؤ
اور سب سے پہلے — مسجد میں آؤ
کیونکہ جمعہ عید ہے

دو عیدیں

حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کسی بے ایمان نے کہا کہ یہ آیت

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (پ6 سورۃ المائدہ آیت نمبر 3)

اگر ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے۔

آپ نے فرمایا: تم اس دن ایک ہی عید مناتے مگر ہماری دو عیدیں تھیں،

ایک تو یوم عرفہ — وہ بھی عید تھی
ایک جمعہ کا دن — وہ بھی عید تھی۔ (مشکوٰۃ ص 121)

تم ایک کی بات کرتے ہو ہماری دو عیدیں تھی وہ بے ایمان تو بات کو سمجھ گئے مگر یہ کلمہ گو اہل حدیث تسلیم نہیں کرتے اور پھر حدیث دانی کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔

بہر حال ہم تو عید میلاد کہتے ہیں کہ

عید نبوی کا زمانہ آ گیا
لب پہ خوشیوں کا ترانہ آ گیا

جو پیدا ہو وہ خدا نہیں

حضراتِ گرامی! میلاد النبی منا کر ہم عقیدہ توحید واضح کرتے ہیں کہ

ہمارے آقا — پیدا ہوئے ہیں
جو پیدا ہو وہ — خدا نہیں

جو خدا ہو وہ   پیدا نہیں ہوتا

بارہ ربیع الاوّل کو سرکار علیہ السلام کی ولادت کا جشن منا کر ہم اعلان کرتے ہیں
کہ

نبی پیدا ہوئے ہیں   لہٰذا وہ خدا نہیں ہے

مست ہے ہر ایک مئے توحید سے
آ گیا موسم سہانا آ گیا

اور

پرچم شان رسالت ہے بلند
کفر کو گردن جھکانا آ گیا

ان سالوں میں منکرین جشن میلاد نے بھی میلاد کے جلوسوں کی قیادت کر کے ثابت کر دیا کہ پہلے یہ بدعت تھا اب نہیں

کفر کو گردن جھکانا آ گیا   کفر کو گردن جھکانا آ گیا

ایک اعتراض

ایک مولوی صاحب نے اپنی طرف سے بڑی دلیل دی اور کہا
مولوی صاحب! میں نے کہا جی صاحب! کہنے لگے
یہ آپ نے جشن کہیں سے' عید کہیں اور سے' میلاد کہیں اور سے جوڑ کر جملہ پورا کر لیا ہے کہیں قرآن میں ایک ہی جگہ پر جشن عید میلاد ثابت کر سکتے ہو
میں نے کہا:

اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

اس کا جواب

میں نے عرض کی مولانا دبالفضل جولانا
اگر یہی بات ہے اور آپ مسلمان ہونے کے ناطے جو کلمہ پڑھتے ہو قرآن میں

ایک ہی مقام پر ثابت کرنے کی زحمت گوارا کر سکتے ہو
میرا دعویٰ ہے کہ تم قیامت تک زہر کا پیالہ تو پی سکتے ہو مگر اسلام کی پہلی بنیاد کلمہ طیبہ کو مکمل قرآن میں ایک جگہ ثابت نہیں کر سکتے ہو۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہیں ہے   مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہیں ہے

جاؤ جس دن تم یہ اکٹھا ایک جگہ دکھا دو گے ہم بھی جشن عید میلاد اکٹھا ایک جگہ دکھا دیں گے۔

میلاد کہاں سے ثابت ہوا

پھر کہتے ہیں جی کہ
جشن تو ثابت ہوا   فَلْيَفْرَحُوْا سے
عید ثابت ہوئی   عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا الخ سے
تو میلاد کہاں سے ثابت ہے۔

میلاد بھی قرآن سے ثابت ہوا

تو سنیے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے میرے عیسیٰ علیہ السلام
سَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ (پ16 سورۃ مریم آیت نمبر 15)
سلام ہو آپ پر میلاد والے دن کو
لیجئے یوم میلاد ہی نہیں بلکہ اس دن پر سلام خداوندی بھی ثابت ہو گیا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود فرماتے ہیں۔
وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ (پ16 سورۃ مریم آیت نمبر 33)
اور میرا سلام ہو میری ولادت کے دن پر
پیغمبر کا اپنے میلاد کے دن پر سلام پڑھنا بھی ثابت ہو گیا
اب تو آپ کو ہمارے ساتھ پڑھ لینا چاہیے کہ
اگر آپ کا ضمیر گواہی دیتا ہے اور ایمان کا ذرہ آپ کے سینے میں ہے آیئے

بقول امام احمد رضا فاضل بریلوی پیغمبر کی اطاعت کرتے ہوئے پڑھیں

؎ جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

چمکا طیبہ کا چاند

کہتے ہیں جی آپ بڑھتے جا رہے ہو چلو یومِ ولادت پر تو سلام' یہ طیبہ کا چاند کہاں سے آ گیا۔

یہ بھی قرآن میں ہے

میں نے کہا قرآن پڑھیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَدَاعِيًا اِلَى اللهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا (پ22 سورۃ احزاب آیت نمبر 46)

''اور اللہ کی طرف بلانے والے اس کے اذن سے چمکتے ہوئے سورج''

حضور اللہ کی طرف سے داعی ہیں اور چمکتا ہوا آفتاب ہیں اب تو پڑھیں

چمکا طیبہ کا چاند چمکا طیبہ کا چاند
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جب ملائکہ پڑھتے ہیں تم بھی پڑھو

جب ملائکہ قطار اندر قطار آ کر بوقتِ ولادت صلوٰۃ و سلام کے نذرانے پیش کر رہے ہیں تو تمہیں قبض کیوں ہو گئی ہے پڑھیے

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا

میدان محشر میں بھی جب حساب کتاب ہو گا تو پچاس ہزار سال جتنا طویل ایک

دن ہو گا قرآن کریم میں آتا ہے۔

فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ (پ29 سورۃ المعارج آیت نمبر 4)

''ایک دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہو گی''۔

تو اس دن تمام بنی آدم کا حساب ہو گا۔

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

''قیامت کا حساب صرف چار گھنٹہ میں ہو گا باقی یہ پچاس ہزار برس کا دن حضور کی مدح خوانی میں صرف ہو گا''۔ (مرأت شرح مشکوٰۃ جلد ہشتم ص 32)

وہ مدح خوانی کیا ہو گی؟

وہ مدح خوانی کون کریں گے

آپ کو سلام ہو اصحابِ یمین کا

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ (پ27 سورۃ والواقعہ آیت نمبر 91)

''پس سلام ہو آپ کو اصحاب یمین کی طرف سے''

ان کی طرف سے سلام ہو آپ کو جو دائیں طرف والے ہیں

جنتیوں کا نامہ اعمال ہو گا — دائیں ہاتھ میں
اور دائیں ہاتھ والے پڑھیں گے- — حضور پر سلام
پچاس ہزار سال کھڑے ہو کر پڑھا جائے گا — صلوٰۃ و سلام
صرف چار گھنٹے میں ہو گا کل کا کل — حساب و کتاب

تو پتہ چلا چار (۴) گھنٹے کم پچاس ہزار سال میدان محشر میں بھی نعت خوانی اور صلوٰۃ و سلام گونجتا رہے گا

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

اوڑھ کر کالی کملی وہ آ جائیں گے

اس محشر کے میدان میں

جہاں ہر کوئی   خوفزدہ ہو گا
جہاں ہر کوئی   پسینہ سے شرابور ہو گا
سوا نیزہ پر   سورج آگ برسا رہا ہو گا
تانبے کی زمین   اس آگ سے تپ رہی ہو گی
لوگ پل صراط پر   حیران کھڑے ہوں گے
میزان پر عمل   تولے جا رہے ہوں گے
اعمال کی فائلیں   کھل چکی ہوں گی

ناگاہ فضا نعروں سے گونج اُٹھے گی اور شور مچ جائے گا کہ وہ دیکھو کالی کملی والے آقا علیہ السلام میدان محشر میں تشریف لے آئے ہیں۔

ہر نظر کانپ اُٹھے گی محشر کے دن ہر بشر کا کلیجہ دہل جائے گا
اوڑھ کر کالی کملی وہ آ جائیں گے سارا محشر کا نقشہ بدل جائے گا

بس یہی چار گھنٹے حساب و کتاب کے ہوں گے اور جب حضور علیہ السلام جلوہ افروز ہوں گے تو آوازیں آئیں گی

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

محشر میں سلام پڑھا جائے گا

یا اللہ!

یہ اس خوفناک میدان میں سلام پڑھنے والے کون ہیں؟

آوازِ قدرت آئے گی یہ وہ ہیں جن کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دے دیا گیا ہے وہ لوگ آپ پر سلام پڑھ رہے ہیں

یہ جنتی لوگ ہیں   آپ پر سلام پڑھ رہے ہیں
یہ اصحاب الیمین   آپ پر سلام پڑھ رہے ہیں
یہ وہ لوگ جن کا نامہ اعمال میری رحمت نے سفید رکھا ہے   آپ پر سلام پڑھ رہے ہیں

فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ (پ28 سورۃ والواقعہ آیت نمبر 91)

آمد مصطفیٰ (علیہ السلام) ہو رہی ہے   صلوٰۃ و سلام کی صدا ہو رہی ہے
محشر کا میدان ہے   ہر عاشق اس میں نبی کا ثناء خوان ہے

ہماری قبروں میں میلاد ہو گا

گویا محشر کا یہ عرصہ پچاس ہزار برس کا محفل میلاد میں بدل جائے گا

ساری دُنیا   نقشہ ہے میلادِ مصطفیٰ کا
میدانِ محشر   نقشہ ہے میلادِ مصطفیٰ کا

اور میں کہا کرتا ہوں سنیو!

ہماری قبریں بھی   نقشہ ہے میلادِ مصطفیٰ کا

یہ روایت صحاح ستہ اور باقی کتب حدیث میں بلا جرح وقدح موجود ہے کہ قبر میں تیسرا سوال جو ہو گا تو سرکار علیہ السلام کا روئے انور سامنے ہو گا جب پوچھا جائے گا

مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ (بخاری مشکوٰۃ ص 24,25)

تو کیا کہا کرتا تھا اس مرد کے حق میں؟

تو سرکار جلوہ فرمائیں گے...... بے ایمان منہ بسورتے ہوئے اور نہ پہچانتے ہوئے کفِ افسوس ملیں گے اور مومن نعتیں پڑھتے ہوئے درود وسلام کی ڈالیاں نچھاور کرتے ہوئے وہاں بھی میلاد منائیں گے

ہم یہاں بھی   میلاد مناتے ہیں
ہم قبر میں بھی   میلاد منائیں گے
ہم حشر میں بھی   میلاد منائیں گے
اور کہیں گے

؎ جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

دونوں عالم کے نفع رساں نبی

حضراتِ گرامی!

بہت سے لوگ بزعمِ خویش بہت بڑا اعتراض کیا کرتے ہیں کہ اے سنیو!
بارہ ربیع الاوّل تو نبی کریم علیہ السلام کا یومِ وصال بھی ہے اور تم اس دن خوشی مناتے ہو؟

جواب یہ ہے کہ
پہلی بات ہے ہم نبی کو مردہ تسلیم ہی نہیں کرتے ہمارے نبی آج بھی زندہ ہیں
اعلیٰ حضرت اسی عقیدہ کی نشاندہی فرماتے ہیں کہ

؎ تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

دوسری بات یہ ہے کہ اگر بالفرض ایک سیکنڈ کے لئے تسلیم کر بھی لیا جائے تو
سرکار علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ وَمَمَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ ۔

(حبیب اعظم ص از محدث کبیر علامہ غلام رسول رضوی علیہ الرحمۃ)

میری حیات بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور میری ممات بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔

لہٰذا سوگ وہ منائیں   جو مردہ مانتے ہیں
اور غم وہ کریں   جو اس حدیث کو تسلیم نہیں کرتے
ہمارے نبی کی حیات بھی   خیر
ہمارے نبی کی وفات بھی   خیر
وہ حیاتِ ظاہرہ میں تھے   تو ہمارے لئے گریہ فرماتے تھے
وہ اپنی قبرِ منورہ میں ہیں   تو وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ کا مظاہرہ جاری ہے
نبی علیہ السلام یہاں بھی   نفع رساں تھے
نبی علیہ السلام وہاں بھی   نفع رساں ہیں

تم کسی اور تاریخ کو منا لو

میں کہتا ہوں

یہ وقت   اتحاد و اتفاق کا ہے
یہ وقت   اُمت کو جوڑنے کا وقت ہے

آؤ اگر واقعی تم محبت رسول میں سرشار ہو تو جس تاریخ کو تم اپنی ریسرچ کے مطابق یوم میلاد سمجھتے ہو تم اس تاریخ کو میلاد مناؤ تاکہ

فَلْیَفْرَحُوْا پر عمل کرنے والوں میں   تم بھی شامل ہو جاؤ
نعمت عظمیٰ کا چرچا کرنے والوں میں   تم بھی شامل ہو جاؤ
اور شیطان کو رُلانے والوں میں   تم بھی شامل ہو جاؤ

بارہ ربیع الاوّل اور جشنِ میلاد

حضراتِ گرامی!

اس فقیر خادم اہلسنّت و جماعت نے یوم میلاد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء یعنی گیارہ اور بارہ ربیع الاوّل کی درمیانی شب پورے پنجاب میں تقریریں کی ہیں اور اپنی گنہگار آنکھوں سے بارہ ربیع الاوّل کے میلاد کے جلوس دیکھے ہیں اور بہت سے مقامات پر

میرے کرم فرماؤں نے جلوسوں کی قیادت کی سعادت بھی بخشی ہے تو میں نے واللہ العظیم یہ منظر ہر مقام پر دیکھا کہ ہر مقام پر عشق مصطفیٰ کے دیوانوں اور شمع رسالت کے پروانوں نے اسی طرح حسب توفیق گھروں کو سجایا جس طرح سرکار مدینہ کی آمد پر صحابہ کرام نے سجایا تھا

بچوں نے — جوانوں نے

مردوں نے — بوڑھوں نے

اجلے کپڑے پہنے

جگہ جگہ مٹھائیاں بٹیں

ہر چوک میں محرابیں بجی اور ان پر نبی علیہ السلام کی جلوہ گری پر

"اَھلاً وَسَھلاً مَرحَبًا"

کے بینرز آویزاں ہوئے۔

ہر طرف میلاد النبی کی خوشیاں

کوئی نعت خوانی کر رہا ہے تو کوئی صلوٰۃ وسلام کے تحفے نچھاور کر رہا ہے

ہر بس، ٹرک، موٹر سائیکل اور کار کو سجایا گیا ہے اور ان سے سرکار کی ثناء خوانی کی مسرور کن آوازیں آ رہی ہیں

ملک کے ہر شہر

ہر شہر کے ہر قصبہ

ہر قصبہ کے ہر گاؤں میں

جشن میلاد منا کر "فَلْيَفْرَحُوْا" کی تعمیل کی جا رہی ہے

منکرین میلاد کی کیفیت

اور یہ بھی دیکھا کہ کہیں کہیں مساجد کو تالے لگے ہوئے ہیں اور آگے پیچھے دیگر ایام میں بلند آواز لاؤڈ سپیکر چلا کر لوگوں کے کان کھانے والوں کی آج کہیں شکل نظر

نہیں آ رہی

میں نے پوچھا، یہ کن لوگوں کی مساجد ہیں؟

جواب ملا! جو منکرین میلاد ہیں آج سوگ منا رہے ہیں

مجھے سمجھ آ گئی کہ

جب شیطان نے میلاد النبی پر سوگ منایا تھا تو اس کی ذرّیت بھی سوگ منا رہی ہے۔

آپ تجربہ کر کے دیکھ لیں

آپ بھی تجربہ کریں

کل ہی بارہ ربیع الاوّل ہے

عشاقان رسالت آج تمام رات جلوس عید میلاد کی تیاری کریں گے کل صبح جلوس نکالیں گے

لیکن

ان کی مساجد بند ہوں گی۔

ان کے مولوی ناپید ہو جائیں گے

آج کے دن سے کل شام تک آپ کو شیطان اور اس کے چیلے کہیں نظر نہیں آئیں گے

جہاں میں جشن صبح عید کا سامان ہوتا ہے

ادھر شیطان تنہا اپنی ناکامی پہ روتا ہے

راولپنڈی بقعۂ نور بن جاتا ہے

حضرات گرامی! راولپنڈی میں ہمارے ایک کرم فرما ہیں جناب فیروز الدین صاحب کمشنر محکمہ انکم ٹیکس جو ہر سال بڑی دھوم دھام سے میلاد النبی مناتے ہیں اور خصوصی خطاب اسی فقیر خادم اہلسنّت کا ہوتا ہے

فقیر متعدد سال سے حاضر ہو رہا ہے تو دیکھتا ہے کہ وہ راجہ بازار جس میں سب بڑا منکر میلاد اپنا مرکز بنا کر تقریباً 50 سال تک روڑے اٹکاتا رہا اسی کے اس علاقہ میں جشن میلاد پر ایسی لائٹنگ ہوتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے سارے ملک کی لائٹیں یہاں جگمگا رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا کیا جا رہا ہے کہ اے حبیب

وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی (پ30 سورۃ والضحیٰ آیت نمبر4)

''اور ضرور آپ کی ہر آنے والی ساعت پہلی سے بڑھ چڑھ کر آئے گی''

کیونکہ میں نے آپ کے غلاموں کی ڈیوٹی لگا دی ہے کہ

فَلۡیَفۡرَحُوۡا

جشن مناؤ

خوشی کا سامان کرو

فرحاں و شاداں ہو جاؤ

یہ کمر توڑ مہنگائی اور جشن میلاد

اس کمر توڑ مہنگائی میں

جیسے جیسے مہنگائی	بڑھ رہی ہے
ویسے ویسے میلاد کی خوشیاں اور جشن بھی	بڑھتا چلا جا رہا ہے
میرا نبی	عالمی رسول ہے
اس کے میلاد کا جشن بھی	عالمی جشن ہے
اس کے غلاموں کا مشن بھی	عالمی مشن ہے

جب تک صفحہ ہستی پہ ایک غلامِ رسول بھی موجود ہے میلاد النبی کا جشن یونہی دوبالا ہوتا رہے گا انشاء اللہ العزیز

؎ وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر

بول بالا ہے ترا ' ذکر ہے اونچا تیرا

منکر جشن عید میلاد منکر قرآن ہے

حضراتِ گرامی! میں عرض کر رہا تھا کہ

جشن بھی	قرآن سے ثابت
عید بھی	قرآن سے ثابت
میلاد بھی	قرآن سے ثابت
تو میلاد کا منکر	قرآن کا منکر
عید میلاد کا منکر	قرآن کا منکر
جشن عید میلاد کا منکر	قرآن کا منکر

ذرا غور کیجئے درود بھی میلاد ہے

حضراتِ گرامی! ذرا غور کیجئے

خالقِ حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام خود ہر وقت محفل میلاد سجا رہا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ (پ22 سورۃ احزاب آیت نمبر56)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (علیہ السلام) پر درود پڑھتے ہیں

صلوٰۃ بھیجتے ہیں

یہ صلوٰۃ کیا ہے

مولوی الیاس دیوبندی نے ''تبلیغی نصاب فضائل درود'' میں لکھا کہ یہ ثناء اور تعریف مصطفیٰ ہے جو اللہ فرشتوں کے سامنے کرتا رہتا ہے

یُصَلُّوۡنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع ہے جو زمانہ حال اور مستقبل پر دلالت کرتا ہے

یعنی اللہ تعالیٰ فرشتوں کے اجتماع میں محبوب کی صفت و ثناء کرتا ہے اور کرتا رہے گا اسی کو محفل میلاد کہتے ہیں

اور پھر ہمیں حکم فرمایا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

(پ22 سورۃ احزاب آیت نمبر 56)

''اے ایمان والو (تم بھی) اس نبی (علیہ السلام) پر درود سلام بھیجتے رہا کرو'' اکیلے اکیلے نہیں''

میں نے — نوریوں کا مجمع چنا اور درود پڑھ کر میلاد کی محفل برپا کی
تم بھی — اکٹھے ہو جایا کرو اور درود کی محفل سجا کر میلاد منایا کرو

کیونکہ

درود میلاد ہے — میلاد درود ہے
نعت مصطفیٰ درود ہے — درود میلاد ہے
میں بھی میلاد — کرتا ہوں
فرشتے بھی میلاد — کرتے ہیں
تم بھی میلاد — کیا کرو

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

ربِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود

حضراتِ محترم!

میں نے ابھی عرض کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (پ30 سورۃ والضحیٰ آخری آیت)

اور بہر حال اپنے ربّ کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

سوال یہ ہے کہ یہ چرچا کیسے کریں تو فرمایا۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ (پ4 سورۃ آل عمران آیت نمبر 103)

اور ذکر کرو اللہ کی اس نعمت کا جو اس نے تم پر فرمائی۔

وَاذْكُرُوْا — جمع مذکر کا صیغہ ہے امر حاضر معروف سے

مطلب یہ کہ

اکیلے اکیلے — چرچا نہ کرنا
سب جمع ہو کر — چرچا کرنا

سب مسلمانوں کو بلا کر
محفل میلاد سجا کر
اہتمام جشن فرما کر
ذکر کرنا میری نعمت کا
لوگوں کو بتا دینا کہ

یہ نعمت دینے والا ہے ربّ اعلیٰ — سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
یہ نعمت سب نعمتوں سے ہے اعلیٰ — لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ

اس پر درود اور اس کا میلاد بھی ہونا چاہیے اعلیٰ

ربّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ ○

خطبہ سوم (ماہ ربیع الاوّل)

مظہرِ تجلّیٔ ذات

اَلْحَمْدُ لِاَهْلِهٖ وَالصَّلٰوةُ لِاَهْلِهَا .

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا .

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ○

درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَاسَيِّدِىْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

فقیر کا مسلک نقشبندی اور مشرب چشتی ہے

معزز سامعین کرام! یہ خطبہ جمعہ بھی میلاد النبی علیہ السلام پر مشتمل ہے اور اس میں فقیر اپنے مسلک و مشرب کے لحاظ سے کچھ صوفیانہ گفتگو کرے گا (انشاء اللہ) فقیر مسلکاً نقشبندی ہے

فقیر کا مسلک نقشبندیوں والا ہے
اور مشرب چشتیوں والا ہے

اس لئے دونوں سلسلوں کے عظیم بزرگوں سے رہنمائی لیتے ہوئے بات کی جائے گی فقیر کا سلسلہ تعلیم چشتی قادری بزرگوں سے ہے اس لئے سب سے اوّل میلاد شریف کے سلسلہ میں سلسلہ عالیہ چشتیہ کے مقتدر رہنما کی بات کرتا ہوں

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ارشاد

شیخ محقق علی الاطلاق حضرت سیّدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ (جن کو تمام مکاتب فکر اپنا رہنما تسلیم کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ

”انبیاء مخلوق اند از اسماء ذاتیہ حق و اولیاء از اسماء صفاتیہ وبقیہ کائنات از صفات فعلیہ و سیّد رسل مخلوق است از ذات حق و ظہور حق دروے بالذات است“ (مدارج النبوت جلد دوم ص 771)

تمام انبیاء و رسل علیہم السلام تخلیق میں اللہ رب العزت کے اسماء ذاتیہ کے فیض کا پرتو ہیں اور اولیاء (اللہ کے) اسماء صفاتیہ کا باقی تمام مخلوقات صفات فعلیہ کا پرتو ہیں لیکن سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق ذات حق کے فیض سے ہوئی اور حضور ﷺ ہی کی ذات میں اللہ رب العزت کی شان کا بالذات ظہور ہوا۔

(شمائل مصطفیٰ ص 44 از شیخ الاسلام طاہر القادری)

فقیر کا سلسلہ بیعت چونکہ نقشبندی ہے اس لئے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی سے اس عقیدہ کی تائید لیتے ہوئے بات کو ذرا اور کھولتا ہوں

امام ربانی مجدد الف ثانی کا ارشاد

امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ المعروف سیّد مجدد الف ثانی مجدد اعظم اپنے مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

موجودات چار اقسام ہیں

ذات باری — موجود ہے

صفات باری — موجود ہیں

اسماء باری — موجود ہیں

افعالِ باری — موجود ہیں

ان کے علاوہ موجود کوئی نہیں

اب آپ لوگ کہیں گے کہ ہم بھی تو موجود ہیں؟

تو آپ سب' میں اور دیگر جو کچھ موجود ہے یہ تجلیٔ افعالِ خدا کے مظاہر ہیں

حضور مجدد صاحب فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے اسماء کی تجلی سے — تمام انبیاء کو پیدا فرمایا

اور اپنی صفات کی تجلی سے — تمام اولیاء کو پیدا فرمایا

اور اپنے افعال کی تجلی سے — تمام کائنات کو پیدا فرمایا

اور اپنی ذات کی تجلی سے — حضور نبی کریم علیہ السلام کو پیدا فرمایا

نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ

حضور علیہ السلام تجلی ذات خدا کا مظہر ہیں

اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو اپنے ذاتی نور کے فیض خاص سے تخلیق فرمایا

اب یہاں سے یہ بات ثابت ہوگی کہ حضور کا نور ذاتی ہے کیونکہ ذات کے فیض خاص سے تخلیق فرمائے گئے ہیں۔ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ ہیں۔

اعلیٰ حضرت نے بھی یہی فرمایا ہے

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد دین وملت شاہ امام احمد رضا اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

وضع واضع میں تری صورت ہے معنی نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

باعتبار خصوصیات

حضراتِ گرامی!

ہر چیز کو بنانے اور وضع کرنے والا اس کی حقیقت سے واقف ہوتا ہے اس لئے وہ اپنی اس وضع کا نام اس حقیقت کے اعتبار سے تجویز کرتا ہے

اللہ تعالیٰ اس حقیقت سے واقف تھا کہ میں نے اپنے اسماء کی خاصیت انبیاء میں رکھ دی ہے چنانچہ اسماء کی تجلی سے انبیاء کو پیدا کیا اور ان کا نام انبیاء رکھ دیا' اسی طرح اپنی صفات کی خاصیت اولیاء میں رکھ کر ان کو تجلی صفاتی سے تخلیق فرما دیا اور ان کا نام اولیاء رکھ دیا'

ہم سب کو تجلی افعالی سے مخصوص فرمایا تو ہم مظاہر تجلی افعالی ٹھہرے'

جناب نبی کریم میں اپنی ذاتی فیوض و برکات کی خصوصیات کو رکھ دیا اور مظہر تجلی ذات قرار دیدیا'

اب ذات چونکہ نور ہے لہٰذا مظہر تجلی ذات بھی نور ہے

وضع واضع میں تری صورت ہے معنی نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

مثال کے طور پر

آپ کو سمجھانے کے لئے مثال کے طور پر ایک آدمی لوہا لیتا ہے اور اس سے لاؤڈ سپیکر کا یہ قیمتی پرزہ تیار کرتا ہے تو وہ اس کا نام مائیکروفون رکھتا ہے کیونکہ اس کو

یہ بھی معلوم ہے کہ — یہ ایک لوہا تھا

اور اس کو یہ بھی معلوم ہے کہ — یہ اب آواز بلند کرنے کا آلہ ہے

کیونکہ اس مائیکروفون کی حقیقت لوہا مگر اب اسے کوئی بھی لوہا نہیں کہے گا بلکہ اس نام سے پکاریں گے جو واضع نے اس کے لئے وضع کر دیا ہے

بلاتشبیہ ومثال

بلاتشبیہ ومثال نبی کریم علیہ السلام کی حقیقت نور ہے اللہ کریم نے بہ شکل بشر مبعوث فرمایا ہے لیکن واضع (اللہ تعالیٰ) نے ان کا نام نور وضع فرمایا ہے

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ (پ6 سورۃ المائدہ آیت نمبر15)

اور اس سے ہمیں استفادہ کرنے اپنی آواز ہم تک پہنچانے کے لئے فرمایا

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ (پ16 سورۃ الکہف آیت نمبر110)

حقیقت وہی ہے کہ

؎ وضع واضع میں تری صورت ہے معنی نور کا

مظہر تجلی ذات

یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

حضراتِ گرامی!

سارے انبیاء — تجلی اسماء کے مظاہر

سارے اولیاء — تجلی صفاتی کے مظاہر

ساری کائنات — تجلی افعالی کی مظہر

اور میرے آقا علیہ السلام — تجلی ذاتی کا مظہر

علم نحو کا قاعدہ ہے

اسم قائم ہے — مسمّٰی سے

مسمی ہے تو — اسم بھی ہے

مسمی نہیں تو — اسم بھی نہیں

ایک چھ فٹ کے انسان کا نام ہے زید! زید کا جسم مسمّٰی ہے اور زید اس مسمّٰی کا اسم، اگر زید ہوگا تو اس کا اسم ہوگا اگر زید نہیں تو اس کا اسم بھی نہیں

اسی طرح صفت قائم ہے موصوف سے

اگر موصوف ہے — تو صفت بھی ہے

اگر موصوف نہیں — تو صفت بھی نہیں

مثلاً کلام کرنا متکلم کی صفت ہے اگر متکلم ہوگا تو کلام بھی ہوگا اگر متکلم نہیں تو کلام بھی نہیں عَلٰی هٰذَا الْقِیَاس

فعل قائم ہے — فاعل سے

اگر فاعل ہوگا — تو فعل بھی ہوگا

اگر فاعل نہیں ہے — تو فعل بھی نہیں

مثلاً ''ضَرَبَ زَیْدٌ'' زید نے مارا۔ زید ہے تو ضرب بھی ہے زید نہ ہوگا تو ضرب بھی نہ ہوگی

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا

حضرات! بات بڑی قابل غور ہے

اسم قائم — مسمی سے

صفت قائم — موصوف سے

فعل قائم — فاعل سے

اور یہ سب کچھ قائم ہے — ذات سے

ذات ہے تو — اسماء بھی ہیں

ذات ہے تو — صفات بھی ہیں

ذات ہے تو — افعال بھی ہیں

تو بیان کردہ قاعدہ سے یہ پتہ چلا کہ

تجلی ذات کے مظہر میرے پیارے آقا کے دم قدم سے سب کچھ قائم ہے

کیونکہ آپ مظہر ذات ہیں

مظہرِ ذات قائم تو   انبیاء قائم

مظہرِ ذات قائم تو   اولیاء قائم

مظہرِ ذات قائم تو   ساری کائنات قائم

ـــ وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

اور

ـــ ہے انہیں کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار

وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہ ہو

چاند، سورج، ستارے مجازاً نور ہیں

تو عرض کر رہا تھا کہ میرے آقا علیہ السلام تجلی ذات کا مظہر ہیں اسی لئے آپ کا اسم گرامی نور ہے یعنی لفظ نور آپ ہی کے لئے وضع کیا گیا ہے

یوں تو چاند بھی ہے   نور

یوں تو سورج بھی ہے   نور

یوں تو ستارے بھی ہیں   نور

مگر ان کو مجازی طور پر نور کہتے ہیں حقیقی طور پر نور ذات مصطفیٰ ہی ہے

ـــ وضع واضع میں تری صورت ہے معنی نور کا

یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

اور

یہ جو مہر و ماہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا

بھیک تیرے نام کی ہے، استعارہ نور کا

چاند اپنی نورانیت میں   حضور کا بھکاری

سورج اپنی نورانیت میں   حضور کا بھکاری

ستارے اپنی نورانیت میں   حضور کے بھکاری

بھیک تیرے نام کی ہے، استعارہ نور کا

بھیک تیرے نام کی ہے، استعارہ نور کا

حضور اصل کائنات ہیں

حضراتِ گرامی!

کملی والا اصل ہے   چاند اس کی فرع ہے

کملی والا اصل ہے   سورج اس کی فرع ہے

یہی وجہ ہے کہ

اصل نے اشارہ فرمایا   سورج پلٹ آیا

اصل نے اشارہ فرمایا   چاند دو ٹکڑے ہو گیا

سب کچھ آپ کے نور کا ظہور ہے

بلکہ کل مخلوق اسی اصل کے فرع ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰهِ وَكُلُّ الْخَلَائِقِ مِنْ نُّوْرِيْ (مدارج النبوت جلد اول ص)

میں اللہ کے نور سے ہوں اور تمام مخلوقات میرے نور سے ہیں،

میں اصل ہوں   تمام فروعات ہیں

میں نے

درختوں کو بلایا   حاضر ہو گئے

پتھروں کو حکم دیا   پانی پہ تیرنے لگے

بتوں کو حکم دیا   میرا کلمہ پڑھنے لگے

تو اصل وجود آمدی از نخست

دگر ہر کہ موجود او فرع تست

منکرین، شرک کا فتویٰ دیں گے

اب منکرین نور مصطفیٰ علیہ السلام شرک کا فتویٰ دیں گے اور کہیں گے کہ اللہ فرماتا ہے،

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (پ18 سورۃ النور آیت نمبر 35)

''اللہ آسمان اور زمین کا نور ہے۔''

تو یہ عقیدہ شرک ہو گیا کہ

اللہ بھی	نور
رسول اللہ بھی	نور

مگر یہ شرک نہیں ہے

مگر یہ شرک نہیں ہے پوری آیت پڑھو

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ

(پ18 سورۃ النور آیت نمبر 35)

اللہ آسمانوں زمینوں کا نور ہے اور اس کے نور کی مثال ایسے ہے جیسے مشکوٰۃ

ایمانداری سے کہیے کیا کوئی چیز اللہ کی مثال ہے؟

نہیں اور ہرگز نہیں

وہ خود ہی فرماتا ہے

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ (پ25 سورۃ الشوریٰ آیت نمبر 11)

اللہ کی مثل کوئی شئی نہیں ہے۔

تو جب اس کی مثال کوئی شئی نہیں ہے تو اس کے نور کی مثال کیسے ہو سکتی ہے؟

تو پھر معلوم کرنا پڑے گا کہ ''اَللّٰہُ نُوْرٌ'' کا کیا مطلب ہے۔

اَللّٰہُ نُوْرٌ بمعنی منور و ہادی ہے

مفسرین کرام نے فرمایا:

اَللّٰہُ نُوْرٌ اَیْ مُنَوِّرٌ وَّھَادِیْ — تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی زیر آیت مذکورہ

اللہ نور ہے یعنی منور اور ہادی ہے

منور	روشن کرنے والا
ہادی	ہدایت دینے والا
اللہ روشن کرنے والا ہے	روشنی نہیں
منور ہے	نور نہیں

نور کملی والا ہی ہے

وضع واضع میں تری صورت ہے معنی نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

مصدر بمعنی اسم فاعل مجازی معنی ہے

اور علماء کرام سے پوچھیں کہ

نور ہے	مصدر
منور ہے	اسم فاعل

مصدر کو اسم فاعل کے معنی میں کرنا معنی حقیقی نہیں ہے بلکہ مجازی ہے

نور کو منور کے معنی میں لینا معنی حقیقی نہیں ہے بلکہ معنی مجازی ہے

تو پتہ چلا کہ

نور بمعنی منور اسم فاعل معنی مجازی یعنی روشن کرنے والا	ذات اللہ ہے
نور بمعنی نور مصدر یعنی روشنی معنی حقیقی	ذات رسول اللہ ہے

وضع واضع میں تری صورت ہے معنی نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

پھر پڑھیے پوری آیت کریمہ

اب پھر پڑھیے پوری آیت

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ

(پ18 سورۃ النور آیت نمبر35)

"اللہ نور ہے آسمانوں زمینوں کا اور اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو اس میں چراغ ہو وہ چراغ شیشہ کے (ایک فانوس) میں ہو وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے"۔

اللہ روشن کرنے والا ہے اور اس کے روشن کرنے کی مثال ایسے ہے جیسے طاق کے اندر فانوس اور چراغ جیسے ستارہ تو اللہ تعالیٰ ان سب چیزوں سے پاک ہے اس کی مثال کیسے ہوسکتی ہے تو یہ اس کے روشن کرنے کی مثال ہے جس چیز سے وہ روشن کرتا ہے وہ روشنی حضور ہی ہیں۔

مشکوٰۃ	حضور کے نور کی مثال
مصباح	حضور کے نور کی مثال
زجاجہ	حضور کے نور کی مثال
کوکب دری	حضور کے نور کی مثال

اعلیٰ حضرت نقشہ کشی فرماتے ہیں کہ

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا
وضع واضع میں تری صورت ہے معنی نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

حضرت سیّدہ طیبہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بوقت ولادت

خَرَجَ مِنِّیْ نُوْرٌ اَضَاءَتْ قُصُوْرُ الشَّامِ (شرح السنہ ص)

"مجھ سے نور ظاہر ہوا جس کی روشنی سے شام کے محلات مجھ پر چمک اُٹھے۔"

ایسی احادیث کو ضعیف کہنے والوں کی آنکھیں اب تو کھلنی چاہئیں کہ

اگر اللہ تعالیٰ اس نور سے کائنات کو چمکا سکتا ہے
تو وہی اللہ اسی نور سے حضرت آمنہ کو شام کے محلات بھی دکھا سکتا ہے

وضع واضع میں تری صورت ہے معنی نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

وہابی مولوی صادق سیالکوٹی

حضرات گرامی! حضرت آمنہ کی اس روایت کو فرقہ وہابیہ کے مایہ ناز مولوی محمد صادق سیالکوٹی نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے ملاحظہ ہو کتاب

(جمال مصطفیٰ ص166,162)

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں

عظیم محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ اور عظیم مفسر حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہما الرحمت بیان کرتے ہیں کہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

اِذَا اَرْضَعْتُہٗ فِی الْمَنْزِلِ اَسْتَغْنِیْ بِہٖ عَنِ الْمِصْبَاحِ ۔

"جب میں نبی کریم علیہ السلام کو دودھ پلاتی تھی تو مجھے گھر میں چراغ کی ضرورت نہ ہوتی تھی"

فرماتی ہیں کہ

ایک دن مجھے اُم خولہ سعدیہ نے کہا اے حلیمہ! کیا تم اپنے گھر میں رات بھر آگ روشن رکھتی ہو تو میں نے جواب دیا:

لَاوَاللّٰہِ لَا اَوْقِدُ نَارًا وَّلٰکِنَّہٗ نُوْرُ مُحَمَّدٍ ﷺ

(بیان المیلاد النبوی ص54 وتفسیر مظہری ص ج نمبر)

نہیں اللہ کی قسم میں تو آگ روشن ہی نہیں کرتی لیکن یہ نور اور روشنی محمد ﷺ کا

نور ہے۔

حضرت صفیہ فرماتی ہیں

عاشقِ رسول حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم علیہ السلام کی پھپھی جان حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں شبِ ولادت رسول اللہ علیہ السلام کے ہاں موجود تھی

''دیدم کہ نورِ روے برنور چراغ غالب گشت'' (شواہد النبوت فارسی ص 22)

میں نے دیکھا کہ آپ کا نور چراغ کے نور پر غالب ہوگیا

دیئے کی ضرورت نہ مشعل کی حاجت
عجب روشنی تو نے پائی حلیمہ
تری گود میں وہ گل ہاشمی ہے
کہ طالب ہے جس کی خدائی حلیمہ

یہ ہے وہ نور جو آیت میں مراد ہے

یہ ہے وہ نور جسے فرمایا کہ

وہ مشکوٰۃ ہے
وہ مصباح ہے
وہ زجاجہ ہے
وہ کوکب دری ہے
جو نور حضرت آمنہ نے دیکھا
جو نور حضرت صفیہ نے دیکھا
جو نور حضرت حلیمہ نے دیکھا
جس نور سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گمشدہ سوئی مل گئی
جس نور سے صحابہ کے عصا روشن ہو کر راستہ دکھانے لگے

اللہ روشن کرنے والا ہے
رسول اللہ خود روشنی ہیں

وضع واضع میں تری صورت ہے معنی نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

سب مسائل حل ہو گئے

تو عرض کر رہا تھا کہ حضور مظہر ذاتِ کبریا ہیں اب یہاں سے سب مسائل حل ہو گئے

ذات نور ہے — مظہر ذات بھی نور ہے
ذات مالک و مختار ہے — مظہر ذات بھی مالک و مختار ہے
ذات بے مثل و بے مثال ہے — مظہر ذات بھی بے مثل و بے مثال ہے
ذات حاضر و ناظر ہے — مظہر ذات بھی حاضر و ناظر ہے
ذات ہر بولی سمجھتی ہے — مظہر ذات بھی ہر بولی سمجھتا ہے

ایک اونٹ کا واقعہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں انصار میں ایک خاندان ایسا تھا جن کے پاس ایک اونٹ تھا جس سے وہ کھیتی کو پانی دیتے تھے چنانچہ وہ ان کے خلاف بپھر گیا اور کام کرنے سے انکار کر دیا وہ لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کرنے لگے

یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک اونٹ ہے جس سے ہم کھیتی باڑی کو پانی دیتے ہیں، وہ بپھر گیا اور محنت سے انکاری ہے باغ اور کھیتی پیاسے ہیں

صحابہ کرام کا عقیدہ

حضراتِ گرامی! نبی کریم علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا

تو پھر میں کیا کرسکتا ہوں

میں بھی تو تمہارے جیسا بشر ہوں اگر اس بپھرے اونٹ نے مجھے نقصان دے دیا؟ مجھ سے دینی مسائل پوچھو اس قسم کے جانور درست کرنے کے لئے مجھے نہیں بھیجا گیا یا پھر صحابہ کرام ہی ایسا سوال نہ کرتے بلکہ یہی تصور کرتے کہ

بپھرے ہوئے اونٹ کی شکایت حضور سے کیوں کریں یہ کون سا کوئی دینی مسئلہ ہے؟ اور حضور کون سا جانوروں کی باتیں سمجھتے ہیں جو اسے سمجھا دیں گے

مگر وہ تھے صحابی

نہ کہ آج کل کے وہابی

انہوں نے قرآن پڑھ رکھا تھا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ (پ19 سورۃ النمل آیت نمبر16)

''ہمیں سکھائی گئی ہے پرندوں کی بولی''

وہ جانتے تھے کہ اگر

سلیمان پرندوں کی بولیاں جانتے ہیں

تو سلیمان کے آقا بھی پرندوں کی بولیاں جانتے ہیں

قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی ہدہد پرندہ سے گفتگو موجود ہے

جس کی تفصیل بیان کرنے سے خطبہ طویل ہو جائے گا

تو عرض کر رہا تھا کہ

نہ ہی صحابہ کرام نے ایسی باتیں سوچیں

نہ ہی نبی کریم نے ایسی باتیں فرمائیں

بلکہ جب صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اونٹ کی شکایت کی تو حضور نے فرمایا

اُٹھو چلیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باغ میں داخل ہوئے اونٹ ایک طرف کھڑا تھا آپ اس طرف چل دیئے۔

انصاری نے کہا یا رسول اللہ!

اسے کتے کی طرف ہلکاؤ ہوگیا ہے اور ہم اس کے شر سے ڈرتے ہیں

فرمایا: مجھے اس سے کوئی ڈر نہیں

جب اونٹ نے آپ کو دیکھا تو ادھر کو آیا اور آپ کے سامنے سجدے میں گر پڑا۔

حضور ﷺ نے اسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ لیا اور وہ ایسا تابعدار ہوگیا کہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔

آپ نے اسے کام پر لگا دیا۔

صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ یہ ایک ناسمجھ حیوان ہے آپ کو سجدہ کرتا ہے ہم عاقل ہونے کی بناء پر کیوں نہ آپ کو سجدہ کریں؟

فرمایا: کسی آدمی کو زیب نہیں دیتا کہ وہ آدمی کو سجدہ کرے اگر یہ بات درست ہوتی تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ بربنائے فوقیت حقوق خاوند کو سجدہ کرے۔

(احمد، نسائی شریف بحوالہ انوار الحمدیہ ص353,354)

اونٹ کو کس نے بتایا سجدہ کرنا ہے

حضراتِ گرامی!

نبی کریم علیہ السلام اونٹ کے پاس تشریف لائے مگر یہ بات کسی روایت سے ثابت نہیں کہ حضور نے اسے سجدہ کا حکم دیا ہو

اونٹ جانور ہو کر پہچان گیا یہ مظہر ذات خدا ہے لہٰذا اس کی تعظیم کرنی ہے مگر آج ساڑھے چھ فٹ کا مولوی تعظیم مصطفیٰ کو شرک بتاتا ہے

حضور علیہ السلام نے اسے کس طرح سمجھا دیا کہ کام کیا کرو؟ اور وہ سمجھ گیا

ایک اور اونٹ کا واقعہ

یعلی بن مرہ ثقفی کی حدیث میں مذکور ہے کہ ہم حضور علیہ السلام کے ساتھ ساتھ

جا رہے تھے کہ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جو ایک کھیتی کو پانی پلا رہا تھا جب اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تو بلبلایا اور گردن زمین پر رکھ دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس کھڑے ہو گئے فرمایا:

اس کا مالک کہاں ہے؟

جب وہ آیا فرمایا یہ اونٹ مجھے بیچ دو

اس نے کہا ہم یہ اونٹ بطور ہبہ پیش کرتے ہیں کیونکہ جن لوگوں کا یہ اونٹ ہے ان کا ذریعہ معاش اور کچھ نہیں

فرمایا:

اب تم نے اس بات کا ذکر کیا ہے مگر اس نے شکایت کی ہے کہ اس سے زیادہ کام لیا جاتا ہے اور گھاس کم کھلائی جاتی ہے، اس لئے اس سے اچھا سلوک کرو۔

(شرح السنہ للبغوی)

نبی سب کی سنتے ہیں

حضراتِ گرامی!

ملاں کہتا ہے میں نبی جیسا　　نبی میرے جیسے

میں کہتا ہوں

نبی علیہ السلام نے اونٹ کی بات سمجھی اور اس کی شکایت کا تدارک فرمایا:

اگر تم نبی جیسے ہو تو کسی چیونٹی کی بات ہی سن کر اور پھر سمجھ کر بتاؤ کہ وہ کیا کہتی ہے

میرے آقا علیہ السلام کے دربار عالیہ میں آج بھی ہر قسم کے لوگ اپنی اپنی معروضات اپنی اپنی بولیوں میں پیش کرتے ہیں

کوئی　　سندھی بول رہا ہے

کوئی　　ہندی بول رہا ہے

کوئی　　اُردو بول رہا ہے

کوئی　　پنجابی بول رہا ہے

کوئی　　انگریزی بول رہا ہے

کوئی　　ترکی بول رہا ہے

کوئی　　فارسی بول رہا ہے

اور میرے آقا سب کی سن رہے ہیں

وہاں کوئی مترجم نہیں ہے جو ترجمہ کر کے بتاتا ہو

اپنی اپنی زبان میں سب عرض کرتے ہیں

ے آقا دے چو فیرے غلاماں دیاں ٹولیاں
اکو سنن والا اے ہزاراں دیاں بولیاں

اور پھر کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کا دامن مراد بھرا نہ جا رہا ہو

مرادیں مل رہی ہیں شاد شاد ان کا سوالی ہے
لبوں پر التجا ہے ہاتھ میں روضے کی جالی ہے
تری صورت تری سیرت زمانے سے نرالی ہے
تری ہر ہر ادا پیارے دلیل بے مثالی ہے

ایک اور اونٹ کا واقعہ

ابن شاہین نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے وہاں ایک اونٹ تھا جب اس نے آپ کو دیکھا تو بلبلایا اور آنکھوں میں آنسو بھر لایا گویا عرض کیا

ے یتیماں دی فریاد دکھیاں دے دکھڑے
سنے کون تیرے سوا کملی والے

حضور علیہ السلام اس کے قریب گئے اور اس کو کانوں کے پاس تھپکی دی

دریافت فرمایا: اس کا مالک کون ہے؟

تو انصار کا ایک جوان سامنے آیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا ہے تو ارشاد فرمایا کیا تو اس جانور کے بارے میں جس کی ملکیت خدا نے تجھے دی ہے خدا سے نہیں ڈرتا کیونکہ اس نے تیری شکایت کی ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور اسے تنگ کرتا ہے۔ (انوار المحمدیہ للنبہانی اردو ص 354)

اونٹ کا بلبلانا

اس کا رونا

مالک کی شکایت کرنا

سرکار نے سماع فرمایا اور اس کے مالک کو بتایا اس کی دادرسی کی کہ اسے بھوکا نہ رکھا کرو

مگر آج کے حکمرانوں کو کون پوچھے جن کے دورِ اقتدار میں بیسیوں نہیں سینکڑوں انسان روزانہ بھوک سے مر جاتے ہیں اور وہ اپنے عشرت کدوں میں عیش و نشاط سے سو رہے ہوتے ہیں

اے پاکستان کے حکمرانو!

اے میرے ملک کے اربابِ اختیار

تم نے بھی ایک دن مرنا ہے

قبر کی رات بڑی طویل ہے

پھر حشر کا میدان بڑا ہولناک ہے

تم نے بھی خدا کے سامنے پیش ہونا ہے

تم نے بھی اس عدالت محشر کے کٹہرے میں کھڑا ہونا ہے

تم اسلامی مملکت کے سربراہ ہو

کبھی سوچا ہے کیا جوب دو گے؟

جن پر احسان ہوا وہ خوشی مناتے ہیں

تو حضراتِ گرامی!

فقیر عرض کر رہا تھا کہ میرے آقا علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی ذات کے مظہر ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کا مظہر اس اُمت گنہگار کو عطا فرمایا اور اعلان فرما دیا کہ

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

(پ 4 سورۃ آل عمران آیت نمبر 163)

البتہ تحقیق اللہ نے مومنوں پر احسان فرمایا جبکہ ان میں رسول کو مبعوث فرمایا

تو جن پر احسان ہوا	وہی ممنون احسان ہوتے ہیں
جن پر احسان ہوا	وہی شکر ادا کرتے ہیں
جن پر احسان ہوا	وہی خوشیاں مناتے ہیں
جن پر احسان ہوا	وہی میلاد مناتے ہیں
جن پر احسان نہیں ہوا	وہ خوشی کیوں منائیں؟
عیسائی	خوشی کیوں منائیں؟
یہودی	خوشی کیوں منائیں؟
بدھ مت	خوشی کیوں منائیں؟
غیر مسلم	خوشی کیوں منائیں؟

عیسائی 25 دسمبر کو کیوں مناتے ہیں

میں نے ایک دن ایک عیسائی سے پوچھا کہ تم لوگ 25 دسمبر کو عید کیوں مناتے ہو؟

کیا انجیل میں تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟

کیا عیسیٰ علیہ السلام نے تمہیں عید منانے کا ارشاد فرمایا ہے؟

تو جواب ملا

انجیل میں ایسا کوئی حکم نہیں دیا گیا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایسا کوئی ارشاد نہیں فرمایا کہ میری ولادت پر عید مناؤ میں نے پوچھا پھر تم اس دن عید کیوں مناتے ہو؟

اس نے کہا: یہ ہمارے نبی کی پیدائش کا دن ہے اور ہم عید منا کر اپنے پیغمبر کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں

مسرت کا اظہار کرتے ہیں

اپنے نبی سے اپنے تعلق کا اظہار کرتے ہیں

خوشی تعلق کی بناء پر ہوتی ہے

حضراتِ گرامی! معلوم یہ ہوا کہ

خوشی حکم سے نہیں منائی جاتی بلکہ تعلق سے منائی جاتی ہے

عیسائیوں کا تعلق عیسیٰ علیہ السلام سے ہے وہ ان کے برتھ ڈے پر عید مناتے ہیں

مومنوں کا مصطفیٰ علیہ السلام سے تعلق ہے اس لئے وہ ان کی ولادت پر عید مناتے ہیں

ان مولویوں سے پوچھئے

محترم سامعین!

ذرا ان مولویوں سے پوچھیے کہ جب ان کے ہاں بچہ پیدا ہو تو یہ خوشیاں مناتے ہیں، مٹھائیاں بانٹتے ہیں چراغاں کرتے ہیں ایک دوسرے کو ایسے ہی مبارکباد دیتے ہیں جیسے عید پر دی جاتی ہے تو یہ سب کچھ

قرآن کی کونسی آیت سے ثابت ہے

حدیث پاک کی کس روایت سے ثابت ہے

تو اگر بچے کی ولادت کے موقع پر بغیر دلیل کے یہ سب کچھ کرنا بدعت نہیں ہے تو رسول علیہ السلام کی ولادت پر بدعت کیوں ہے

جاؤ

تمہیں بچے کی خوشیاں مبارک

ہمیں آمنہ کے لال کی خوشیاں مبارک

ان جیسے ہزاروں نہیں لاکھوں

لاکھوں نہیں کروڑوں

کروڑوں نہیں بے شمار

لاتعداد بچے حبیب پاک کی گرد راہ پر قربان کہ یہ حبیب تشریف نہ لاتے تو یہ بچے بھی نہ ہوتے۔

؎ کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا

دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

جانوروں نے خوشی منائی

کتب سیر و تواریخ میں لکھا ہے کہ شب ولادت حبیب علیہ السلام

مشرق کے جانور چلے مغرب کی طرف

مغرب کے جانور چلے مشرق کی طرف

درمیان میں ٹکراؤ ہوا

پوچھا مشرق والو کدھر جا رہے ہو؟

کیا تمہاری طرف

تم کدھر جا رہے ہو؟

کیا تمہاری طرف

مگر ایک دوسرے کی طرف جانے کی وجہ

دونوں طرف کے جانور پکار پکار کر ایک دوسرے کو مبارک دینے لگے (النعمۃ الکبریٰ)

مبارک ہو کہ ختم المرسلیں تشریف لے آئے
جناب رحمۃ للعالمیں تشریف لے آئے
مبارک ہو کہ دور راحت و آرام آ پہنچا
نجات دائمی کی شکل میں اسلام آ پہنچا

چڑیاں میلاد کے ترانے گا گا کر مبارک دے رہی ہیں
بلبلیں باغوں میں چہچہا کر مبارک دے رہے ہیں

باغ طیبہ سہانا پھول پھولا نور کا
مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

اگر کوئی ناخوش ہے تو ابلیس ناخوش ہے
اگر کوئی مبارکباد نہیں دے رہا ہے تو ابلیس نہیں دے رہا ہے
اگر کوئی میلاد پر غم منا رہا ہے تو ابلیس غم منا رہا ہے
اگر کوئی میلاد پر آنسو بہا رہا ہے تو ابلیس آنسو بہا رہا ہے

شیطان کو معلوم تھا

حضراتِ گرامی!

شیطان کو معلوم تھا کہ یہ مظہر ذاتِ کبریا جلوہ فرما ہو رہے ہیں
یہ تجلی ذات کے مظہر ہیں

اگر میں کہوں گا چاند توڑ دو یہ توڑ دیں گے
اگر میں کہوں گا درخت سے سجدہ کروا دو تو یہ کروا دیں گے
اگر میں کہوں گا گونگوں سے کلمہ پڑھوا دو تو یہ پڑھوا دیں گے
اگر میں کہوں گا پتھر پانی پہ تیرا دو تو یہ تیرا دیں گے

اگر میں کہوں گا سوکھی کھجوریں اُگا دو تو یہ اُگا دیں گے
میں جو مطالبہ کروں گا یہ پورا کر دیں گے
کیونکہ

یہ تجلی صفات کا مظہر نہیں
یہ تجلی اسماء کا مظہر نہیں
یہ تجلی افعال کا مظہر نہیں
بلکہ یہ تجلی ذات کا مظہر ہے
رونے کی وجہ یہی ہے
غمگین ہونے کی وجہ یہی ہے
پریشانی کی وجہ یہی ہے کہ

اب میرا داؤ نہیں چل سکے گا کیونکہ

محمد مظہر کامل ہے حق کی شان عزت کا
نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا

میں نے اپنا داؤ ہر جگہ کھیلا اور کامیاب رہا
نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال تبلیغ کی
میں نے نوے آدمیوں سے اوپر ایک آدمی مسلمان نہ ہونے دیا
یہ میری محنت و کاوش تھی مگر اب روتا یوں ہوں کہ انسان تو رہے انسان یہ مظہر تجلی ذات وہ ہے کہ

ایہہ گونگیاں تھیں گلاں کرا جان دا اے
ایہہ پتھراں تھیں کلمے پڑھا جان دا اے
ایہہ ان بولیاں نوں بلا جان دا اے
ایہہ سکیاں کھجوراں اُگا جان دا اے

مظہر ذات تشریف لے آئے

حضراتِ گرامی!

جب گرو میلاد پر خوش نہ تھا
تو چیلے میلاد پر خوش کیسے ہوں
ذات خوش کہ میں نے مظہر ذات کو بھیجا ہے
اُمتی خوش کہ ہم میں مظہر ذات تشریف لایا ہے

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ○

خطبہ چہارم (ماہ ربیع الاوّل)

نورِ مبین

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ○ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ○

درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَاسَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

؎ صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑہ نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا
ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

قَدْ جَآءَ کُمْ

حضراتِ سامعین! سوچ رہا ہوں کہ

کہاں ایک بشر کی زباں — کہاں نوریوں کا سلطان
کہاں میں نور سے بہت دور — کہاں وہ نورٌ علیٰ نور
کہاں خاک درخاک — کہاں صاحب لولاک
کہاں عاجز وگنہگار — کہاں سب نبیوں کا سردار

خاک پہ بیٹھنے والا خاکی لامکان کے مکین افلاک کے جلوہ نور کو کیا اور کیسے بیان کر سکے تو اپنی بساط لپیٹ کر خلاق عالم کے کلام پاک کا سہارا لیتے ہوئے کچھ کوشش کرتا ہوں

اس نورلم یزل نے اپنی کتاب نور میں ارشاد فرمایا
قَدْ جَآءَ کُمْ
تحقیق آیا تمہارے پاس
کسی ایک کے پاس نہیں
دو، چار، دس کے پاس نہیں
سو، دوسو، ہزار کے پاس نہیں
لاکھ، کروڑ کے پاس نہیں
جَآءَ کُمْ
تم سب کے پاس

وہ تشریف لاتے ہیں

مسئلہ واضح ہوگیا

جس جس کے پاس آیا — وہ تسلیم کرتا ہے کہ وہ آیا
جس جس کے پاس نہیں آیا — وہ کہتا ہے آ سکتا ہی نہیں

بہرکیف بھیجنے والا فرماتا ہے کہ آیا اور شاعر کہتا ہے

رسول اللہ اپنی بزم میں تشریف لاتے ہیں
مگر وہ دیو کے بندوں کو نظر آیا نہیں کرتے

لوگ کہا کرتے ہیں
وہ آتے نہیں
آ سکتے نہیں
اگر آتے ہیں تو دکھاؤ
اللہ فرماتا ہے تمہیں نظر آئے یا نہ آئے یہ علیحدہ بات ہے، میں جو کہتا ہوں
جَآءَ کُمْ
وہ تمہارے پاس آیا
تو مان لو
جرح نہ کرو
قدح نہ کرو

جو دوستی کا دعویٰ کر کے دوست کی بات تسلیم نہ کرے اور اس پر جرح قدح کرے وہ دوستی میں سچا نہیں ہوتا

دوست وہ ہوتا ہے جو بلا دلیل دوست کی بات مان لے

صدیق مان گئے

صدیق میرے محبوب کا دوست تھا
فرمایا، یارصدیق میں رسول ہوں — وہ مان گیا
یار میں ایک آن میں معراج کر آیا ہوں — وہ مان گیا

یار میں نے ہجرت میں تجھے ساتھ لے جانا ہے — صدیق مان گیا

کیوں جانا ہے؟

کدھر جانا ہے؟

کب جانا ہے؟

کوئی سوال نہیں

آپ رسول ہیں

کیا دلیل ہے؟

کیا معجزہ ہے؟

کیسے رسول ہیں؟

کوئی سوال نہیں

آپ معراج پر گئے

کب گئے؟

کب آئے؟

کیسے گئے؟

کوئی سوال نہیں

بس آپ نے فرمادیا تو

اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا ۔

سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے

اسی طرح ربّ کا دوست (ولی) وہ ہے کہ جو ربّ نے فرمادیا اُسے تسلیم کرلے جرح وقدح نہ کرے۔

بس — سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے

فرمادیا

قَدْ جَآءَکُمْ

تحقیق آیا تمہارے پاس

کس کے پاس آئے؟

کس کے پاس؟

سب کے پاس آئے؟

ہر ایک کے پاس

ہاں ہاں سب کے پاس

چاہے کوئی مانے یا نہ مانے آیا سب کے پاس

ابوجہل مانے یا نہ مانے — آیا اس کے پاس بھی

ابولہب مانے یا نہ مانے — آیا اس کے پاس بھی

عتبہ مانے یا نہ مانے — آیا اس کے پاس بھی

شیبہ مانے یا نہ مانے — آیا اس کے پاس بھی

ان سب کی ذرّیت مانے نہ مانے — آیا ان سب کے پاس بھی

ان سب کے پاس آیا انہوں نے دیکھا مگر — نہ مانے

اویس قرنی نے نہیں دیکھا — مگر — مان گئے

حبشہ سے بلال آئے دیکھا اور — مان گئے

روم سے صہیب آئے دیکھا اور — مان گئے

قیامت تک کے لئے اور سب کے پاس آئے

جنہوں نے دیکھا — وہ بھی مان گئے یعنی صحابہ کرام

جنہوں نے نہیں دیکھا — وہ بھی مان گئے یعنی عام مومنین

جن کے دلوں میں ایمان تھا — مان گئے

جن کے دلوں میں ایمان نہیں تھا — وہ نہ مانے

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ کے مصداق بن گئے

امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے 72 مرتبہ دیکھا' مان گئے

مگر صحابی نہیں

صحابی وہ ہے کہ جس نے حیاتِ ظاہری میں دیکھا

تو جس کے پاس حیات ظاہری میں آئے اس نے ایمان سے دیکھا وہ ہے صحابی' جس کے پاس حیات ظاہری کے بعد آئے اور وہ پھر بھی ایمان نہ لایا وہ ہے وہابی' فرمایا

قَدْ جَآءَكُمْ

تحقیق تمہارے پاس تشریف لایا

ذرا دل کی آنکھ سے دیکھو

ے دوستو تم اگر چاہتے ہو زیارت درِ مصطفیٰ کی
دل کی جانب نگاہیں جھکا لو سامنے مصطفیٰ کی گلی ہے

تمام انبیاء کے پاس آئے

شب معراج تمام انبیاء مسجد اقصیٰ میں محو انتظار تھے کہ حضرت جبریل نے ندا فرمائی اے انتظار کرنے والو! وہ آ گئے' حضرت آدم نے نبیوں سے فرمایا: وہ دیکھو

قَدْ جَآءَكُمْ

تحقیق وہ آئے تمہارے پاس

ے جاں اقصیٰ چہ پہنچے محمد پیارے نبی سن کھڑے انتظاری چہ سارے
تے فرمان آدم نے نبیاں نوں کیتا صفاں ٹھیک کر لو امام آ گیا اے

قبر میں تشریف لاتے ہیں

میری آنکھیں بند تھیں اور میں تنہا تھا لیٹا ہوا تھا کہ

اچانک دو نوری آ گئے اور مجھے اٹھا کر بٹھایا

وہ جگہ جہاں اندھیرا ہی اندھیرا تھا

اب کسی کی آمد کا سویرا تھا

یہ آنے والے کون تھے کہ جن کے آنے سے ظلمت کدہ بقعہ نور بن گیا

تھا تو اندھیرا مگر ہو گیا سویرا

اس حسین کے حسن سے سورج بھی شرما رہا تھا

ابھی میں سوچ ہی رہا تھا...... ہڑبڑا رہا تھا کہ آواز آئی

قَدْ جَآءَكُمْ

اور دونوں نوری بولے

مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ (مشکوٰۃ شریف ص 25,24)

تو میرا نبی ہر جگہ آ سکتا ہے

جہاں چاہے جلوہ فرمائی کرے

کسی کے پاس خواب میں تشریف لائے

کسی کو بیداری میں جمال دکھائے

کسی کو مسجد اقصیٰ میں دیدار کرائے

مومنوں کی قبر کو اپنے نور سے منور فرمائے

تو ارشاد فرمایا

قَدْ جَآءَكُمْ

تحقیق تمہارے پاس آیا

سوال پیدا ہوتا ہے

حضراتِ گرامی! جب کوئی آنے والا آئے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ آنے والا

کہاں سے آیا

کس کی طرف آیا

اور کون آیا

فرمایا: آنے والا

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ	اللہ کی طرف سے آیا
جَآءَ کُمْ	تمہاری طرف آیا
قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ	نور آیا

اکیلا نہیں آیا بلکہ

وَ کِتَابٌ مُّبِیْنٌ	قرآن مجید لے کر آیا	اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

پتہ چلا

پتہ چلا

نور	اور ہے
کتاب مبین	اور ہے

نُوْرٌ وَّ کِتَابٌ کے درمیان ''وَ'' عاطفہ ہے جو مغایرت کے لئے ہے یعنی نور اور ہے کتاب مبین اور ہے

کئی لوگوں کو شبہ پڑ گیا کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں یعنی کتاب ہی نور ہے اور نور ہی کتاب ہے وہ لوگ شاید علم نحو نہیں جانتے ورنہ ایسے شبہ میں نہ پڑتے

دیکھیے میں کہتا ہوں

جَآءَ زَیْدٌ وَّ عَمْرٌو

آیا زید اور عمرو

تو صاف ظاہر ہے کہ زید اور ہے اور عمرو اور ہے

اسی طرح

نُوْرٌ وَّ کِتَابٌ

نور اور کتاب

یعنی کتاب اور ہے اور نور اور ہے

مفسرین کرام نے نور سے مراد نبی کریم علیہ السلام اور کتاب سے مراد قرآن کریم لیا ہے

نور سے مراد حضور ہیں، از تفاسیر

ملاحظہ ہو

تفسیر صاوی جلد اوّل ص 275، تفسیر جلالین ص 77، تفسیر کبیر جلد سوم ص 566، تفسیر بیضاوی جلد دوم ص 92، تفسیر معالم التنزیل جلد دوم ص 23، تفسیر ابن جریر جلد ششم ص 92 شرح شفا ملا علی قاری جلد اوّل ص 505، شرح شفا خفاجی جلد دوم ص 448

ان تمام تفاسیر میں نور سے مراد نبی کریم علیہ السلام تحریر کیے گئے ہیں

نور سے مراد نورِ حسّی ہے

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ نور سے مراد نور ہدایت ہے نہ کہ حسی نور مگر میں صحابہ کرام کی زبانی ثابت کرتا ہوں کہ نور حسی مراد ہے

بتایئے نور ہدایت سے کیا دیواریں روشن ہوتی ہیں؟

نہیں اور ہرگز نہیں

ورنہ ان کے کسی عالم دین (جس کو یہ ہادی سمجھتے ہیں جبکہ حضور کو ہادی بھی تسلیم نہیں کرتے) کو رات کے اندھیرے میں چوک میں کھڑا کر دو اور دیکھو کہ کیا چوک روشن ہو گیا؟ روشن تو کیا ہوگا مولوی صاحب کو دیکھ کر بچے گھروں میں ڈرتے ہوئے چھپنے لگیں گے کہ کونسی کالی بلا آ گئی

ایک تو رنگ	کالا
اوپر سے لباس	کالا

اندر سے عقیدہ کالا

ادھرے میرے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

ہر چیز روشن ہوگئی

لَمَّا كَانَ يَوْمُ الَّذِیْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ .

(ترمذی شریف جلد دوم ص 202، مشکوٰۃ شریف ص 547 ابن ماجہ شریف ص 119 طبقات ابن سعد جلد اول ص 221 مواہب اللدنیہ جلد اول ص 68 انوار المحمدیہ ص 38 زرقانی شریف ص سیرت حلبیہ جلد دوم ص 234 جواہر البحار ص 60 خصائص الکبریٰ جلد اول ص 471، مدارج النبوت جلد دوم ص 81 مستدرک جلد سوم ص 12 تلخیص المستدرک جلد سوم ص 12 مظاہر حق جلد چہارم ص 335)

جس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ کی نورانیت سے ہر چیز روشن ہوگئی

اور صاحب مظاہر حق علامہ قطب الدین دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مدینہ کے درو دیوار تک روشن ہوگئے

بتاؤ مولویو!

بتاؤ مولوی

یہ ہر چیز جو روشن ہوگئی تو کیا نور ہدایت سے روشن ہوئی؟

یہ مدینہ منورہ کے درو دیوار چمک اُٹھے کیا نور ہدایت سے چمک اُٹھے تھے؟

نہیں بلکہ اس نور مجسم کے نور سے چمک اُٹھے تھے

جس سے ظلمت کدے نور پانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

گم شدہ سوئی مل گئی

اُم المومنین محبوبہ محبوب خدا حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں

''میں سحری کے وقت کچھ سی رہی تھی کہ سوئی گر گئی بڑی تلاش کے باوجود سوئی نہ مل سکیں اتنے میں رسول اللہ علیہ السلام کمرہ میں تشریف لائے تو

فَتَبَيَّنَتِ الْاِبْرَةُ بِشُعَاعِ نُوْرِ وَجْهِهٖ .

آپ کے چہرۂ مبارک کے نور کی شاعوں سے سوئی مل گئی۔

(خصائص کبریٰ جلد اوّل ص 156 حجۃ اللہ علی العالمین ص 688 القول البدیع ص 147 عقیدۃ الشہدہ ص 102 قصص الانبیاء فارسی ص 266)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔

كُنْتُ اَدْخُلُ الْخَيْطَ فِي الْاِبْرَةِ حَالَ الظُّلْمَةِ لِبَيَاضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں تاریک راتوں میں نبی کریم علیہ السلام کی نورانیت کی چمک سے سوئی میں دھاگہ ڈال لیا کرتی تھیں۔

(خصائص الکبریٰ جلد اوّل ص 156 شرح شفا بر حاشیہ نسیم الریاض جلد اوّل ص 328)

کیا نور ہدایت سے گم شدہ سوئیاں بھی ملا کرتی ہیں؟

کیا نور ہدایت کی روشنی میں سوئی بں دھاگہ ڈالا جا سکتا ہے؟

کیا کسی مولوی کی بیوی نے بھی مولوی کی روشنی میں سوئی میں دھاگہ ڈالا ہے اگر ایسا ہے تو

اپنے گھروں سے لائٹیں بجھا دیجئے

مولوی صاحب جو موجود ہیں سب کام ان کی روشنی میں ہی کیا کیجئے اور عقیدہ بھی مضبوط ہو جائے گا کہ ہم معاذ اللہ حضور علیہ السلام کی مثل ہیں

میرا نبی تشریف لائے تو — مدینہ کے در و دیوار روشن ہو جائیں
میرا نبی تشریف لائے تو — رات میں گمی ہوئی سوئی مل جائے

میرے نبی علیہ السلام کے نور کی روشنی سے سوئی میں دھاگہ ڈال لیا جائے' اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ یارسول علیک السلام

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

حضرت علی فرماتے ہیں

مولائے کائنات شیر خدا حضرت مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ رُءِیَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ ثَنَايَاهُ

نبی کریم علیہ السلام جب کلام فرماتے تو آپ کے دندانِ مبارک سے نور نکلتا دکھائی دیتا تھا۔ (مواہب اللدنیہ جلد اول ص 270 انوار المحمدیہ ص 132)

بتایئے!

کیا یہ بھی نور ہدایت تھا جو دندان مبارک سے نکلا کرتا تھا؟

کیا مولوی صاحب دانت نکالیں تو ان سے بھی نور نکلتا ہے؟

حضور کے پسینہ سے نور نکلتا تھا

اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں بیٹھی سوت کات رہی تھی اور نبی کریم علیہ السلام اپنا نعل مبارک سی رہے تھے اور آپ کا ماتھا پسینہ دے رہا تھا

وَجَعَلَ عرقُهُ يَتَوَلَّدُ نُوْرًا (الکبریٰ بیہقی ص 421)

اور پسینہ مبارک سے نور نکل رہا تھا

بتایئے مولوی صاحب!

کبھی آپ کے پسینہ سے بھی نور نکلا؟

اور کیا حضور علیہ السلام کے مبارک و معطر پسینہ سے یہ نور ہدایت نکلتا تھا؟

دورنگی چال

حضور بے شک سراپا ہدایت ہیں اس میں کوئی شک و شبہ نہیں مگر تمہاری یہ کیا دورنگی چال ہے

ایک طرف کہتے ہو نبی ہدایت نہیں دے سکتے
دوسری طرف کہتے ہو یہ نور ہدایت تھا
یعنی من اللہ نور سے مراد نور ہدایت ہے

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

لوگوں کو گمراہ نہ کرو

توبہ کا دروازہ بند ہونے سے پہلے عقیدہ درست کرو اور گندے عقائد سے توبہ کرو یہ دنیا

چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے

دھوکہ دہی فراڈ بازی اور شیطان کی پیروی سے باز آ جاؤ ورنہ دُنیا میں بھی کچھ نہ ملے گا اور آخرت میں بھی ذلیل ہو جاؤ گے

حضور سراپا نور ﷺ

حضراتِ گرامی! میرے آقا علیہ السلام سراپا نور مبین ہیں۔

آپ کا چہرہ مبارک — نور
آپ کے دانت مبارک — نور
آپ کے ہونٹ مبارک — نور
آپ کے رخسار مبارک — نور
آپ کا پسینہ مبارک — نور

آپ کے قدم مبارک — نور

آپ کا ہر عضو مبارک — نور

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا

سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

جسد منورہ کا سایہ نہ تھا

نبی کریم علیہ السلام کے جسد منورہ کا سایہ نہ تھا کیونکہ آپ مجسم نور تھے اس پر بہت سے دلائل موجود ہیں اور یہ ایک مستقل موضوع ہے صرف ایک دو باتیں بطور دلیل عرض کرتا ہوں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

لَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظِلٌّ (زرقانی جلد نمبر 4 ص 220)

نبی کریم ﷺ (کے جسم منور) کا سایہ نہ تھا

اور اس کی وجہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ

لِاَنَّهٗ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرًا (زرقانی)

اس لئے کہ نبی علیہ السلام نور تھے

مزید وضاحت فرماتے ہیں کہ

لِاَنَّ النُّوْرَ لَا ظِلَّ لَهٗ (زرقانی)

نور کا سایہ نہیں ہوا کرتا

حکیم ترمذی نے ذکوان سے بیان کیا کہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُرٰى لَهٗ ظِلٌّ فِيْ شَمْسٍ وَّلَا قَمَرٍ قَالَ ابْنُ سَبُعٍ مِّنْ خَصَائِصِهٖ اَنَّ ظِلَّهٗ كَانَ لَا يَقَعُ عَلَى الْاَرْضِ وَاَنَّهٗ كَانَ نُوْرًا وَّكَانَ اِذَا مَشٰى فِي الشَّمْسِ

اَوِ الْقَمَرِ لَا يُنْظَرُ لَهٗ ظِلٌّ قَالَ بَعْضُهُمْ وَيَشْهَدُ لَهٗ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دُعَآئِهٖ وَاجْعَلْنِيْ نُوْرًا ۔

(الخصائص الکبریٰ جلد اول ص 68)

"بے شک رسول اللہ ﷺ کا سایہ سورج اور چاند میں نہیں دیکھا جاتا تھا اور ابن سبع نے کہا ہے کہ مصطفیٰ ﷺ کے خصائص سے ہے کہ آپ کا سایہ زمین پر واقع نہ ہوتا تھا اور بے شک آپ نور تھے جب سورج یا چاند کی روشنی میں آپ چلتے تو آپ سایہ نہ دیکھا جاتا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ نبی کریم علیہ السلام کا فرمان آپ کی دعا میں کہ (اے اللہ) مجھے نور بنا دے اس کی گواہی دیتا ہے۔"

ملا علی قاری کا عقیدہ

علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

كَانَ مِنْ خَصَائِصِهٖ اَنَّهٗ كَانَ نُوْرًا وَّكَانَ اِذَا مَشٰى فِي الشَّمْسِ اَوِ الْقَمَرِ لَا يَظْهَرُ لَهٗ ظِلٌّ (شرح شفا علی قاری ص 505)

"نبی کریم علیہ السلام کے خصائص میں سے ہے کہ آپ نور تھے اور جب سورج یا چاند کی روشنی میں آپ چلتے تو آپ کا سایہ ظاہر نہ ہوتا تھا"

حضرت عثمان کا ارشاد پاک

خلیفہ سوم ذی النورین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اَنَّ اللّٰهَ مَا اَوْقَعَ ظِلَّكَ عَلَى الْاَرْضِ لِئَلَّا يَضَعَ اِنْسَانٌ قَدَمَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الظِّلِّ (تفسیر نسفی جلد سوم ص 103)

(یا رسول اللہ ﷺ) "بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر نہیں ڈالا تاکہ اس سائے پر کوئی انسان قدم نہ رکھ سکے۔"

شاہ عبدالعزیز دہلوی کا عقیدہ

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

وسایہ ایشاں برزمین نمے افتاد (تفسیر عزیزی پارہ نمبر 30 ص 219)

نبی کریم علیہ السلام کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا

حضرت مجدد الف ثانی کا عقیدہ

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

ناچار اور اسایہ نبود (مکتوبات شریف دفتر سوم حصہ نہم معرفت الحقائق ص 75)

یقیناً حضور علیہ السلام کا سایہ نہ تھا۔

مولوی رشید گنگوہی کا عقیدہ

اور تو اور منکرین نورِ مصطفیٰ کے سرخیل مولوی رشید گنگوہی نے بھی مانا' ملاحظہ ہو وہ لکھتا ہے کہ

وبتواتر ثابت شد کہ آنحضرت عالی ﷺ سایہ نداشتند وظاہراست کہ بجز نور ہمہ اجسام ظل مے دارند (امداد السلوک ص 86 مولوی رشید گنگوہی دیو بندی)

اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت عالی ﷺ سایہ نہیں رکھتے تھے اور ظاہر ہے کہ نور کے سوا سارے اجسام سایہ رکھتے ہیں

حضور علیہ السلام کا جسم اطہر نوری تھا

حضراتِ گرامی! ان تمام حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کے جسم اطہر کا سایہ نہ تھا اور آپ نور تھے "نُــوْرٌ" سے اگر نور ہدایت مراد ہوتا تو نور ہدایت کا سایہ ایک مہمل سی بات ہے سایہ جسم کا ہی ہوا کرتا ہے اور حضور علیہ السلام کا جسم اطہر نوری تھا اس لئے فرمایا۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ (پ 6 سورۃ المائدہ آیت نمبر 15)

تحقیق آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور کتاب مبین

لگائیے فتویٰ رشید گنگوہی پر

اگر یہ عقیدہ شرکیہ ہے اور آپ اپنے عقیدہ توحید میں مخلص ہو کر فتویٰ دے رہے ہیں تو لگائیں فتویٰ مولوی رشید احمد گنگوہی پر کہ اس نے حضور کو نور لکھا ہے لہٰذا وہ مشرک ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی کا عقیدہ

اور لیجئے ملاحظہ کیجئے مولوی اشرف علی تھانوی نے تو پوری فصل ہی نور محمدی کے بیان میں لکھ ڈالی نشر الطیب میں لکھتے ہیں کہ

"پہلی فصل نور محمدی کے بیان میں"

(نشر الطیب ص 6 مولوی اشرفعلی تھانوی)

مزید لکھتے ہیں کہ

(امام) عبدالرزاق نے اپنی سند کیساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کس چیز کو پیدا کیا تو فرمایا کہ اے جابر اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے تیرے نبی (ﷺ) کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کہ نور الٰہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا۔

(نشر الطیب ص 6 مولوی اشرف علی تھانوی)

فرمائیے مفتی صاحب کیا فتویٰ صادر فرماتے ہو مولوی اشرف علی تھانوی پر جو بڑی وضاحت سے نور مصطفوی کو بیان کر رہے ہیں اور ان کے اقوال درست ہونے پر بھی ایک حوالہ سن لیجئے

نبی کریم علیہ السلام کی تصدیق

رویائے اوّل منشی شرافت اللہ صاحب جو ایک صالح محتاط دیندار راست گو آدمی۔

ہیں نے کانپور میں اس زمانہ میں دیکھا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک براق پر تشریف لا رہے ہیں میری حالت اس وقت یہ تھی کہ گویا میں سو نہیں رہا جاگ رہا ہوں حضور سے عرض کیا گیا کہ آج کل کانپور میں بڑی شورش ہو رہی ہے اور مولانا اشرف علی صاحب سے بہت سے لوگ مخالفت کر رہے ہیں اس کی کیا اصلیت ہے اس کے جواب میں حضور نے تمام حاضرین کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا جو کچھ اشرف علی نے لکھا ہے وہ صحیح ہے اور اس کے بعد حضور نے صرف مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اشرف علی سے کہہ دینا جو کچھ تم نے لکھا ہے وہ بالکل صحیح ہے

(نشر الطیب ص 275'276)

کیوں جناب عالی!

مولوی اشرف علی تھانوی حضور کو نور تسلیم کریں تو مشرک نہیں بلکہ ان کی تصدیق کے لئے وہ نبی علیہ السلام جن کو تمہارے مولوی (اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں) معاذ اللہ مردہ لکھا ہے تمہارے منشی شرافت اللہ کے پاس حالت بیداری میں براق پر تشریف لائیں اور فرمائیں اشرف علی تھانوی نے جو لکھا ہے صحیح لکھا ہے اب آپ ہی بتائیں کہ

بات آپ کی درست مانیں
یا تصدیق حضور کی صحیح تسلیم کریں
فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں ہم کوئی فتویٰ نہیں دیتے

صحابہ کی لاٹھیاں چمک اُٹھیں

گرامی قدر سامعین!

میرے نبی علیہ السلام نور ہی نہیں بلکہ نور گر ہیں ملاحظہ ہو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر نبی کریم علیہ السلام کے پاس اپنے کاموں کے متعلق بات چیت کرتے رہے حتیٰ کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا یہ

واقعہ سخت اندھیری رات میں ہوا پھر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے واپسی کے لئے نکلے ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں چھوٹی لاٹھی تھی تو ان میں سے ایک کی لاٹھی چمک گئی حتیٰ کہ وہ دونوں اس کی روشنی میں چلتے حتیٰ کہ جب ان کو راستہ نے علیحدہ کیا تو دوسرے کی لاٹھی بھی روشن ہوگئی۔

فَمَشٰی کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِیْ ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰی بَلَغَ اَهْلَهٗ ۔

تو ان میں سے ہر ایک اپنی لاٹھی کی روشنی میں چلا حتیٰ کہ اپنے گھر پہنچ گیا۔

(بخاری شریف مشکوٰۃ شریف باب الکرامات کی پہلی حدیث مرأت شرح مشکوٰۃ جلد نمبر 8 ص 229)

میرے نبی کی صحبت نے لاٹھیوں کو روشن کر دیا
تو جس نبی کی صحبت سے لاٹھیاں منور ہوتی ہیں
وہ نبی کریم علیہ السلام خود نور نہیں ہو سکتے؟
اور بتایئے مولوی صاحب
کیا یہ لاٹھیاں بھی نور ہدایت سے چمک رہی تھیں
یہ لاٹھیاں نور ہدایت سے رستہ دکھا رہی تھی
حتیٰ کہ وہ صحابہ اس نور ہدایت سے اپنے اپنے گھروں تک پہنچے؟

عاقل نوں اک نکتہ کافی لوڑ نہیں دفتر دی
بے عقلاں تے اثر نہ کر دی پند نبی سرور دی

روشنی ہوگئی حسنین گھر چلے گئے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے اور حالت نماز میں ہی جب آپ نے سجدہ فرمایا تو حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما آپ کی پشت منورہ پر چڑھ گئے جب آپ نے سر انور اُٹھایا تو ان دونوں کو پکڑا اور آرام سے رکھ دیا پھر جب سجدے کی طرف رجوع فرمایا تو پھر وہ اوپر چڑھ گئے پھر جب آپ نے نماز پڑھ لی ایک کو یہاں بٹھا دیا ایک کو وہاں تو میں

آپ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) کیا میں ان دونوں کو ان کی والدہ ماجدہ کے پاس نہ لے جاؤں تو اچانک ایک عظیم الشان نور چمکا تو آپ نے فرمایا ان دونوں کو والدہ کے پاس گھر لے جاؤ۔

گھر میں دونوں کے داخلے تک وہ روشنی بدستور رہی (البدایہ والنھایہ جلد نمبر 6 ص 152)

اُنگلیاں روشنی ہو گئیں

حضرت محمد بن حمزہ، حمزہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ ہم مصطفیٰ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے ساتھ تھے تو اندھیری رات کی وجہ سے ہم علیحدہ علیحدہ ہو گئے تو آپ نے میری اُنگلیوں کو روشن فرما دیا تو سب اسی روشنی پر جمع ہو گئے اور ان سے کوئی بھی ہلاک نہ ہوا اور میری اُنگلیاں ویسے ہی روشن رہیں۔ (البدایہ والنھایہ جلد نمبر 6 ص 152)

چاند کی ٹکی کی طرح چمکدار چہرہ مبارک

عبداللہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع میں حاضر ہوا تو مکہ میں ایک گھر میں داخل ہوا تو میں نے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کا رُخ انور چاند کی ٹکی کی طرح چمک رہا تھا۔ (البدایہ والنھایہ جلد نمبر 6 ص 159)

گرامی قدر سامعین!

میرے آقا علیہ السلام کے نور سے لاٹھیاں روشن
میرے آقا علیہ السلام کے نور سے راستے روشن
میرے آقا علیہ السلام کے نور سے انگلیاں روشن
میرے آقا علیہ السلام کا رُخ انور چاند کی طرح روشن

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ (پ 6 سورہ مائدہ آیت نمبر 15)

”تحقیق آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور کتاب مبین“

نور وہ ہوتا ہے جو خود بھی ہو روشن

اور دوسرے کو بھی کر دے روشن
میرے آقا علیہ السلام خود بھی روشن
صدیق اکبر سامنے آئے تو ہو گئے روشن
فاروق اعظم سامنے آئے تو ہو گئے روشن
عثمان غنی سامنے آئے تو ہو گئے روشن
مولا علی سامنے آئے تو ہو گئے روشن

جس طرف چشم محمد کے اشارے ہو گئے
جتنے ذرّے سامنے آئے ستارے ہو گئے

سراج منیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا (پ 22 سورۃ الاحزاب آیت نمبر 46)

میرا حبیب سراج منیر ہے
چمکتا ہوا آفتاب ہے

سورج جب طلوع ہوتا ہے اس کی روشنی پوری دُنیا کے ذرّہ ذرّہ کو چمکا دیتی ہے
سراج منیر جب طلوع ہوا تو اس کی روشنی نے پوری دُنیا کے ذرّہ ذرّہ کو چمکا دیا

نور ہدایت بھی سینوں میں اتارا
نور ذاتی سے بھی ذرّہ ذرّہ کو منور فرمایا

تو نے قطروں کو دیکھا گوہر کر دیا، تو نے ذرّوں کو دیکھا تو زر کر دیا
تو نے حبشی کو رشک قمر کر دیا، اُلٹا سورج پھرانا تیرا کام ہے

لیکن چمگادڑ نے کبھی بھی سورج کو پسند نہیں کیا
ساری رات چھت سے لٹکا ہوا دُعا کرتا رہتا ہے

یا اللہ سورج طلوع نہ ہو

مولا	سورج نہ چڑھے
اللہ فرماتا ہے تو رویا ہنس	سورج تو طلوع ہو کر رہے گا
کسی نے پوچھا چمگادڑ صاحب	آپ دن میں باہر کیوں نہیں نکلتے ! رات ساری آپ اُڑتے پھرتے ہیں
چمگادڑ بولا	دراصل میں بہت حسین ہوں اور سورج کے سامنے آنا نہیں چاہتا کہیں اس کی روشنی میرے سامنے ماند نہ پڑ جائے

؎ چام چڑی دے نخرے یارو سورج بہت کلوناں
بے قدراں نوں یوسف مصری کیونکر لگدا سوہناں

حسن یوسف کی کیفیات	حضرت زلیخا سے پوچھا
حسن مصطفیٰ کی کیفیات	حضرات صحابہ سے پوچھو

؎ حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردان عرب

نورِ مصطفوی کی شان	بیان کرتا ہے خود رحمٰن

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتَابٌ مُّبِیْنٌ
وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ ○

خطبہ پنجم (ماہ ربیع الاوّل)

حسن بے مثال

اَلْحَمْدُ لِاَھْلِہٖ وَالصَّلٰوۃُ لِاَھْلِھَا
اَمَّا بَعْدُ!
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَکُمْ
صَدَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاسَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

؎ تمہارے حسن کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہوتا کہیں بھی یہ آفتاب نہیں

ہر شخص اپنے متعلق بہتر جانتا ہے

حضراتِ گرامی! انسان اپنے متعلق خود سب سے بہتر جانتا ہے کہ وہ کیسا ہے؟
اچھا ہے یا بُرا

سچا ہے یا جھوٹا

کھرا ہے یا کھوٹا

بعض مرتبہ لوگوں کی رائے سے معلوم ہوتا ہے اچھا مگر فی الحقیقت وہ اچھا نہیں ہوتا اور بسا اوقات لوگوں کی رائے کے مطابق ہوتا ہے بُرا مگر فی الحقیقت وہ بُرا نہیں ہوتا تو کہنے والے کہتے ہیں اللہ ہی کو معلوم ہے کہ یہ کیسا ہے؟

ہر انسان کے متعلق رائے قائم کی جاسکتی ہے لوگوں کی گواہی سے مگر وہ خود اپنی رائے سے اپنے آپ کو اچھا یا بُرا نہیں کہلوا سکتا

میں تمہاری مثل نہیں ہوں

مگر کائنات میں وہ ہستی ایک ہی ہے جس کے متعلق اپنے تو اپنے بیگانے بھی اچھی رائے رکھتے ہیں اور وہ خود بھی اپنے متعلق فرماتے ہیں

اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَکُمْ (جامع الترمذی جلد اوّل ص 97 بخاری شریف جلد اوّل ص 246 مصری)

بے شک میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔

میں بے مثل و بے مثال ہوں

اگر میں اس طرح کہوں تو کوئی نہ مانے   کوئی حرج نہیں ہے

مگر کالی کملی اوڑھنے والا محبوب اس طرح فرمائے تو

کوئی نہ مانے   تو مسلمان نہیں رہتا

کیونکہ حضور علیہ السلام کا فرمان عالی شان بغیر کسی حیل و حجت کے مان لینا ہی اسلام ہے

اَلْاِسْلَامُ گردن نہادن

اسلام ہے گردن رکھ دینے کا نام

میرے آقا کے نوری نوری قدمانِ معنبرہ پر گردن رکھ دینا اِسلام ہے

حضور کا فرمان حق ہے

حضراتِ محترم!

زید کہتا ہے کہ

میں بہت اچھا ہوں

میں بے مثل ہوں

لوگ کہیں گے یہ خود نمائی ہے

لوگ کہیں گے یہ اپنے منہ سے میاں مٹھو بنتا ہے

لوگ کہیں گے یہ زعم میں مبتلا ہے

مگر یہی بات میرے آقا فرما دیں تو حق ہے اور بے شک ہے

نبی علیہ السلام نے فرمایا:

اللہ ایک ہے   یہ حق ہے

انبیاء و رسل برحق ہیں   یہ حق ہے

ملائکہ برحق ہیں   یہ حق ہے

آسمانی کتابیں برحق ہیں   یہ حق ہے

جنت و دوزخ کا وجود برحق ہے   یہ حق ہے

میں اللہ کا رسول برحق ہوں   یہ حق ہے

تو نبی کریم علیہ السلام کا ہر فرمان   حق ہے

اسی نبی علیہ السلام نے فرمایا:

اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَکُمْ

بے شک میں تمہاری مثل نہیں ہوں

میں بے مثل ہوں   یہ حق ہے

میں بے مثال ہوں   یہ حق ہے

اب جو حضور کو اپنی مثل کہتا ہے وہ فرمان رسول کو حق نہیں سمجھتا
اور جو فرمان رسول کو حق نہیں سمجھتا وہ مسلمان نہیں ہے۔

کسی صحابی نے اپنے جیسا نہ کہا

یہی وجہ ہے کہ کسی صحابی نے کبھی حضور کو اپنے جیسا نہ کہا
حدیث کا مطالعہ کیجئے
بخاری شریف پڑھئے
مسلم شریف پڑھئے
ترمذی شریف پڑھئے
نسائی شریف پڑھئے
ابوداؤد شریف پڑھئے
ابن ماجہ شریف پڑھئے
کسی صحابی کا قول دکھائیے کہ اس نے کہا ہو کہ میں نبی جیسا یا نبی میرے جیسا
معاذ اللہ

کیوں کہ وہ صحابی ہیں — وہابی نہیں

صحابہ اقرار کرتے ہیں کہ
اِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ (بخاری شریف جلد اوّل ص 7)
بے شک ہم آپ جیسے نہیں ہیں یا رسول اللہ

آج کتابوں میں لکھا جاتا ہے

آج کتابوں میں لکھا جاتا ہے
نبی ہمارے جیسے ہیں لینے دینے میں
نبی ہمارے جیسے ہیں کھانے پینے میں
نبی ہمارے جیسے ہیں بھولنے چوکنے میں

میرے بزرگو اور دوستو کیا صحابہ کرام نے حضور کو نہ دیکھا تھا کہ
حضور کے دو ہاتھ بھی ہیں
حضور کے دو پیر بھی ہیں
حضور کھاتے پیتے بھی ہیں
حضور سوتے جاگتے بھی ہیں
حضور کی ازواجِ مطہرات بھی ہیں
حضور کی اولاد امجاد بھی ہے
پھر آپ کا سراپا اقدس دیکھ کر بھی کسی صحابی نے مثلیت مصطفویہ کا دعویٰ نہیں کیا
بلکہ یہی کہتے رہے کہ ہم میں سے
آپ کی مثل کوئی نہیں
آپ کی مثال کوئی نہیں
اِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ (بخاری شریف جلد اوّل ص 7)
بے شک ہم آپ کی مثل نہیں ہیں یا رسول اللہ

حضور فرماتے ہیں کہ — میں تمہاری مثل نہیں ہوں
صحابہ فرماتے ہیں کہ — ہم حضور کی مثل نہیں ہیں

ملاں دونوں کا منکر ہے اور کہتا ہے کہ

میں ہوں — رسول جیسا
اور رسول ہے — میرے جیسا
ملاں فرمان مصطفیٰ کا بھی — منکر
ملاں فرامین صحابہ کا بھی — منکر

حضور کی بے مثل ازواج مطہرات

حضراتِ گرامی! نبی علیہ السلام تو ہیں ہی بے مثل' اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام

کی ازواج مطہرات کو بے مثل قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ (پ22 سورۃ الاحزاب آیت نمبر 32)

''اے نبی کی بیویو! تم عورتوں میں سے کسی ایک کی مثل نہیں ہو''

کیا مطلب؟

مطلب یہی ہے کہ کائنات کی کوئی عورت تمہاری مثل نہیں ہو سکتی یہ قرآن کا فیصلہ ہے اور یہ رحمٰن کا فیصلہ ہے

تو جس رسول کی بیویاں بے مثال ہیں وہ خود ہمارے مثل کیسے؟

بیویاں ہیں — بے مثال

تو ان کا شوہر بھی ہے — بے مثال

حضرت علی المرتضٰی کا عقیدہ

حضراتِ گرامی! آیئے صحابہ کرام کے عقائد کو ملاحظہ کیجئے

مولائے کائنات حضرت علی المرتضٰی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

لَمْ اَرٰی قَبْلَهٗ وَبَعْدَهٗ مِثْلَهٗ

میں نے حضور کی مثل نہ پہلے دیکھا نہ بعد میں

(تاریخ کبیر جلد اوّل ص 8 خصائص کبریٰ جلد اوّل ص 181 جامع الترمذی جلد دوم ص 204)

تمہارے حسن کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہوتا کہیں بھی یہ آفتاب نہیں

حضرت علی کے فرمان کا مطلب ہے کہ

نہ تو حضور کی وفات سے پہلے

اور نہ ہی آپ کی وفات کے بعد

میں نے حضور کی مثل کسی کو نہیں دیکھا

یا یہ مطلب ہے کہ

حضور وفات سے قبل بھی بے مثل تھے

حضور وفات کے بعد بھی بے مثل ہیں

حضور علیہ السلام کو آخری غسل حضرت علی نے دیا اور فرمایا: یا رسول اللہ

''طِبْتَ حَیًّا وَّ مَیِّتًا'' (الشفاء لقاضی عیاض مالکی جلد اوّل ص 89، مدارج وغیرہ)

آپ وفات سے پہلے بھی پاکیزہ تھے

آپ وفات کے بعد بھی پاکیزہ ہیں

حضرت ابو ہریرہ کا عقیدہ

حضراتِ گرامی! ہو سکتا ہے کوئی شخص کہے کہ یہ گھر کے آدمی تھے اس لئے کہہ دیا ہوگا میں آپ کو ایک عظیم المرتبت صحابی حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد سناتا ہوں آپ فرماتے ہیں کہ

مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْهِهٖ (مشکوٰۃ شریف ص 518)

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا گویا آپ کے چہرۂ انور پر سورج چل رہا ہے''۔

تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بھی عقیدہ یہی ہے کہ

تمہارے حسن کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہوتا کہیں بھی یہ آفتاب نہیں

حضرت علی کا بھی — یہی عقیدہ

حضرت ابو ہریرہ کا بھی — یہی عقیدہ

ایک اور صحابی رسول کا عقیدہ

ایک اور صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

لَمْ اَرٰی شَیْئًا کَانَ اَبْرَدُ وَلَا اَطْیَبُ مِنْ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (طبرانی شریف جلد اوّل ص 217 مطبوعہ مصر)

میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک سے بڑھ کر ٹھنڈی اور خوشبو دار کوئی چیز نہیں دیکھی۔

ان کا بھی عقیدہ یہی ہے کہ

؎ تمہارے حسن کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہوتا کہیں بھی یہ آفتاب نہیں

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں کہ

؎ خامۂ قدرت کا حسن دستکاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

حضرت صدیقِ اکبر کا عقیدہ

خلیفہ اوّل حضرت سیّدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

كَاَنَّ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَدَارَةِ الْقَمَرِ

(الوفا لابن الجوزی ص 412)

رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا چہرہ مبارک چاند کی طرح منور تھا

حضرت انس بن مالک کا عقیدہ

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی اکرم ﷺ کے ایام وصال میں حضرت سیّدنا اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے اچانک نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے اپنے حجرۂ مبارکہ کا پردہ اُٹھایا اور اپنے غلاموں کی طرف دیکھا تو ہمیں یوں محسوس ہوا کہ

كَاَنَّ وَجْهَهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ (بخاری شریف جلد اوّل ص 240)

گویا نبی اکرم ﷺ کا رُخِ انور قرآن مجید کا ورق ہے

؎ اس صورت نوں میں جان آکھاں جاناں کہ جان جہان آکھاں

سچ آکھاں تے ربّ دی شان آکھاں جس شان توں شاناں سب بنیاں

حضرت براء ابن عازب کا عقیدہ

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنَهُمْ خُلُقًا (بخاری شریف کتاب المناقب حدیث نمبر۷۶۱)

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہرہ انور اور اپنے اخلاق حسنہ کے لحاظ سے لوگوں میں سب سے زیادہ حسین وجمیل تھے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

؎ تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالق حسن وادا کی قسم

حضرت اُم معبد کا عقیدہ

حضرت اُم معبد نے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور دیکھا تو بے ساختہ پکار اُٹھیں کہ

رَاَيْتُ رَجُلًا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ مُتَبَلِّجَ الْوَجْهِ

(طبقات ابن سعد جلد اوّل ص230)

میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کی صفائی و پاکیزگی بہت صاف اور کھلی ہوئی ہے چہرۂ اقدس نہایت ہشاش بشاش ہے۔

اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جان جاں میں جان تجلا کہوں تجھے

ربیع بنت معوذ کا عقیدہ

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ربیع بنت معوذ سے نبی کریم علیہ السلام

کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:

يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً (دارمی شریف جلد اوّل ص 44)

اے میرے بیٹے اگر تو ان کی زیارت کرتا تو تو سورج کو طلوع ہوتے ہوئے دیکھتا۔

یعنی جس طرح سورج طلوع ہوتا ہے ایسے میرے آقا علیہ السلام کا چہرۂ انور بے نقاب ہوکر ضو پاشی فرماتا تھا

یہی وجہ ہے کہ میرے آقا علیہ السلام کا روئے انور کسی نے مکمل طور پر نہ دیکھا کیونکہ سورج کی طرف نظر ٹکا کر دیکھا نہیں جا سکتا

حضرت عمرو بن العاص کا عقیدہ

حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ "میرے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہ تھا اور نہ ہی میری نگاہوں میں کوئی آپ سے حسین تر تھا میں نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ اقدس کو اس کے حسن و جمال کی وجہ سے جی بھر کر دیکھنے کی تاب نہ رکھتا تھا۔

وَلَوْ سُئِلْتُ اَنْ اَصِفَهُ مَا اَطَقْتُ لِاَنِّیْ لَمْ اَكُنْ اَمْلَأُ عَیْنِیْ مِنْهُ

(مسلم شریف جلد اوّل ص 112 شفا شریف جلد دوم ص 30)

اگر کوئی مجھے آپ کے محامد ومحاسن بیان کرنے کے لئے کہتا تو میں کیوں کر ایسا کر سکتا تھا کیونکہ آپ کو آنکھ بھر کر دیکھنا میرے لئے ممکن نہ تھا۔

حضرت حسان فرماتے ہیں

حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

لَمَّا نَظَرْتُ اِلٰی اَنْوَارِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَضَعْتُ كَفِّیْ عَلٰی عَيْنِیْ خَوْفًا مِنْ ذَهَابِ بَصَرِیْ (جواہر البحار جلد دوم ص 450)

میں نے جب آپ ﷺ کے انوار وتجلیات کا مشاہدہ کیا تو اپنی ہتھیلی اپنی

آنکھوں پر رکھ لی کہ کہیں (ان انوار وتجلیات کی وجہ سے) میں بینائی سے ہی محروم نہ ہو جاؤں۔

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو

حضراتِ گرامی! ابھی نبی کریم علیہ السلام کا پورا حسن پاک اللہ کریم نے ظاہر نہیں فرمایا تو صحابہ دیکھنے کی تاب نہیں رکھتے تھے اگر حسن کامل کا ظہور فرما دیا جاتا تو کس آنکھ میں طاقت تھی کہ وہ دیکھ پاتی

اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

امام زرقانی علیہ الرحمۃ امام قرطبی علیہ الرحمۃ کا قول نقل فرماتے ہیں کہ

لَمْ يُظْهَرْ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ لَوْ ظَهَرَ لَنَا تَمَامَ حُسْنِهٖ لَمَا اَطَاقَتْ اَعْيُنُنَا رُؤْيَتَهٗ

(زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد نمبر 5 ص 241)

حضور علیہ السلام کا حسن و جمال مکمل طور پر ہم پر ظاہر نہیں کیا گیا اور اگر نبی اکرم ﷺ کا تمام حسن و جمال ہم پر ظاہر کر دیا جاتا تو ہماری آنکھوں میں طاقت نہ تھی کہ اس حسن و جمال کی زیارت کر سکتیں۔

امام نبھانی و ابن حجر ہیتمی کا عقیدہ

امام نبھانی رحمۃ اللہ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ

وَمَا اَحْسَنَ قَوْلُ بَعْضِهِمْ اَلَمْ يُظْهَرْ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (جواهر البحار للنبهانی جلد دوم ص 101)

بعض ائمہ کا یہ قول کہ حضور علیہ السلام کا تمام حسن و جمال ہم پر ظاہر نہیں کیا گیا نہایت ہی حسین وجمیل قول ہے

نتیجہ کیا نکلا؟ یہی کہ

تمہارے حسن کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہوتا کہیں بھی یہ آفتاب نہیں

حضرت جابر بن سمرہ کا عقیدہ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
چودھویں کی رات تھی
چاند مکمل طور پر اپنی رعنائیوں کیساتھ طلوع ہو چکا تھا
ادھر آمنہ کا چاند بھی طلوع ہوا تو

رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ اِضْحِیَانَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلَی الْقَمَرِ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَآءُ ۔

سرکار علیہ السلام سرخ دھاری دار چادر مبارک میں ملبوس تھے

میں کبھی — آسمان کے چاند کو دیکھتا
اور کبھی — حضرت آمنہ کے چاند کو دیکھتا
کبھی قمر کا — حسن و جمال دیکھتا
اور کبھی آمنہ کا — لال دیکھتا
تو نتیجہ کیا نکلا — فرماتے ہیں

فَاِذَا ھُوَ عِنْدِیْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ (جامع الترمذی ابواب الادب)

پس میرے نزدیک حضور علیہ السلام چاند سے کہیں زیادہ حسین لگ رہے تھے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کہتے ہیں

گرامی قدر سامعین!
کئی صحابہ کرام نے سورج سے زیادہ حسین رُخِ محبوب کو قرار دیا
کئی صحابہ نے چاند سے زیادہ جمیل روئے حضور کو قرار دیا

تو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے صحابہ کرام کے عقیدہ کی نقشہ کشی اپنے شعر میں فرمادی کہ

؎ خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب یہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

وَالضُّحٰی o وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی o

اللہ تعالیٰ نے رخ محبوب کو وقت چاشت اور زلف محبوب کو رات کی سیاہی سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا کہ

وَالضُّحٰی o وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی o

"قسم ہے چاشت کے وقت کی اور رات کی جس وقت ڈھل جائے"

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

رُخ دن ہے یا مہر سماء یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زلف یا مشک ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

اور...... بلبل نے ان کو گل کہا قمری نے سرورِ جانفزا
حیرت نے جھنجھلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

سرخ دھاری دار چادر میں ملبوس محبوب علیہ السلام

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

مَارَأَیْتُ مِنْ ذِیْ لِمَّۃٍ اَحْسَنَ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَآءَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(مسلم شریف کتاب الفضائل جامع الترمذی ابواب اللباس ابواب المناقب ابو داؤد کتاب الترجل الشمائل المحمدیہ جلد اول ص 31 شمائل مصطفیٰ ص 33 از شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری)

میں نے کوئی زلفوں والا شخص سرخ جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔

مکھ چند بدر شعشانی اے متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے مخمور اکھیں ہن مدھ بھریاں

حضرت براء بن عازب سے کسی نے پوچھا

كَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ

کیا نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا چہرہ انور تلوار کی مثل تھا
یعنی کہ جس طرح تلوار چمکدار ہوتی ہے اس طرح چمکتا تھا' تو آپ نے فرمایا:

لَا بَلْ مِثْلُ الْقَمَرِ

نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا (مسند امام احمد بن حنبل جلد چہارم ص 281)
یعنی چاند کی چاندنی کی طرح روشنی دیتا تھا

تلوار کی چمک ہے — محدود
اور چاند کی روشنی ہے — لامحدود

تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ یہ تھا کہ حضور کا حسن و جمال اور انوار و تجلیات ہیں لامحدود
تو عقیدہ یہی بنا کہ

تمہارے حسن کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہوتا کہیں بھی یہ آفتاب نہیں

حضرت حلیمہ سعدیہ کا عقیدہ

حضراتِ گرامی! حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب پہلی مرتبہ (بعد از ولادت) سرکار علیہ السلام کی زیارت کی اس وقت سرکار آرام فرما رہے تھے تو آپ نے حضور کو جگایا نہیں فرماتی ہیں کہ

فَاَشْفَقْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ مِنْ نَّوْمِهٖ لِحُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ

نبی کریم علیہ السلام کو ان کے حسن و جمال کی وجہ سے میں نے جگانا مناسب

نہیں سمجھا۔

گویا وہ حسن و جمال کے مشاہدہ میں مستغرق ہو گئیں

حضور آرام فرما تھے......اور سیدہ حلیمہ آپ کے حسن و جمال کا مشاہدہ فرما رہی تھیں......فرماتی ہیں کہ مشاہدہ کرتے کرتے۔

فَدَنَوْتُ مِنْهُ رُوَيْدًا فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى صَدْرِهٖ

میں آہستہ سے ان کے قریب ہو گئی پھر میں نے اپنا ہاتھ ان کے سینہ مبارک پر رکھ دیا

آہستہ سے قریب ہونا تھا — ادب کا تقاضہ
اور سینہ سے پر ہاتھ رکھنا تھا — محبت کا تقاضہ

اور جب بڑی محبت سے سینہ اقدس پر اپنا ہاتھ رکھا تو

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ يَنْظُرُ اِلَيَّ

پس حضور علیہ السلام مسکرا کر ہنس پڑے اور آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھنے لگے۔

گویا کائنات کو بتلا دیا کہ

یہ نہ سمجھنا کہ میں نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو اپنی اماں حلیمہ کو پہچانا اور آنکھیں کھولنے کے بعد مجھے پتہ چلا کہ یہ حلیمہ ہیں
نہیں نہیں بلکہ آنکھیں بعد میں کھولیں اور مسکرائے پہلے تو معلوم تھا کہ مجھے لینے حضرت حلیمہ آئیں گی سو وہ آ گئیں
اور جب آنکھیں کھول کر حضرت حلیمہ کی طرف دیکھا تو بقول تاجدار گولڑہ علیہ الرحمۃ

اَلتَّيْفُ سَرٰى مِنْ طَلْعَتِهٖ وَالشَّذُّ بَدٰى مِنْ وَّفْرَتِهٖ
فَسَكَرْتُ هُنَا مِنْ نَّظْرَتِهٖ نیناں دیاں فوجاں سر چڑھیاں

اور جب آپ کی نظروں سے نشہ آیا تو عرض کیا آقا اب اگر میری طرف دیکھ کر مسکرائے ہو تو پھر میری استدعا ہے کہ

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزا تو جب ہے کہ گرتے کو تھام لے ساقی

فرماتی ہیں جب سرکار نے چشمانِ مقدسہ کھول کر میری طرف دیکھا تو

فَخَرَجَ مِنْ عَيْنَيْهِ نُوْرٌ حَتّٰى دَخَلَ خِلَالَ السَّمَآءِ (انوار المحمدیہ للنبہانی ص 29)

حضور علیہ السلام کی آنکھوں سے ایک نور نکلا جو آسمان کی بلندیوں میں پھیل گیا

بعد از ولادت پہلی زیارت ہے

حضرت حلیمہ نورِ مصطفیٰ کو ملاحظہ فرما رہی ہیں

چودہ سو سال گزر جانے کے بعد ملاں کہتا ہے

حضور میرے جیسے بشر ہیں

سرکار جانتے تھے ایک ایسی گستاخ نسل پیدا ہو گی اس لئے سرکار نے حلیمہ سعدیہ کو مشاہدہ کروا دیا اور صحابہ کرام میں اعلان فرما دیا

اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَکُمْ (بخاری شریف جلد اوّل ص 263)

یقیناً میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔

میں دُنیا میں جلوہ گری فرماؤں تو میری والدہ نور ملاحظہ فرمائیں جس سے شام اور بصرہ کے محلات چمک اُٹھیں

میں اس عالم رنگ و بو میں قدم رنجہ فرماؤں تو حضرت حلیمہ کو آسمانوں کی بلندیوں تک جاتا ہوا میری آنکھوں سے نور نظر آئے

ہے کوئی تم میں سے میرے جیسا

کون ہے میری مثل؟

بلکہ فرمایا

اَیُّکُمْ مِثْلِیْ (بخاری شریف جلد اوّل ص 263)

تم میں سے کون ہے میری مثل

میں تمہاری مثل نہیں ہوں

اور کہیں ارشاد فرمایا:

وَلٰكِنْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ (مسلم شریف جلد اوّل ص 253 سنن بیہقی جلد ہفتم ص 62)

اور لیکن میں تم میں سے کسی ایک کو مثل بھی نہیں ہوں

مزید حوالوں کے لئے دیکھئے

بخاری جلد اوّل ص 263 دارمی شریف ص اور بخاری میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ

اِنِّیْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ (بخاری شریف جلد اوّل ص 263)

بے شک میں تمہاری طرح نہیں ہوں

اور یہی الفاظ ابو داؤد شریف جلد اوّل ص 329 پر موجود ہیں اور ترمذی میں ہے کہ فرمایا

اِنِّیْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ (جامع الترمذی جلد اوّل ص 97)

میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں

مسند امام احمد بن حنبل میں ہے کہ

اِنِّیْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ (مسند امام احمد بن حنبل جلد دوم ص 153,128)

میں تمہاری طرح نہیں ہوں

اسی میں ہے کہ

وَلٰكِنِّیْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ (مسند احمد بن حنبل جلد دوم ص 153)

اور لیکن میں تم میں سے کسی ایک کی طرح نہیں ہوں۔

ملاں پھر بھی شب و روز کہتا ہے

میرے بھی دو ہاتھ — حضور کے بھی دو ہاتھ
میرے بھی دو پیر — حضور کے بھی دو پیر

میرے بھی دو کان	حضور کے بھی دو کان
میری بھی دو آنکھیں	حضور کی بھی دو آنکھیں
میں بھی پیدا ہوا	حضور بھی پیدا ہوئے
لہٰذا میں حضور جیسا	حضور مجھ جیسے

ملاں یہ بھی غلط کہتا ہے

حالانکہ ملاں یہ بھی غلط کہتا ہے

ملاں پیدا ہو تو ناپاک	حضور کی ولادت ہوئی تو حضور پاک
ملاں پیدا ہوا تو روتے ہوئے	حضور پیدا ہوئے سجدہ فرماتے ہوئے
ملاں پیدا ہوا تو غسل دینا پڑا	حضور پیدا ہوئے تو غسل ہوا ہوا تھا
ملاں پیدا ہو تو ناف کاٹنی پڑتی ہے	حضور کی ولادت ہوئی تو ناف کٹی ہوئی تھی
ملاں پیدا ہو تو ختنہ کرنا پڑتا ہے	حضور کی ولادت ہوئی تو ختنہ شدہ تھے
ملاں پیدا ہو تو سرمہ لگانا پڑتا ہے	حضور پیدا ہوئے تو سرمہ لگا ہوا تھا

؎ اکھاں وچ قدرتی سرے دی دھاری
دلاں نوں قتل کر دی جیوں کٹاری

تھانوی اور بھوپالی کی گواہی

حضراتِ گرامی! متقدمین مفسرین و محدثین تو نقل کرتے چلے آئے
مگر خود ملاں جی کے گھر کے مجدد نواب صدیق الحسن بھوپالی لکھتے ہیں
(حضور علیہ السلام) ناف بریدہ اور ختنہ شدہ پیدا ہوئے (الشمامۃ العنبریہ ص 11)
سرگیں چشم پاکیزہ تن ناف بریدہ ختنہ شدہ پیدا ہوئے (الشمامۃ العنبریہ ص 8)
اور مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا
حضور علیہ السلام پیدا ہوئے مَخْتُوْنًا مَكْحُوْلًا مَسْرُوْرًا مَغْسُوْلًا
ختنہ شدہ و سرمہ لگا ہوا ناف کٹی ہوئی غسل ہوا ہوا تھا (نشر الطیب)

وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ مَخْتُوْنًا وَّ مَسْرُوْرًا (المستدرک جلد دوم ص 602)

اور تحقیق احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کے گئے اور ناف بریدہ پیدا کئے گئے۔

وَمِنْهَا اَنَّهُ وُلِدَ مَخْتُوْنًا مَقْطُوْعَ السُّرَّةِ فَقَدْ قَالَ الْحَاكِمُ بِهِ تَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ (زرقانی شریف جلد پنجم ص ۲۴۴)

اور ان احادیث متواترہ سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ختنہ شدہ ناف بریدہ پیدا ہوئے۔

مزید ملاحظہ ہو

(البدایہ والنہایہ جلد دوم ص ۲۶۵ یہ روایات حضرت عباس اور عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی منقول ہیں)

نگاہ طرف آسمان کے تھی دونوں ہاتھ زمین پر تھے (الشمامۃ العنبریہ ص 8)

حجۃ اللہ علی العالمین، الخصائص الکبریٰ اور تمام متقدمین نے یہی نقل فرمایا کہ حضور علیہ السلام ناف بریدہ ختنہ شدہ غسل شدہ سرگیں چشم سجدہ فرماتے ہوئے جلوہ گر ہوئے پتہ چلا کہ

؎ تری صورت تری سیرت زمانے سے نرالی ہے
تری ہر ہر ادا پیارے دلیل بے مثالی ہے

حسن بے مثال آ گیا

حضراتِ گرامی! میرے آقا علیہ السلام آئینہ جمال کبریا ہیں اس لئے بے مثل و بے مثال ہیں جبھی تو ہر زیارت کرنے والا پکار اٹھا کہ

حسن بے مثال آ گیا
آمنہ دا لال آ گیا

حضور کا ارشاد ہے کہ	میں بے مثل ہوں
صحابہ کرام کا اقرار ہے کہ	حضور بے مثل ہیں

سنی کا ایمان ہے کہ — آقا بے مثل ہیں
صورت بھی — بے مثل و بے مثال
سیرت بھی — بے مثل و بے مثال

چاندی کی طرح چمکدار حسن مصطفیٰ

حضرت انس وابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا صِيْغَ مِنْ فِضَّةٍ ۔

(بیہقی دلائل النبوت جلد اول ص 241)

نبی اکرم ﷺ ایسے تھے گویا کہ چاندی سے ڈھالے گئے ہیں چاندی کی طرح چمکدار تھے۔

مولوی صادق سیالکوٹی لکھتے ہیں

وہابیوں کے مایہ ناز عالم دین مولوی صادق سیالکوٹی رقم طراز ہیں کہ ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج میں گئے اور تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام سے ملے حضور فرماتے ہیں قَدْ اُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ تحقیق دیئے گئے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام آدھا حسن (مشکوٰۃ شریف باب المعراج)

نصف حسن سے مراد یہ ہے کہ بہ نسبت اپنے زمانہ کے لوگوں کے حسن کے نصف حسن رکھتے تھے اور بعض شارحین حدیث یہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام رحمت عالم ﷺ کے حسن سے نصف حسن رکھتے تھے ہم حضور کے حسن اور حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کا مقابلہ ہرگز نہیں کرتے البتہ یہ بات ضرور کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے حسن کا یہ عالم تھا کہ جب حضور کی صورت کی روشنی کا عکس دیوار پر پڑتا تھا تو دیوار کو مثل آئینہ کر دیتا تھا کہ اس میں سامنے کی ہر چیز دکھائی دینے لگتی تھی

نیز ترمذی میں حضرت انس سے روایت ہے کہ

’’نہیں بھیجا اللہ تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو مگر کہ خوبرو اور خوش آواز اور ہے

پیغمبر تمہارا خوبرو اور خوش آواز سب سے زیادہ‘‘

اور یہ بھی حضور کی حدیث ہے کہ ’’اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں (مشکوٰۃ)

حضور ہر امر میں سردار تھے تمام صوری اور معنوی صفات میں بھی سردار تھے اور اسی میں حسن کی سرداری بھی داخل ہے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا حسن ایک خاص فضیلت رکھتا ہے

حسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(جمال مصطفیٰ ص 137,138 مولوی صادق سیالکوٹی)

حسن یوسف کی محویت

حضراتِ گرامی!

حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کا یہ عالم ہے کہ مصر کی عورتوں نے جب حسن یوسف کی زیارت کی تو

وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ (پ 12 سورہ یوسف آیت نمبر 31)

’’ان عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور کہا خدا کی قسم یہ بشر نہیں یہ تو نوری فرشتہ ہے عزت دیا ہوا‘‘

یہ اس کے حسن کی محویت ہے جو نصف حسن رکھتا ہے تو جس کا حسن حسنِ کامل ہوگا اس کی محویت کا عالم کیا ہوگا

اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

حُسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

تن مہینے رجی خلقت

اور پھر اگر قحط پڑ جائے

اور تین مہینے مسلسل لوگ بھوک سے تڑپ رہے ہوں تو اس نصف حسن والے حضرت یوسف علیہ السلام کو بارگاہِ خداوندی سے حکم ہوتا ہے

برقع لاہ زیارت بخشو جو بھکاری آوے
ویکھ کے حسن مبارک تیرا بھکھ تمامی جاوے

تو جس نبی اکرم علیہ السلام کو کامل حسن عطا کیا گیا ہو اس کی کیفیت کیا ہوگی؟

مولوی غلام رسول عالم پوری فرماتے ہیں

تن مہینے رجی خلقت ویکھ یوسف کنعانی
جہاں محمد عربی ڈٹھا رج گئے دو ہیں جہانی

ستر ہزار حجابات

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہِ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم!

یوسف علیہ السلام کو لمحہ بھر دیکھنے والی عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے

اور ہم آپ کو ہمہ وقت دیکھتی ہیں ہمیں کچھ بھی نہیں ہوتا

تو نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: عائشہ

”میرے حسن پر اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار حجاب ڈال رکھے ہیں اگر میرا پورا حسن ظاہر ہو جائے تو کوئی مجھے دیکھ ہی نہ سکے“۔

اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

مولویو! چلو ہماری بات نہ مانو اپنے مولوی صادق سیالکوٹی ہی کی بات مان لو

کمال کی بات یہ ہے

حضراتِ گرامی!

کمال کی بات یہ ہے کہ وہی بات مولوی صادق سیالکوٹی لکھے تو پکا موحد اور وہی بات بریلی کا تاجدار لکھے تو شرک کے فتوے' آخر کیوں؟

مولوی صادق سیالکوٹ لکھے کہ

حُسنِ یوسف' دمِ عیسیٰ' یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

تو شرک نہیں ہوتا

اور اعلیٰ حضرت بریلوی لکھ دیں کہ

خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

تو شرک ہو جاتا ہے

کیا مولوی صادق کے لکھنے پر مولوی اسمٰعیل دہلوی کا یہ فتویٰ بھول جاتے ہو کہ ”پیغمبر کی تعریف میں حد سے مت بڑھو کہ کہیں نصاریٰ کی طرح مردود نہ ہو جاؤ“ (تقویۃ الایمان ص)

مولوی صادق اپنے فتویٰ کی زد میں

مولوی صادق سیالکوٹی خود ثنا خوانی کر بھی رہا ہے اور اسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ مسجدوں میں درس قرآن کی بجائے آدھ آدھ گھنٹہ' گھنٹہ گھنٹہ نعت خوانی کرتے رہنا بھی قرآن کو چھوڑنا ہے۔ (جمال مصطفیٰ ص 43 مولوی صادق سیالکوٹی)

غالباً اس مولوی کو حضور کی ثنا خوانی کرتے وقت مولوی اسمٰعیل کا فتویٰ یاد نہ تھا اور جب یاد آیا کہ میں تو مولوی اسمٰعیل کے عقیدہ سے انحراف کر رہا ہوں تو خود فتویٰ جاری کر دیا گویا کہ

؎ چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی

کا مصداق مولوی ہوا کے رُخ سے اپنا رُخ تبدیل کرنے پر مجبور ہو کر خود ہی اپنے فتویٰ کی زد میں آ گیا۔

؎ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

مولوی صادق اور اُس کی ذریت وہابیہ سے کوئی پوچھے کہ

کیا قرآن مجید خود حضور علیہ السلام کی نعت نہیں ہے؟

کیا والضحیٰ اور والیل حسن مصطفیٰ کا تذکرہ نہیں ہے؟

کیا ایسی تمام آیات میں اللہ نے محبوب کے حسن کو بیان نہیں کیا ہے؟

بلکہ عشاق کا عقیدہ تو یہ ہے کہ

؎ شداں مداں تے زیراں زبراں سب شان نبی وچ آئیاں

عاماں لوکاں خبر نہ کائی تے خاصاں رمزاں پائیاں

یہ مساجد میں ثنا خوانی کرنا قرآن ہی کا ترجمہ تو ہوتا ہے

اور کیا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم علیہ السلام کے سامنے مسجد نبوی میں کئی مرتبہ حضور کی نعت خوانی نہیں فرمائی

کیا حضور علیہ السلام نے اپنے اس ثنا خوان کو کملی عطا نہیں فرمائی؟

نبی علیہ السلام تو مسجد میں اپنی ثناء خوانی کرنے والے کو کملی سے مشرف فرمائیں اور مولوی اسے قرآن چھوڑنا کہیں

اور اہانت مصطفیٰ کو توحید کا نام دیں اور پھر علامہ فہامہ اور مولانا کہلوائیں العیاذ باللہ تعالیٰ

؎ کرے مصطفیٰ کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں

کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

اور وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں

یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

یہ بھی نبی علیہ السلام کا معجزہ ہے

حضراتِ گرامی!

یہ کیا دورنگی چال ہے ایک طرف تو مولوی صادق لکھتا ہے کہ

"بے شک حضور نور تھے یعنی نور ہدایت" (جمال مصطفیٰ ص 145)

اور دوسری طرف لکھتا ہے

"آپ کے دانتوں سے نور نکلا آپ کا چہرہ مبارک چاند اور سورج سے بڑھ کر روشن اور تاباں تھا"۔ (جمال مصطفیٰ ص 145)

اگر نورِ ہدایت ہی تھا تو مبارک دانتوں سے کیا نور ہدایت نکلا؟

اگر نور ہدایت ہی تھا تو چہرہ مبارک سے کیا نور ہدایت نکلتا تھا؟

سچی بات تو یہ ہے کہ یہ بھی میرے آقا کا معجزہ ہے کہ فتویٰ فروشوں سے بھی اپنے نور کا اور حسن بے مثال کا اقرار کروالیا

اور یہ بھی درست ہے کہ

خدا جب دین لیتا ہے عقل بھی چھین لیتا ہے

اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں کہ

؎ عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا

حضور آئے تو عالم پر بہار آئی، نکھار آیا

حضراتِ گرامی! ہم اگر میلاد پڑھیں اور یہ کہیں کہ

محمد مصطفیٰ آئے بہاراں مسکرا پئیاں

فضاواں نور برساوان ہواواں مسکرا پئیاں

تو بدعت کا فتویٰ

اور مولوی صادق صاحب اگر میلاد بیان کرتے ہوئے لکھیں کہ

حضور آئے تو چمکیں فکر انسانی کی تنویریں

حضور آئے تو ٹوٹیں جبر و محکومی کی زنجیریں

جمے زینوں کا زنگ اترا بجھے چہروں پہ نور آیا
حضور آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا
بشر کی پیشوائی کے لئے شمس و قمر آئے
حضور آئے تو امکاناتِ ہستی بھی نظر آئے
تمدن آیا تہذیب آئی امن آیا قرار آیا
حضور آئے تو عالم پر بہار آئی نکھار آیا
یتیموں اور فقیروں کو پناہیں مل گئیں آخر
حضور آئے تو ذرّوں کو نگاہیں مل گئیں آخر
اُخوت اور مساوات و محبت کا نظام آیا
حضور آئے تو یہ توقیرِ ہستی کا مقام آیا

(جمالِ مصطفیٰ مولوی صادق سیالکوٹی ص 111)

تو عین سنت ہے
گھر کے فتوے ہیں جب چاہا بدعت کہہ دیا اور جب چاہا خود ہی بدعتی ہو گئے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا عقیدہ

حضراتِ گرامی! فقیر حضور نبی اکرم ﷺ کے حسن بے مثال کے متعلق عرض کر رہا تھا تو سنیے شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ' آپ فرماتے ہیں کہ

''آنحضرتﷺ تمام از فرق تا قدم ہمہ نور بود کہ دیدۂ حیرت در جمال با کمال وے خیرہ می شد مثل ماہ و آفتاب تاباں و روشن بود واگر نہ نقاب بشریت پوشیدہ بودے ہیچ کس را مجال نظر وا دراک حسن او ممکن نہ بودے'' (مدارج النبوت جلد اوّل ص 137)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرانور سے لے کر قدم مبارک تک نور ہی نور تھے

آپ ﷺ کے حسن و جمال کا نظارہ کرنے والی آنکھیں چندھیا جاتیں آپ ﷺ کا جسم اطہر چاند اور سورج کی طرح منور و تاباں تھا اگر آپ ﷺ کے جلوہ ہائے حسن لباس بشری میں مستور نہ ہوتے تو روئے منور کی طرف آنکھ بھر کر دیکھنا ناممکن ہو جاتا۔

ملا علی قاری حنفی کا عقیدہ

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

اَنَّ جَمَالَ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ غَایَۃِ الْکَمَالِ لٰکِنَّ اللّٰہَ سَتَرَ عَنْ اَصْحَابِہٖ کَثِیْرًا مِّنْ ذٰلِکَ الْجَمَالِ الزَّاہِرِ وَالْکَمَالِ الْبَاہِرِ اِذْ لَوْ بَرَزَ اِلَیْہِمْ لَصَعَبَ النَّظْرُ اِلَیْہِ عَلَیْہِمْ

(جمع الوسائل جلد دوم ص 9)

ہمارے نبی اکرم ﷺ کا حسن و جمال کمال اوج پر تھا لیکن خالق کائنات نے حضور علیہ السلام کے جمال کو صحابہ کرام علیہم الرضوان پر مخفی رکھا اگر آپ ﷺ کا جمال پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ افروز ہوتا تو حضور ﷺ کے روئے تاباں کی طرف آنکھ اٹھانا بھی مشکل ہو جاتا۔

مولوی قاسم نانوتوی کا عقیدہ

بانی مدرسہ دیوبندی مولوی قاسم نانوتوی کہتے ہیں

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت
نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار (قصائد قاسمی ص 6)

اس لئے قرآن و حدیث اور اکابرین اُمت کے عقائد کے مطابق ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ

تمہارے حسن کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہوتا کہیں بھی یہ آفتاب نہیں

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ ○

خطبہ ششم (ماہ ربیع الاول)

معجزاتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ

وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

حضور علیہ السلام سراپا معجزہ ہیں

حضراتِ گرامی! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور رسولوں کو نبوت و رسالت کی حقانیت کے ثبوت کے لئے معجزات عطا فرمائے اور انبیاء و رسل علیہم السلام معجزات لے کر جلوہ افروز ہوتے رہے مگر میرے اور آپ کے آقا امام الانبیاء علیہ السلام کو بھیجا

تو اعلان فرمایا

قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ (پ6 سورۃ النساء آیت نمبر 174)

"تحقیق تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے معجزہ تشریف لے آیا"

گویا نبی کریم علیہ السلام کو بھیجا تو سراپا معجزہ بنا کر بھیجا

آدم علیہ السلام آئے — معجزہ لے کر آئے

نوح علیہ السلام آئے — معجزہ لے کر آئے

ابراہیم علیہ السلام آئے — معجزہ لے کر آئے

اسمٰعیل علیہ السلام آئے — معجزہ لے کر آئے

یعقوب علیہ السلام آئے — معجزہ لے کر آئے

یوسف علی السلام آئے — معجزہ لے کر آئے

داؤد علیہ السلام آئے — معجزہ لے کر آئے

سلیمان علیہ السلام آئے — معجزہ لے کر آئے

موسیٰ علیہ السلام آئے — معجزہ لے کر آئے

عیسیٰ علیہ السلام آئے — معجزہ لے کر آئے

تمام انبیاء علیہم السلام آئے — معجزہ لے کر آئے

مگر میرے آقا علیہ السلام آئے — معجزہ بن کر آئے

وجود مصطفیٰ — سراپا معجزہ ہے

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

دیئے معجزے انبیاء کو خدا نے
ہمارے نبی معجزہ بن کے آئے

صاحب قرآن حاضر و ناظر ہیں

دیگر انبیاء کے وصال کے ساتھ معجزات کا وجود بھی ختم مگر میرے آقا علیہ

السلام کے معجزات بعد از وصال بھی موجود

قرآن کریم میرے نبی علیہ السلام کا معجزہ ہے جو آج بھی موجود ہے اور صبح قیامت تک موجود رہے گا

یہ میرے نبی علیہ السلام کا معجزہ قرآن موجود ہے، ہر جگہ موجود ہے، ہر وقت موجود ہے تو جب معجزہ موجود ہے تو صاحب معجزہ اور صاحب قرآن بھی ہر جگہ موجود ہے ہر وقت موجود ہے

اوہ حاضر ہر مکاں اندر
تے ناظر ہر زماں اندر
مکان ولا مکاں اندر
اوہدے احوال کیا پچھدیں

صفت موجود ہے تو موصوف بھی موجود ہے

اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں قرآن حضور کے اخلاق کا نام ہے (کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ)۔ (مدارج النبوت جلد اوّل ص 131)

اخلاق ہے	صفت
حضور ہیں	موصوف
تو جہاں صفت ہوگی	وہیں موصوف بھی ہوگا
جہاں قرآن ہوگا	وہیں حبیب رحمٰن بھی ہوگا

دیکھنے والی نظر ہو تو نظر بھی آتا ہے

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

حالت بیداری میں زیارت مصطفیٰ

علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ امام جلال الدین سیوطی

رحمۃ اللہ علیہ نے حالت بیداری میں بالمشافہ پچھتر مرتبہ نبی کریم علیہ السلام کی زیارت کی۔ (میزان الکبریٰ ص 44 مطبوعہ مصر)

علامہ شعرانی نے حضور سے بخاری پڑھی ہے

دیو بندی حضرات کے عظیم محدث مولوی انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں کہ علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حالت بیداری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحیح بخاری شریف پڑھی ہے۔ (فیض الباری شرح صحیح بخاری جلد اوّل ص 204)

حضور ہندوستان میں حاضر و ناظر

مولانا شاہ گل حسن تذکرہ غوثیہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت غوث علی شاہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روز بیان فرمایا کہ

”جب حضرت عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ مدینہ منورہ میں حدیث ختم کر چکے تو حضرت سرور کائنات (ﷺ) نے خواب میں ارشاد کیا کہ تم ہندوستان میں جا کر علم حدیث کو شائع کرو تا کہ لوگ فیض یاب ہوں لیکن خاکساران ہند سے ملتے رہنا۔

آپ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! بغیر حضوریٔ آستانۂ مبارک میری زندگی کس طرح کٹے گی، حکم ہوا کہ تم رات کے وقت مراقب ہو کے بیٹھا کرنا ہم تمہارے پاس پہنچ جایا کریں گے۔ جب بیدار ہوئے تو بہ تعمیل حکم ہندوستان کی راہ لی جس وقت سورت یا بمبئی سے ہندوستان روانہ ہوئے جا بجا فقرا سے ملنا شروع کیا،

ایک جگہ پہنچے تو لوگوں سے پوچھا یہاں کوئی فقیر ہے؟
کسی نے نشان دیا کہ فلاں محلہ میں ہے،

فجر کے وقت ان کی خدمت میں حاضر ہوئے دیکھتے ہی فقیر بولا مولوی عبدالحق صاحب آپ کا بڑا انتظار تھا آپ چپ بیٹھ گئے بعد مزاج پرسی فقیر صاحب نے جام و

شراب نکال کر ایک جام پیش کیا دوسرا ساغر لبریز کر کے مولوی صاحب کو دیا مولوی صاحب نے فرمایا میں تمہارے فعل پر معترض نہیں لیکن میرے واسطے حرام ہے

تین بار انکار کیا

اس نے کہا پی لے ورنہ پچھتائے گا

جب رات کو مراقب ہوئے تو دیکھا کہ جہاں خیمۂ دربارِ رسول الثقلین ﷺ ایستادہ ہے اس سے سو قدم آگے وہ فقیر لٹھ لے کر کھڑا ہے

ہر چند مولوی صاحب نے آگے جانے کا قصد کیا لیکن فقیر نے نہ جانے دیا ناچار واپس آئے صبح کے وقت پھر اس فقیر صاحب کے پاس پہنچے اس نے پھر جام پیش کیا آپ نے نہ لیا کہ میرے واسطے حرام ہے تیرے حکم سے خدا رسول کا حکم افضل ہے

فقیر نے کہا پی لو ورنہ پشیمانی اُٹھاؤ گے

رات کو پھر وہی معاملہ پیش آیا نہایت حیران ہوئے

تیسرے روز پھر اسی فقیر کے پاس پہنچے اس نے پھر پیالہ پیش کیا آپ نے انکار کیا

چوتھی شب کو مراقب ہوئے تو پھر فقیر کو سدِ راہ پایا اور لٹھ لے کر ان کی طرف دوڑا خبردار جو اس طرف قدم اُٹھایا

اس وقت اضطراب میں آپ کی زبان سے نکلا یَا رَسُوْلَ اللہِ اَلْغِیَاث.

اسی وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی سے فرمایا کہ عبد الحق چار شب سے حاضر نہیں ہوا دیکھو تو باہر کون پکارتا ہے بلاؤ

انہوں نے دونوں صاحبوں کو حاضر کیا

حضرت نے فرمایا عبد الحق چار رات سے تو کہاں تھا؟

انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا

حضرت نے اس فقیر کی نسبت کہا: اُخْرُجْ یَا کَلْبُ

صبح کے وقت پھر شاہ صاحب فقیر کے پاس گئے اور اس کا حجرہ بند پایا دو چار مرید بیٹھے ہوئے تھے

پوچھا کیا سبب ہے کہ پہر بھر دن چڑھ آیا اور دروازہ نہیں کھولا دیکھو تو ہیں یا نہیں دروازہ کھولا تو پیر ندارد

حیران ہوئے

شاہ صاحب نے فرمایا کہ کوئی جانور یہاں سے نکلا ہے یا نہیں؟

وہ بولے کہ ایک کالا کتا تو ہم نے یہاں سے جاتا ہوا دیکھا ہے

فرمایا کہ بس وہ ہی تمہارا پیر تھا کیونکہ رات یہ معاملہ پیش آیا ہے اب چاہے تم بیعت رکھو یا فسخ کرو تمہارا تو پیر کتا ہو گیا۔

(تذکرہ غوثیہ ص 406 مطبوعہ اسلامی کتب خانہ لاہور)

حضراتِ گرامی!

حضرت امام سیوطی نے اپنے مقام پر حضور کی بیداری میں زیارت کی

امام شعرانی نے اپنے مقام پر حضور علیہ السلام سے مکمل بخاری پڑھی

شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے ہندوستان میں مراقبہ میں حضور کی زیارت کی

جس سے پتہ چلا حضور علیہ السلام ہر مقام پر ہر وقت حاضر و ناظر ہیں

اگر فتویٰ دینا ہے تو انور شاہ کشمیری دیوبندی پر دو

اگر فتویٰ دینا ہے تو امام شعرانی پر دو

اگر فتویٰ دینا ہے تو غوث علی شاہ پانی پتی پر دو

کیونکہ لکھنے والے یہ حضرات ہیں میں نے تو صرف حوالہ جات عرض کئے ہیں

تیری ہی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات تیری
تیرے ہی مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات تیری

انور شاہ کشمیری کی تقریر

گرامی قدر حضرات!

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے واقعہ سے ثابت ہوا کہ اگر سرکار کو مصیبت کے وقت میں پکارا جائے تو سرکار مدد بھی فرماتے ہیں کسی شاعر نے کیا خوب فرمایا کہ

میں قرباں اس ادائے دستگیری پر مرے آقا
مدد کو آ گئے جب بھی پکارا یا رسول اللہ

اسی انور شاہ کاشمیری کا ایک واقعہ اور سنیے کہ وہ سیّد عبد الغفار شاہ کاشمیری کی وفات کے بعد لاہور میں پہلے عرس پر شریک ہوئے تو یہ واقعہ پیش آیا جسے دیوبندی ماہنامہ الاشرف میں شائع کیا گیا وہ لکھتے ہیں کہ

''آپ (عبد الغفار شاہ کاشمیری دیوبندی) کی وفات کے بعد پہلے عرس پر آپ کے عزیز انور شاہ کاشمیری (شیخ الحدیث دیوبند وڈھابیل) شریک ہوئے تو تقریر کے لئے اُٹھے چونکہ شاہ صاحب دیوبندی مکتب فکر کے بڑے قریب تھے اور لاہور کے عوام کا خیال تھا کہ آپ ''یا رسول اللہ ﷺ'' کہنے کے منکر ہیں' نعرۂ رسالت بلند کیا شاہ صاحب نے اس نعرہ کا انداز سمجھ کر فرمایا:

''لاہور والو! میرا عقیدہ نہ پرکھو میں اس سرزمین سے تعلق رکھتا ہوں جہاں کی قبریں بھی یا رسول اللہ کہتی ہیں''۔

اس تقریر سے ''موحدین لاہور'' کو بڑی مایوسی ہوئی اور ''دیوبند کے نوری وجود'' کا یہ خطاب بڑا حیران کن تھا مولوی عبد الواحد (وہابی) خطیب مسجد چینیاں والی لاہور نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ

''پیر عبد الغفار کی موت سے جو بدعت ختم ہو گئی تھی انور شاہ کے طرزِ عمل نے پھر زندہ کر دی ہے''۔

(الاشرف لاہور ص 22 شمارہ اکتوبر 1923 بحوالہ تذکرہ علماء اہلسنت لاہور ص 244)

یا رسول اللہ کہہ کر حاضر و ناظر ماننے والے	انور شاہ کشمیری
بدعت کا فتویٰ دینے والے	مولوی عبد الواحد

بلکہ انور شاہ کشمیری کے نزدیک قبریں بھی بولتی ہیں کیا مطلب؟
یہی کہ ان قبروں میں پڑے ہوئے مردے بھی بولتے ہیں اور یا رسول اللہ ﷺ کہتے ہیں

برہان کا معنیٰ معجزہ ہے

حضراتِ گرامی!

اگر میں اسی پر دلائل پیش کرتا رہا تو موضوع ہی یا رسول اللہ ﷺ کا ثبوت بن جائے گا اس لئے میں اصل موضوع کی طرف آتا ہوں

عرض یہ کر رہا تھا کہ میرے آقا سراپا معجزہ ہیں

سرِ انور کے موئے مبارک سے لے کر قدمانِ معنبرہ کے نعلین تک معجزہ ہی معجزہ ارشاد خداوندی ہے کہ

قَدْ جَآءَ کُمْ بُرْهَانٌ

''تمہاری طرف برہان تشریف لائے''

اور برہان کا ایک معنی ہے معجزہ...... اور بھی معانی ہیں مگر میں آج اسی پر گفتگو کروں گا

معجزہ کسے کہتے ہیں؟

حضراتِ گرامی

برہان کا معنیٰ تو ہوا معجزہ سوال یہ ہے کہ معجزہ کسے کہتے ہیں

حکیم الامت حضرت قبلہ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''معجزہ بنا ہے اعجاز سے بمعنیٰ عاجز کرنا

وہ کام جس کے مقابلہ سے بلکہ اس کی سمجھ سے خلق عاجز ہو اسے معجزہ کہتے ہیں

شریعت کی اصطلاح میں معجزہ ہر وہ عجیب وغریب خلاف عادت کام ہے جو دعویٰ نبوت کرنے والے کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔(مرأت شرح مشکوٰۃ جلد ہشتم ص 146)

مرزا قادیانی جھوٹا ہے

محترم سامعین ذرا توجہ رہے

پتہ چلا کہ اگر نبی اپنے اعلان نبوت میں سچا ہو گا تو اس سے خوارق عادت افعال ظاہر ہوں گے ۔

مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کہتا ہے میں بھی نبی ہوں مگر اس نے جتنے خوارق عادت کام ظاہر کرنے کی کوشش کی سب میں ناکام رہا

مثلاً اس نے کہا:

محمدی بیگم سے میری شادی ہو گی

لیکن نہیں ہوئی

علیٰ ہذا القیاس وہ جھوٹا تھا اس لئے وہ لیٹرین میں مرا مگر دفن لیٹرین میں نہیں ہوا حالانکہ حدیث کے مطابق نبی وہیں دفن ہوتا ہے جہاں اس کی وفات ہو

(مشکوٰۃ شریف)

تو اگر میں اسی بات کو بیان کروں تو موضوع ہی ختم نبوت ہو جائے گا اور میں اس وقت حضور علیہ السلام کے معجزات کا بیان کرنا چاہتا ہوں ختم نبوت کے موضوع پر پھر کبھی انشاء اللہ العزیز اظہار خیال کروں گا

نبی کریم علیہ السلام کے معجزت بے شمار ہیں

ذکر نبی کی کثرت	حضور کا معجزہ ہے
خدا کی محبوبیت	حضور کا معجزہ ہے
قرآن مجید	حضور کا معجزہ ہے
پتھروں پر حضور کا نام قدرتی طور پر کندہ ہونا	حضور کا معجزہ ہے

جانوروں کی کھالوں اور ریشوں پر اسم گرامی تحریر ہونا	حضور کا معجزہ ہے

معجزات مصطفیٰ کا ظہور اب بھی جاری ہے

آج سے تقریباً چالیس سال قبل سمندری کے قریب ایک گاؤں میں بکری نے بچہ دیا تو اس پر جلی حروف سے لکھا ہوا تھا۔

یا محمد(صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اور یہ معجزہ ہزاروں آدمیوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ملک کے عظیم نعت گو شاعر جناب صائم چشتی مرحوم نے لکھا کہ

اسیں یا رسول اللہ کہیے تینوں پیڑ کا ہدی پئی اے
ہن تے بکریاں تے لکھدا دھم جگ وچ پئی اے
من لے گل ہن توں میری چھڈ دے بھیڑیا اڑی
مائی حلیمہ سعدیہ جی لوری دیوندی کھڑی

تو اس قسم کے معجزات اب بھی رونما ہوتے رہتے ہیں کہ امام الانبیا علیہ السلام کی حیات اور نبوت و رسالت کا ثبوت ہوتا رہتا ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا اور اہل ایمان کہتے رہیں گے۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

والد رسول حضرت عبد اللہ کا جسد مبارک

حضراتِ گرامی! آپ کو یاد ہو گا برسوں پہلے سعودی حکومت نے مسجد نبوی شریف کی وسعت کے لئے زمین کی کھدائی کی تو حضور علیہ السلام کے کئی صحابہ کرام علیہم الرضوان کے علاوہ والد رسول حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تروتازہ جسد مبارک بھی برآمد ہوا تھا اور اخبارات میں اس کی خوب دھوم مچی تھی

جسم بھی	تروتازہ

کفن بھی   صحیح سلامت

جسم پاک کی مہک بھی   تروتازہ

یوں معلوم ہوتا تھا کہ ابھی ابھی لیٹے ہیں اور ابھی اُٹھ جائیں گے

یہ بھی میرے آقا علیہ السلام کا معجزہ ہے ورنہ ڈاکٹر اور سائنس دان ریسرچ کرنے والے حضرات نے میت ٹھیک رہنے کی ایک لمٹ (Limit) بتائی ہے اور وہ دو اڑھائی سال ہے مگر چودہ سو سال کے بعد جسد مبارکہ کا صحیح سلامت برآمد ہونا معجزہ نہیں تو اور کیا ہے

تو سرکار علیہ السلام کے معجزات اب بھی رونما ہو رہے ہیں جن سے منکرین عظمت مصطفیٰ کے ایوانوں میں زلزلے برپا ہوتے رہتے ہیں

ٹوٹی ہوئی ٹانگ درست ہوگئی

سامعین کرام! بات یہ کر رہا تھا کہ خوارق عادت عجیب وغریب واقعات کا دستِ نبوت سے ظاہر ہونا معجزہ کہلاتا ہے

مثلاً خدانخواستہ خاکم بدہن کسی مولوی صاحب کی ٹانگ ٹوٹ جائے تو عادۃً یہ محال ہے کہ دوسرے مولوی صاحب اس پر اپنا ہاتھ پھیریں یا اپنا تھوک لگا دیں تو وہ ٹانگ درست ہو جائے

ایسا ہونا ممکن نہیں ہے کیوں کہ یہ عادت کے خلاف ہے مگر ملاحظہ ہو حدیث پاک میں ذکر موجود ہے کہ میرے آقا علیہ السلام نے ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر اپنا دست اقدس پھیرا تو وہ درست ہوگئی ۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ابو رافع (یہودی) کی طرف ایک جماعت بھیجی تو اس پر عبد اللہ ابن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو اس کے گھر میں گھس گئے وہ سورہا تھا آپ نے اسے قتل کردیا

عبد اللہ ابن عتیک کہتے ہیں کہ میں نے اس کے پیٹ میں تلوار رکھی حتیٰ کہ وہ

اس کی پیٹھ میں گزر گئی میں سمجھ گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا پھر میں دروازے کھولنے لگا حتیٰ کہ میں آخری سیڑھی تک پہنچ گیا میں نے اپنا پاؤں رکھا تو میں چاندنی رات میں گر گیا میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے پگڑی سے اس کی پٹی باندھ دی پھر میں اپنے ساتھیوں کی طرف چلا پھر میں نبی کریم ﷺ تک پہنچا تو میں نے آپ کو خبر دی تو فرمایا پاؤں پھیلاؤ میں نے اپنا پاؤں پھیلایا تو ۔

فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّمَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ (بخاری، مشکوٰۃ شریف ص 531)

آپ نے اس پر دست اقدس پھیرا تو (ایسا ہوگیا کہ) گویا میں نے کبھی اس کی شکایت نہ کی تھی۔

پتہ چلا اس سراپا معجزہ کا دست اقدس بھی معجزہ ہے کہ ٹوٹی ہوئی پنڈلی کو مَس فرما گیا تو وہ ایسے ہوگئی کہ جیسے کبھی ٹوٹی ہی نہ تھی

لوگ کہتے ہیں

ہمارے بھی   دو ہاتھ

نبی کے بھی   دو ہاتھ

ہم نبی جیسے   نبی ہمارے جیسے

مگر ان کا ہاتھ پھرے تو مریض تڑپ تڑپ کر جان جان آفرین کے سپرد کر دے اور نبی علیہ السلام کا دست کرم پھرے تو ٹوٹی ہوئی پنڈلی بالکل درست ہو جائے

بس عرض کرنے کی دیر ہوتی ہے کہ کام بن جاتا ہے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں کہ

منگتا کا ہاتھ اُٹھتے ہی آقا کی دین تھی
دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

انگشت مبارکہ سے پانی جاری ہوگیا

حضراتِ گرامی!

کسی مولوی سے کہیں کہ جناب پانی کی ضرورت ہے اور پانی بالکل دستیاب نہیں دیکھئے آپ عالم دین ہیں

آپ دین کے بہت بڑے مبلغ ہیں

آپ نے یورپ وایشیاء میں دین کی تبلیغ کی ہے

ذرا اپنا ہاتھ اس تھوڑے سے پانی میں ڈالیے جو ہمارے پاس موجود ہے تو آپ کے ہاتھ کی برکت سے پانی مل جائے پانی زیادہ ہو جائے

پیاسے سیراب ہو جائیں

غسل کرنے والے غسل کرلیں

تو کیا مولانا کے ہاتھ سے پانی پیدا ہو جائے گا؟

کبھی بھی نہیں

مگر میرے آقا علیہ السلام کے دست کرم سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے

ملاحظہ ہو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

"لوگ حدیبیہ کے دن پیاسے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک ڈول تھا جس سے حضور علیہ السلام نے وضو فرمایا پھر لوگ اس طرف دوڑ پڑے بولے ہمارے پاس پانی نہیں جس سے ہم وضو کریں اور پئیں سوا اس پانی کے جو آپ کے ڈول میں ہے پھر نبی کریم علیہ السلام نے اپنا دست اقدس اس ڈول میں رکھا تو پانی آپ کی اُنگلیوں سے چشموں کی طرف پھوٹنے لگا فرماتے ہیں کہ ہم نے پیا اور وضو کیا حضرت جابر سے کہا گیا کہ تم کتنے افراد تھے تو فرمایا:

لَوْ کُنَّا مِائَۃَ اَلْفٍ لَکَفَانَا کُنَّا خَمْسَ عَشَرَۃَ مِائَۃً

اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو ہم کو کافی ہوتا ہم پندرہ سو تھے

(بخاری، مسلم، مشکوۃ شریف ص 532)

کہئے جناب! ملاں جی کا ہاتھ پانی کو لگ جائے تو جانور پانی نہ پئیں کہ کہیں کوئی

بیماری نہ لگ جائے اور وہ پانی مستعمل ہو جائے جس سے نہ وضو جائز نہ اس کا پینا جائز

مگر یہ میرے آقا کا دست کرم ہے کہ جس پانی کو چھو گیا وہ پانی متبرک ہو گیا اسے صحابہ کرام نے پیا اور اس سے وضو بھی کیا

ایک ڈول کے تھوڑے سے پانی سے پندرہ سو صحابی سیراب ہو گئے انگشت مبارکہ سے پانی کی نہریں جاری ہو گئیں

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں کہ

؎ انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ
صدقے اس انعام کے قربان اس اکرام کے
ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ

اُنگلیاں ہیں فیض پر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کے پاس ایک برتن لایا گیا آپ زوراء میں تھے تو حضور ﷺ نے برتن میں اپنا دست اقدس رکھا تو پانی آپ کی انگشت مبارکہ سے پھوٹنے لگا قوم نے وضو کرلیا قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے کہا کہ تم کتنے (آدمی) تھے فرمایا تین سو یا تین سو کے قریب (بخاری و مسلم و مشکوۃ شریف ص 537)

کھانے سے تسبیح کی آوازیں

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

ہم معجزات کو برکت شمار کرتے تھے اور تم انہیں ڈر کی چیز سمجھتے ہو ہم ایک سفر میں رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ تھے تو پانی کم ہو گیا فرمایا کچھ بچا ہوا پانی تلاش کرو لوگ ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا پھر فرمایا: آؤ برکت والے پانی

اور اللہ کی برکت پر میں نے پانی کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُنگلیوں سے پھوٹ رہا ہے اور یقیناً ہم کھانے کی تسبیح سنتے تھے حالانکہ وہ کھایا جاتا تھا۔

(بخاری، مشکوٰۃ ص538)

☆ ایک پیالہ اور بیسیوں کھانے والے

حضرت ابو العلاء حضرت سمرہ بن جندب سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک پیالہ سے صبح سے رات تک باری باری کھاتے رہتے تھے کہ دس اُٹھتے اور دس بیٹھتے تھے ہم نے کہا کہ کہاں سے بڑھتا تھا فرمایا تم کس چیز سے تعجب کرتے ہو وہ نہ بڑھتا تھا مگر وہاں سے اور اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ (ترمذی، دارمی، مشکوٰۃ ص541)

ایسا کیوں نہ ہو کہ یہ میرے آقا کا مبارک دست کرم ہے

یہ وہ دست کرم ہے جسے اللہ اپنا ہاتھ قرار دیتا ہے اور فرماتا ہے

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ (پ26 سورۃ الفتح آیت نمبر10)

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا
موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

حضور کا معجزہ افضل ہے

حضراتِ محترم!

جناب موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا پتھر پر مارا تو

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (پ1 سورۃ البقرہ آیت نمبر60)

''اس پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے''

یہ واقعی بہت بڑا معجزہ ہے

مگر انگشت مبارکہ سے پانی کی نہریں جاری ہونا اس سے بڑا معجزہ ہے

موسیٰ علیہ السلام کو معجزہ ملا عصائے مبارک

میرے آقا ہیں سراپا معجزہ آپ کی انگشت مبارک بھی معجزہ ہیں

فرمایا:

قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ (پ6 سورۃ النساء آیت نمبر175)

تحقیق تمہاری طرف ربّ کی طرف سے (سراپا) معجزہ تشریف لے آیا

لعاب دہن مبارک معجزہ

گرامی سامعین!

''حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے دن چودہ سو آدمی تھے حدیبیہ ایک کنواں ہے ہم نے اس کا پانی نکال ڈالا تو اس میں ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا

یہ خبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی تو آپ اس کنویں پر تشریف لائے اس کے کنارے پر بیٹھے پھر پانی کا برتن منگوایا وضو فرمایا پھر کلی کی اور دُعا فرمائی پھر وہ پانی کنویں میں ڈال دیا پھر فرمایا اسے گھڑی بھر چھوڑ دو

فَاَرْوَوْا اَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتّٰى ارْتَحَلُوْا (بخاری، مشکوٰۃ ص532)

''پھر لوگ اپنے آپ کو اور سواریوں کو سیراب کرتے رہے حتیٰ کہ وہاں سے کوچ کیا''۔

اس حدیث سے ثابت ہوا

حضراتِ گرامی! اس حدیث سے کئی مسائل ثابت ہوئے سب سے اہم مسئلہ جس کا لوگ مطالبہ کیا کرتے ہیں کہ چیز سامنے رکھ کر کچھ پڑھنا کہاں لکھا ہے ثابت کرو تو اس حدیث پاک سے ثابت ہوا نبی کریم علیہ السلام نے پانی سامنے رکھ کر دعا فرمائی لہٰذا حصول برکت کے لئے چیز سامنے رکھ کر دعا بدعت نہیں بلکہ سنت رسول!

ہے

پھر ملاں کہتا ہے میں نبی کریم کی مثل ہوں

رسول کریم علیہ السلام کے مبارک تھوک لعاب دہن شریف کا متبرک پانی چودہ سو صحابہ نے پیا

ملاں اگر حضور جیسا ہے تو اپنے تھوک والا پانی اپنے مقتدیوں کو پلا کر دکھائے چلو مقتدی نہیں پیتے تو اپنی زوجہ محترمہ کو ہی پلا کر دکھائے

پانی تو وہ نہیں پئیں گے البتہ مولوی صاحب کو مینٹل ہسپتال پہنچا دیں گے

نبی کی مثل بننے والے

تیرے تھوک میں وبا ہی وبا

میرے نبی کی لعاب دہن میں ہے شفا ہی شفاء

ڈاکٹر حضرات نے دکانوں پر لکھ کر لگایا ہوتا ہے

"تھوکئے مت اس سے بیماری پھیلتی ہے"

ملاں کو چاہیے کہ ان ڈاکٹروں سے کہے کہ

دیکھئے جناب میں دین کا عالم ہوں مجھے تھوکنے سے نہ روکئے

انشاء اللہ سر پہ ایک بال بھی نہ رہے گا۔

اگر جوتیوں سے مولوی کی مرمت نہ ہو تو مجھے رسول اللہ کا غلام نہ کہنا

ملاں کا تھوک اسے جوتیاں لگوائے گا اور میرے آقا کا لعاب دہن وہ ہے کہ

جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے

اس زُلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

کھاری کنواں میٹھا ہو گیا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر ایک کڑوا کنواں تھا تو حضور علیہ السلام نے اس کنویں میں لعاب دہن شریف ڈالا تو وہ کنواں اتنا میٹھا ہو گیا کہ مدینہ منورہ میں اس سے زیادہ

کوئی میٹھا کنواں نہ تھا۔ (مدارج النبوت فارسی جلد اول ص 11 انوار محمدیہ ص 200 مواہب اللدنیہ)

سانپ کا زہر ختم ہو گیا

حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو غار ثور میں سانپ نے ڈس لیا تو رسول اللہ ﷺ نے ڈسے ہوئے مقام پر لعاب دہن شریف لگایا تو فوراً شفا ہو گئی

(تفسیر روح البیان جلد سوم ص 433 مطبوعہ بیروت)

یہ لعاب دہن — کھاری کنویں میٹھے فرما دے

یہ لعاب دہن — دکھتی آنکھیں درست فرما دے

یہ لعاب دہن — ٹوٹے باز و ٹھیک کر دے

یہ لعاب دہن — بیماروں کو شفا عطا فرما دے

کیونکہ یہ سراپا معجزہ کا لعاب دہن شریف ہے اور یہ بھی معجزہ ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز فرمایا کہ کل میں جھنڈا ایسے شخص کو عطا کروں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح و نصرت عطا فرمائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے صبح کے وقت صحابہ کرام علیہم الرضوان بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور ہر ایک کی خواہش تھی کہ جھنڈا مجھے ملے مگر سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ — علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا

یَشْتَکِیْ عَیْنَیْهِ — ان کی آنکھیں دکھتی ہیں

تو آپ نے اشارہ فرمایا کہ کسی کو ان کی طرف بھیجو پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ کی خدمت میں لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن شریف ڈالا پس حضرت علی اچھے ہو گئے یہاں تک کہ گویا ان کو درد تھا ہی نہیں (مشکوۃ شریف ص 563 اشعۃ اللمعات فارسی جلد چہارم ص مسند امام احمد جلد چہارم ص 53 مسلم شریف بخاری شریف)

حضرت عقلی بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد ماجد کی دونوں آنکھیں سفید ہوگئی تھیں کہ بالکل نظر نہیں آتا تھا۔

فَنَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ عَیْنَیْہِ فَاَبْصَرَ فَرَئَیْتُہٗ یَدْخُلُ الْخَیْطَ فِی الْاِبْرَۃِ وَھُوَ ابْنُ ثَمَانِیْنَ

(شفاء شریف جلد اوّل ص 213 مطبوعہ مصر مواہب اللدنیہ انوار محمدیہ للنبہانی ص 297)

تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن شریف ڈالا تو وہ دیکھنے لگے پس میں نے ان کو دیکھا کہ وہ اسی سال کی عمر میں بھی سوئی میں دھاگہ ڈال لیتے تھے۔

مشک و کستوری کی خوشبو آنے لگی

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے

مَجَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بِئْرٍ فَفَاحَ مِنْھَا رَائِحَۃِ الْمِسْکِ (مدارج النبوت فارسی جلد اوّل ص 11 انوار محمدیہ ص 200)

نبی کریم علیہ السلام نے ایک کنویں میں کلی فرمائی جس سے اس کنویں سے کستوری اور مشک جیسی خوشبو آنے لگی۔

ایک ڈول سے چالیس آدمی سیراب

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو لوگوں نے حضور سے پیاس کی شکایت کی آپ اُترے اور فلاں کو بلایا ابو رجاء اس شخص کا نام لیتے تھے اسے عوف بھول گئے (یہ حدیث کے راویوں میں سے ہیں) اور جناب علی المرتضیٰ کو بلایا پھر فرمایا تم دونوں جاؤ پانی تلاش کرو تو وہ چلے تو ایک عورت سے ملے جو دو بڑے یا چھوٹے تو بڑوں کے درمیان تھی تو بڑے پانی کے تھے وہ دونوں اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لے آئے اس کے اونٹ سے اُتارا اور نبی کریم علیہ السلام نے ایک برتن منگوایا پھر ان تو بڑوں

کے منہ سے اس میں پانی انڈیلا اور لوگوں میں آواز دی گئی کہ پی لو چنانچہ لوگوں نے خوب پیا کہ ہم چالیس آدمیوں نے پیا حتیٰ کہ سیر ہوگئے پھر ہم نے اپنے ساتھ والے مشکیزے اور برتن بھر لئے اللہ کی قسم! ان سے پانی لینا جب بند کیا گیا تو ہم کو خیال ہوتا تھا کہ وہ ابتداء کے مقابلے میں اب زیادہ پر ہیں۔

(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ ص 533)

حضور اگر چاہیں تو بڑوں سے پانی چلائیں

حضراتِ گرامی!

ان سب احادیث میں ہر مصیبت کے وقت صحابہ کرام نے رسول اللہ سے فریاد کی ملاں کہتا ہے بس اللہ ہی سے مانگو اور کسی سے نہ مانگو

کیا صحابہ کرام کو معلوم نہ تھا کہ کچھ بھی مانگنا ہے تو اللہ سے مانگو؟

میرے آقا اگر چاہیں انگلیوں سے پانی چلائیں
میرے آقا اگر چاہیں لعاب دہن سے پانی چلائیں
میرے آقا اگر چاہیں تو بڑوں سے پانی چلائیں
وہ سراپا معجزہ ہیں
وہ مالک و مختار ہیں

حضرت حسن رضا بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا مالک و مختار بنایا

اور جناب اعظم چشتی مرحوم کہتے ہیں کہ

ملتا نہیں کیا کیا دو جہاں کو تیرے در سے
اک لفظ نہیں ہے کہ تیرے لب پہ نہیں ہے

اور جناب دائم اقبال مرحوم کہتے ہیں کہ

ہر شئی وچ ہتھ سرکار دے ہے کیونکہ ہتھ اللہ دے ہین سرکار دے ہتھ

لے اوہ پیار یا سانبھ خزانیاں نوں دتیاں کنجیاں اپنے یار دے ہتھ

مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دیدی گئی ہیں

نبی کریم علیہ السلام نے خود ارشاد فرمایا:

اُوْتِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ (بخاری شریف مشکوٰۃ ص 512)

''مجھے زمین کے تمام خزانوں کی تمام چابیاں دیدی گئی ہیں۔''

تو پھر ان خزانوں کو جیسے چاہیں جب چاہیں جسے چاہیں عطا فرمادیں

درختوں نے حضور کی اطاعت کی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے حتیٰ کہ ہم ایک وسیع جنگل میں اُترے تو رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لئے گئے تو ایسی کوئی چیز نہ پائی جس سے آڑ کریں

حضور نے جنگل کے کناروں میں درخت دیکھے تو رسول اللہ ﷺ ان میں سے ایک کی طرف گئے اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑی فرمایا اللہ کے حکم سے میری اطاعت کر وہ آپ کے ساتھ اس مہار والے اونٹ کی طرح چلے جو اپنے چلانے والے کی اطاعت کرتا ہے حتیٰ کہ آپ دوسرے درخت کے پاس پہنچے تو اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑی فرمایا اللہ کے حکم سے میری اطاعت کر وہ بھی اسی طرح حضور کے ساتھ چلا کہ جب ان دونوں کے بیچ میں ہوئے تو فرمایا اللہ کے حکم سے مجھ پر مل جاؤ وہ دونوں مل گئے میں بیٹھ گیا اپنے دل میں کچھ سوچتا تھا میرا اور طرف دھیان گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو آتے ہوئے دیکھا اور درختوں کو دیکھا کہ جدا ہو گئے ان میں سے ہر ایک اپنی پنڈلی پر کھڑا ہو گیا''۔ (مسلم، مشکوٰۃ ص 533)

درختوں کو کس نے سمجھا دیا؟

ذرا بتاؤ نبی علیہ السلام کی مثل بننے والو

کیا تمہارے بلانے سے بھی درخت تمہاری اطاعت کرتے ہیں؟

اگر کسی مولوی کے ناک پر مکھی بیٹھ جائے اور وہ کہے

اے مکھی میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ میرے ناک سے اُڑ جا

تجھے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں

اللہ ہی کے حکم سے اُڑ جا

ساری عمر کہتا رہے مکھی نہیں اُڑتی

اور مثل اس کی بنتا ہے جو درختوں کو حکم دیں تو اس وقت تک درخت واپس نہ جائیں جب تک سرکار قضائے حاجت نہ فرمالیں

بھلا درخت کو کون سمجھا گیا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں ان کی اطاعت کرنی ہے اور درخت کے کون سے کان تھے جن سے اس نے رسول اللہ علیہ السلام کی بات کو سن لیا

اور درخت کے کون سے قدم تھے جن سے وہ چل کر آ گیا

حضرت امام شرف الدین بوصیری فرماتے ہیں کہ

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً

تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ

میرے آقا سراپا معجزہ ہیں

بغیر کانوں کے درختوں کو سنوا دیا

بغیر ٹانگوں اور پیروں کے ان کو چلا دیا

اور بغیر آنکھوں کے دکھا دیا

درخت ادھر ہی چلے جدھر رسول اللہ تھے

اور پھر اپنی جگہ پر واپس بھی آ گئے

ملاں انسان ہو کر نبی کی اطاعت نہ کرے اور درخت نباتات ہو کر اطاعت کریں

دم سے چوٹ کو آرام آ گیا

حضرت یزید ابن ابی عبید کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ ابن اکوع کی پنڈلی میں ایک چوٹ کا اثر دیکھا تو میں نے کہا اے ابو مسلم یہ چوٹ کیسی ہے؟

انہوں نے فرمایا کہ یہ وہ چوٹ ہے جو مجھے خیبر کے دن لگی تھی تو لوگوں نے کہا کہ سلمہ شہید ہو گئے پھر میں نبی کریم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے تین بار دم فرمایا تو میں اس وقت تک تکلیف میں گرفتار نہیں ہوا۔ (بخاری، مشکوۃ ص 533)

معلوم ہوا

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ مریض پر دم کرنا بھی حضور علیہ السلام کی سنت ہے

ملاں کہتا ہے پھونکوں میں کیا رکھا ہے

دراصل اس کی اپنی پھونک نکلی ہوئی ہے

ہم کہتے ہیں

کوئی مرض لاحق ہو گیا ہے تو کسی اللہ والے سے دم کروالو درست ہو جائے گا

ملاں حضور کی مثلیت کا دعوے دار ہے مگر اس کے دم سے مرض اور بڑھ جاتا ہے کہ

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

میرے آقا سراپا معجزہ ہیں

آپ کی پھونک بھی معجزہ ہے

لعاب دہن — معجزہ

کلی کا پانی — معجزہ

ہاتھ مبارک — معجزہ

قدم مبارک — معجزہ

پھونک مبارک — معجزہ

انگشت مبارک — معجزہ

فرمایا:

قَدْ جَآءَ كُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ (پ 6 سورۃ النساء آیت نمبر 175)

چشمانِ مقدسہ معجزہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرات زید، جعفر، ابن رواحہ کی موت کی خبر لوگوں کو سنائی ان کی خبر آنے سے پہلے، تو فرمایا کہ جھنڈا زید نے لے لیا وہ شہید ہو گئے پھر جعفر نے لے لیا اور وہ بھی شہید ہو گئے پھر ابن رواحہ نے لیا اور وہ بھی شہید ہو گئے آپ کی آنکھیں اشکبار تھیں حتیٰ کہ جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لے لیا خالد ابن ولید نے حتیٰ کہ ان کے ہاتھ پر اللہ نے فتح دی۔

(بخاری، مشکوۃ ص 533)

جو کچھ حضور دیکھتے ہیں ہم نہیں دیکھتے

حضراتِ گرامی!

کہاں جنگ موتہ ہو رہی ہے اور کہاں حضور علیہ السلام جلوہ گر ہیں اتنے فاصلے سے نبی کریم علیہ السلام کی چشمان مقدسہ سب شہداء کو شہید ہوتے ملاحظہ فرما رہی ہیں اور فتح ہوتی بھی دیکھ رہی ہیں

حضور نے فرمایا:

اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاِنِّیْ اَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ .

(جامع الترمذی جلد دوم ص 55)

نیز ارشاد فرمایا:

هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى (بخاری شریف جلد اوّل ص 508)

"کیا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں۔"

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام تشریف لے گئے کہ سورج ڈوب چکا تھا

فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا (مسلم بخاری مشکوٰۃ ص 536)

حضور نے آواز سنی تو فرمایا یہود اپنی قبروں میں عذاب دیئے جا رہے ہیں۔

جو کچھ میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے جو کچھ میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے

ملاں اپنے سامنے پڑی چیز نہیں دیکھ سکتا اور دعویٰ کرتا ہے ہے میں حضور جیسا ہوں

حضور کی چشمانِ مبارک بھی — معجزہ

حضور کے کان مبارک بھی — معجزہ

حضور اپنے مقام سے — جنت کو ملاحظہ فرمالیں

حضور اپنے مقام سے — دوزخ کو ملاحظہ فرمالیں

حضور اپنے مقام سے — جنگ موتہ کو ملاحظہ فرمالیں

حضور اپنے مقام سے — نجاشی کی موت کو ملاحظہ فرمالیں

حضور جنت میں — بلال کے قدموں کی آہٹ کو سماع فرمالیں

کیونکہ وہ سراپا معجزہ ہیں

قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ (پ6 سورۃ النساء آیت نمبر 175)

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○

ربیع الثانی خطبہ نمبر 1

ولی بمعنیٰ متصرف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمِ

درود پاک

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

ماہ ربیع الثانی شریف

معزز سامعین! ماہ ربیع الثانی شریف ہے، بہت مناسب ہے کہ شانِ ولائت کے موضوع پر کچھ عرض کیا جائے کیونکہ سیّد الاولیاء حضور سیّدنا غوث اعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی گیارہویں شریف اسی ماہ مبارک میں منائی جاتی ہے۔ اس مناسبت سے بھی ذکر اولیاء کاملین خصوصاً سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر مبارک کیا جائے گا جن کے متعلق امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں کہ

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

ترجمہ یوں ہوگا

تو حضرات گرامی لفظ ولی کے کئی معانی ہیں جن میں سے ایک معنی ہے متصرف تو اس معنی کے لحاظ سے آیت کریمہ جو تلاوت کی گئی ہے اس کا ترجمہ یہ ہوگا کہ

الا ان اولیاء اللّٰہ لاخوفٌ علیھم ولا ھم یحزنون

(پارہ ۱۱ سورۃ یونس آیت نمبر ۶۲)

خبردار بے شک اللہ تعالیٰ (کی مملکت) کے متصرفین پر نہ تو کسی قسم کا کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

کیونکہ خوفزدہ اور غمگین انسان تصرف نہیں کرسکتا اور یہ اللہ کی مملکت میں تصرف فرماتے ہیں۔ اسی لئے آیت کریمہ کو حرف تنبیہ سے شروع فرمایا کہ ان اولیاء کرام کو اپنی طرح مجبور تصور نہ کرنا۔

اَلا حرف تنبیہ ہے

اَلا...... خبردار یہ تمہاری طرح مجبور نہیں بلکہ میں نے ان کو تصرف سے نوازا ہے اور ان کو ولایت عطا فرمائی ہے یہ میرے محبوب ہیں اس لئے میری ان سے محبت کا یہ تقاضہ ہے کہ میں نے اپنے ملک پر ان کا تصرف واختیار قائم کر دیا ہے میں ان کے ہاتھوں اپنی مملکت پر جو چاہوں کروں کیونکہ میں ہر چاہت پر قادر ہوں اور اپنی قدرت کا اظہار اپنے ان اولیاء کاملین کے دست ولایت سے کرتا ہوں۔

میری چاہت ان کی محبت

اور وہ محبت بھی یک طرفہ نہیں ہے بلکہ

یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ (پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۵۴)

اللہ ان سے محبت فرماتا ہے اور یہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔

اور جب محبت صادق ہوتی ہے تو میری تیری ختم ہوجاتی ہے بلکہ

جو کچھ محبّ کا ہوتا ہے — وہی محبوب کا ہوتا ہے
جو کچھ محبوب کا ہوتا ہے — وہی محبّ کا ہوتا ہے

امام احمد رضا فرماتے ہیں

اسی مقام کو مدنظر رکھ کر اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب ومحب میں نہیں میرا تیرا

تو جب یہ اولیاء کاملین رحمہم اللہ اللہ تعالیٰ کے محبّ بھی ہیں اور محبوب بھی تو پھر

ان کا سب کچھ — اس کا
اس کا سب کچھ — ان کا
مملکت خدا کی — ولایت اولیاء کی
سارا عالم خدا کا — تصرف اولیاء کا

اسی لئے تو کسی دیوانے نے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دربار عالیہ میں یوں خراج عقیدت پیش کیا ہے کہ

دوہتا پوتا سخیاں دا آپ سخی رج کے رب دے خزانیاں نوں ونڈے گج وج کے
کہڑا اے امیر اوتھوں خالی رہ گیا چورسی اوہ بھانویں اولیائی لے گیا
جہڑا غوث پاک دے دوارے بہہ گیا چورسی اوہ بھانویں اولیائی لے گیا

ارشاد غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حضرات گرامی اسی ولایت وتصرف کے پیش نظر ہی تو میرے غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا تھا کہ اے اپنے اپنے وقت کے اولیاء سنو تم اپنی اپنی ولایت پر

متصرف ہو مگر یاد رکھو تمہاری تمام ولایتیں میرے قدم مبارک کی مرہون منت ہیں
فرمایا

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ (بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۵)

میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پہ ہے۔ (تفریح الخاطر اردو ترجمہ صفحہ ۲۷)

جس کی منبر بنی گردن اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

تعمیل خواجہ اجمیری علیہ الرحمت

حضرات گرامی! آپ کا یہ ارشاد سن کر تمام اولیاء کرام نے اپنے اپنے مقامات پر اپنی گردنیں جھکالیں خراسان کی پہاڑیوں پر ہندالولی عطاء رسول حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الملت والدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے سر مبارک جھکایا اور عرض کیا

لَابَلْ عَلٰی عَیْنِیْ وَعَلٰی رَأْسِیْ

نہیں نہیں بلکہ (آپ کا قدم مبارک) میری آنکھوں پر اور میرے سر پر ہے۔

سارے ولیوں کی گردن جھکائی گئی مہران کے قدم کی لگائی گئی
چاہے ابدال ہو چاہے اوتاد ہو میرے غوث جلی کا مدح خوان ہے

شیخ صنعان کا واقعہ

حضرات گرامی! سب ولیوں نے گردنیں جھکا دیں مگر اصفہان کے ایک ولی شیخ صنعان نے اپنی گردن نہ جھکائی۔

یہ خود بھی بہت بڑے شیخ تھے
ہزاروں مریدوں کے پیر تھے

جب گردن نہ جھکائی تو میرے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو کشف سے یہ معلوم ہو گیا تو آپ نے جوش میں آکر فرمایا کہ

''میرا یہ قدم خنزیروں کو چرانے والے کی گردن پہ بھی ہے''

تو یہی شیخ صنعان ایک لڑکی پر فریفتہ ہو گئے اور اس سے وصال کی باتیں کرنے لگے وہ لڑکی غیر مذہب تھی اس نے کہا میں تجھے تب ملوں گی کہ تو میرے خنزیر چرایا کر

شیخ صنعان نے وعدہ کرلیا اور لگے خنزیر چرانے

اسی اثنا میں خنزیرنی نے بچے جنے جو خود نہ چل سکتے تھے تو ان کو کندھوں پر اٹھانے کا ارادہ کیا ادھر کھانے کا ٹائم ہوا تو خنزیر کا گوشت کھانے اور شراب پینے پر بھی تیار ہو گئے تو ان کے دو مریدوں شیخ محمود مغربی اور شیخ محمد فرید الدین عطار نے بلند آواز سے پکارا

یا غوث اعظم ہمارا پیر کافر ہو رہا ہے مدد فرمائیے

پھر غیب سے یہ آواز آئی شیخ صنعان ہوش کرو اور اپنی گردن جھکا دو

یہ حضور غوث پاک کی آواز تھی جسے سن کر شیخ صنعان نے خنزیر کا گوشت اور شراب کا پیالہ پھینک دیا اور گردن جھکا دی۔

(بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۵ تفریح الخاطر اردو صفحہ ۲۷ بحوالہ مقامات اولیا صفحہ ۱۱۰-۱۱۱)

جب پکارا شہنشاہ بغداد کو آئے چشم زدن میں وہ امداد کو
حل مشکل مریدوں کی آکے کریں کس قدر میرے آقا کا احسان ہے

یہ اللہ کی مملکت کے متصرف ہیں

حضرات گرامی یہ ہیں اللہ کی مملکت کے متصرف

کہاں غوث اعظم
کہاں شیخ صنعان
کہاں شیخ فرید الدین عطار اور شیخ محمود مغربی

ان دو ولیوں نے اپنے مقام سے اپنے پیر کو دیکھ بھی لیا
غوث اعظم نے اپنے مقام سے ان کی فریاد کو سن بھی لیا
شیخ صنعان کو کفر و ضلالت سے بچا بھی لیا

ہر مشکل دی کنجی یارو ہتھ ولیاں دے آئی
ولی نگاہ کرن جس ویلے رہوے نہ مشکل کائی

منکرین سے پوچھیے

اگر کوئی عداوت کا مارا منکر اولیاء کہے کہ یہ جھوٹ ہے تو اس سے پوچھو کہ کیا ولایت اور کذب ایک مقام پر جمع ہو سکتے ہیں؟

جواب یقیناً نہیں میں ہی ہوگا۔

تو پھر حضور غوث اعظم ولی ہیں انہوں نے سچ فرمایا ہے۔

خواجہ اجمیری سچے ولی ہیں انہوں نے سچ فرمایا ہے۔

شیخ محمود مغربی اور فرید الدین عطار سچے ولی ہیں انہوں نے سچ فرمایا ہے۔

معلوم ہوا

یہ پکارنے والے ولی بھی	سچے اور درست عقیدہ والے
پکار سننے والے ولی بھی	سچے اور درست عقیدہ والے
اگر سچے نہیں	تو ولی نہیں
اگر ولی ہیں	تو سچے ہیں

عداوت کی عینک اتار اور اولیاء اللہ کا ترجمہ کر اللہ کی (مملکت کے) متصرف یہ باذن اللہ خداوند قدوس کے ملک میں تصرف کرتے ہیں اور خدا ان سے کرواتا ہے۔ اس لیے ہم ان کو غوث اور ان اغواث کے سردار کو غوث اعظم تسلیم کرتے ہیں کیونکہ غوث کا معنی ہے فریادرس اور فریادرس بغیر تصرف کے فریادرسی کر نہیں سکتا۔

ان کو غوث بنایا	خود اللہ تعالیٰ نے
ان کو متصرف بنایا	خود اللہ تعالیٰ نے
ان کو فریادرس بنایا	خود اللہ تعالیٰ نے

میں ہاتھ پکڑ لوں گا

اسی لیے میرے پیران پیر دستگیر حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت تک میرے دوستوں اور میرے مریدوں میں سے جو ٹھوکر کھائے گا تو میں اس کا ہاتھ پکڑ لوں گا۔

کسی نے پوچھا کہ حضور آپ کے مریدین میں نیکوکار اور بدکار دونوں طرح ہی کے مریدین ہوں گے تو آپ نے فرمایا کہ

"پرہیزگار میرے لیے ہیں اور گنہگاروں کے لیے میں ہوں"

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ (قلائد الجواہر اردو ترجمہ صفحہ ۴۴)

ابیات سلطان العارفین

حضرات گرامی ایسے ہی تو نہیں فرما دیا حضرت العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے

سن فریاد پیراں دیا پیرا میری عرض سنیں کن دھر کے ہو
میرا بیڑا اڑیا وچہ کپراں دے جتھے مچھ نہ بہندے ڈر کے ہو
شاہ جیلانی قطب ربانی میری خبر لیو جھٹ کر کے ہو
پیر جہناں دے میراں باہو اوہ کنڈھیں لگدے تر کے ہو

تے

سن فریاد پیراں دیا پیرا تے میں آکھ سناواں تینوں ہو
تیرے جیہاں مینوں ہور نہ کوئی میں جیہاں لکھاں تینوں ہو
کھول نہ کاغذ بدیاں والے درتو نہ دھکیں مینوں ہو
جے میں وچہ ایڈا گناہ نہ ہوندے باہو تُوں بخشیندوں کہنوں ہو

فریاد کریں تو سہی

منکرین عظمت اولیاء کبھی یقین سے فریاد کر کے دیکھیں تو سہی؟

شیخ عزیز ابوعمر عثمان الصمد فینی اور حضرت شیخ عبدالخالق الحیر سمی رحمۃ اللہ علیہا فرماتے ہیں کہ ہم صفر ۵۵۵ھ کو حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ یکا یک آپ جلال میں آ گئے وضو فرمایا اور کھڑاویں پہنیں اور ایک آواز دی اور ایک کھڑام ہوا میں پھینک دی پھر دوسری مرتبہ بلند آواز سے پکارے اور دوسری کھڑام بھی فضا میں پھینک دی۔

کسی کو یہ معاملہ پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی۔

تین دن بعد ایک قافلہ بغداد شریف آیا اور اس نے آپ کی بارگاہ عالیہ میں کھڑے ہو کر کچھ کپڑے اور سونا نذرانہ پیش کیا اور آپ کی دونوں کھڑاویں بھی پیش کیں۔

ہم نے قافلہ والوں سے اصل واقعہ پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ تین دن ہوئے ہم فلاں جنگل میں رات بسر کر رہے تھے کہ ہمیں ڈاکوؤں نے لوٹ لیا اس وقت ہم نے نذر مانی کہ اگر ہمارا سامان واپس مل گیا تو ہم اس میں سے حضرت شیخ عبدالقادر کا حصہ بھی نکالیں گے بس پھر کیا تھا دو گرجدار آوازیں آئیں اور ڈاکوؤں نے ہمارا سامان واپس کر دیا اور کہا ہمارے دو سردار بھی مارے گئے ہیں اور یہ ہیں وہ کھڑاویں جنہوں نے ہمارے سرداروں کو مارا تھا۔ (قلائد الجواہر اردو صفحہ ۱۶۴)

یہ دین کے ڈاکو

حضرات گرامی

ان دنیا کے ڈاکوؤں نے تو غوث اعظم کے تصرف کو مان لیا۔

مگر یہ دین کے ڈاکو شرک و بدعت کفر کے کنوؤں کے ہی مینڈک بنے رہے۔

یاد رکھیے یہ ڈاکو ان ڈاکوؤں سے لاکھ کروڑ درجہ زیادہ خطرناک ہیں۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والے جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

آنکھ سے کاجل صاف چرا لیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھڑی تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

یہ ڈاکو اس لیے زیادہ خطرناک ہیں کہ

ہیں ڈاکو — مگر لباس مذہبی
ہیں ڈاکو — گفتار مذہبی
ہیں ڈاکو — رفتار مذہبی

دھوکہ دے کر ایمان لوٹتے ہیں۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ کسی اللہ والے کے غلام ہیں مگر پتہ اس وقت چلتا ہے جب فتووں کی توپ ایمان کو لہولہان کر چکی ہوتی ہے۔

چور قطب بن گیا

حضرات گرامی! ذرا توجہ کیجیے اور غور فرمایئے

آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ

میرا قدم چوروں کی گردن پہ ہے

بلکہ فرمایا...... ہر ولی کی گردن پہ میرا قدم ہے

اس سے آپ کے تصرف کی دلیل ظاہر ہے کہ ولی تو رہے ولی اگر چور بھی میرے در غوثیت پہ آ جائے تو میں اس کو بھی قطب بنادوں گا اور پھر اس کی گردن پہ بھی اپنے قدم مبارک کی مہر لگا دوں گا۔

پہلے وہ ہوگا — چور

جب میری نسبت ہو جائے تو پھر وہ ہوگا — کچھ اور

کسی شاعر نے کیا خوب کہا

میرا آقا غوث الاعظم ہے چوروں قطب بنانے جان دا اے
چوروں قطب بنانے تے اک پاسے مرگئے بھی جگانے جان دا اے

غوث پاک کا جبہ

روایات جو کہ فضائلِ غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے بھری پڑی ہیں ان میں یہ واقعہ سورج کی طرح کرنیں بکھیرتا ہوا نظر آرہا ہے کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم جیلانی قدس سرہ النورانی بہت ہی عمدہ اور قیمتی لباس زیب تن فرمایا کرتے کہ ایسا بادشاہانِ وقت کو بھی کم ہی نصیب ہوتا۔

شاہان زمانہ کہاں شاہان زمانہ
شاہان زمانہ ہیں غلامان محمد (ﷺ)

اعتراض اور جواب

گرامی قدر حضرات سامعین اس ضمن میں ایک اعتراض اور اس کا جواب بھی سن لیجئے۔

پورِ بتول نورِ دیدۂ مرتضیٰ فرزند مصطفیٰ امام الاسخیا سیّدنا حضرت امام حسن پاک رضی اللہ عنہ نے لباس فاخرہ شاہانہ زیب تن فرمایا تو ایک آدمی نے اعتراض کیا کہ آپ کے نانا جان کی حدیث پاک ہے کہ

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ

دنیا مومن کا قید خانہ ہے۔

تو اس کا مطلب ہوا کہ مومن دنیا کا قیدی ہے تو قیدی ایسا لباس نہیں پہنا کرتے جو آپ نے پہن رکھا ہے۔ تو ارشاد فرمایا

اگر مومن جنت اور جنت کی نعمتوں کو دیکھ لے تو واقعی وہ اس دنیا میں قیدی ہے اور یہ اس کا قید خانہ ہے۔ اگر کافر جہنم اور جہنم کے دردناک وذلت آمیز عذاب کو دیکھ لے تو واقعی یہ دنیا اس کے لیے قید خانہ نہیں ہے۔

اور نہ ہی وہ یہاں پر قیدی ہے بلکہ وہ اس دنیا کو اپنے لیے جنت تصور کرلے۔

مقصد یہ ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے جو لباس زیب تن فرما رکھا تھا تو وہ تفاخر کے

لحاظ سے نہیں تھا۔ اس طرح حضور غوث اعظم جو حسنی سیّد ہیں آپ نے تفاخر سے یہ جبہ زیب تن نہ فرمایا تھا بلکہ آپ کا کاروبار اتنا وسیع تھا کہ دنیا کے طول وعرض میں پھیلا ہوا تھا اس لیے تشکر کے طور پر پہنا ہوا تھا۔

مدینہ طیبہ میں دو بادشاہ

حضرات گرامی اس کی مثال یوں سمجھئے کہ حضرت سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ جو مسلمانوں کے ایک بہت بڑے بادشاہ گزرے ہیں اور حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں میں سے ہیں آپ مدینہ منورہ حاضر ہوئے شاہانہ لباس اتارا اور وہ لباس جس پہ دسیوں پیوند لگے ہوئے تھے پہن کر اپنے کندھے پر پانی کی مشک رکھے ہوئے مدینہ منورہ میں لوگوں کو پانی پلا رہے تھے کسی نے پہچان کر پوچھا حضرت یہ کیا؟

فرمایا میں غزنی میں تو ہوں امام
مگر مدینہ منورہ کے کتوں کا بھی ہوں غلام

اس کے بالمقابل ایک اور بادشاہ نے فاخرانہ لباس پہنا اور بڑے کروفر سے حاضر بارگاہ مدینہ ہوا اس سے کسی نے پوچھا حضرت یہ بارگاہ تو ایسی بارگاہ ہے کہ

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش بالاتر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

تو اس نے جواب دیا کہ اسی لئے تو اس لباس فاخرہ سے حاضر ہوا ہوں کہ اے میرے مدینے والے آقا یہ سب آپ ہی کی عطائیں ہیں۔

میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے

میں چاہتا ہوں کہ آقا نے اپنے لطف وکرم سے جو کچھ مجھے عطا فرمایا ہے وہ دکھانے آیا ہوں کہ اے محبوب علیک السلام دیکھیے یہ سب کچھ مجھ پر جچتا بھی ہے کہ نہیں۔

یہ اپنا اپنا ارادہ، مقام اور نیت کی بات ہے۔

سبو اپنا اپنا ہے جام اپنا اپنا
کیے جاؤ میخوا روکام اپنا اپنا

ہے وہ بھی بادشاہ
ہے یہ بھی بادشاہ
نیت اس کی بھی درست
نیت اس کی بھی درست

وہ دکھانے آیا ہے اور یہ دنیا کو یہ درس دینے آیا ہے کہ لوگو

مدینہ کے گدا دیکھے ہیں دنیا کے امام اکثر
بدل دیتے ہیں تقدیریں محمد کے غلام اکثر

آل اولاد تیری دا منگتا

حضرات گرامی!

حضرت سلطان محمود غزنوی کا یہی عقیدہ تھا اس لیے تو سومنات فتح کرنے کی دعا کروانے کے لیے حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی تھی کہ

آل اولاد تیری دا منگتا ہاں کنگال زبانی
پادیو خیر میری بھی جھولی یا ابوالحسن خرقانی

تو حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے خرقہ کی وجہ سے سومنات فتح ہو گیا تھا۔

حضرت خواجہ کا تصرف

حضرات محترم!

آمدم برسر مطلب اس واقعہ سے بھی پتہ چلا کہ اولیاء کرام اللہ کی طرف سے اس کی مملکت میں جب چاہیں جیسے چاہیں تصرف فرماتے ہیں۔

جو سومنات کا مندر ستارہ دن میں فتح نہ ہوا میرے خواجہ کے خرقہ کی برکت سے فتح ہو گیا میرے خواجہ نے اپنے خرقہ کی وجہ سے اس پر تصرف فرما کر اسے پاش پاش

کر دیا تو گزارش یہ کر رہا تھا کہ جناب غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ نے اتنا قیمتی خرقہ زیب تن فرمایا ہوا تھا کہ بغداد کے چور نے آنکھیں چار کر لیں اور اس کو چرانے کا پروگرام بنا لیا اور اب دن رات اس تفکر میں ہے کہ یہ جبہ کس طرح چوری کیا جائے دن میں تو آپ اسے پہنے رکھتے ہیں ایک ترکیب ذہن میں آئی کہ رات کو تو اُتار دیتے ہوں گے چنانچہ رات کو ہی چوری کرنا چاہیے۔

چنانچہ وہ اپنے اس پروگرام کے مطابق نصف شب آستانہ عالیہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ بموجب آیت قرآنی کہ

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ○ وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا (پارہ ۱۹ سورۃ الفرقان آیت نمبر ۶۴، آیت نمبر ۶۳)

وہ لوگ جو راتیں بسر کرتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدہ اور قیام میں اور جب ان سے جاہل مخاطب ہوں تو کہتے ہیں سلام ہو کسی پنجابی کے شاعر نے ترجمہ کیا کہ

ایہہ راتیں زاری کر کر روندے نیندا کھاں تھیں دھوندے
فجریں اوگنہار سدھاندے سب تھیں نیویں ہوندے

حضور اپنی عبادت میں مصروف تھے کہ اس نے جبہ اٹھایا سر پر رکھا اور چل دیا ادھر وہ چلا ادھر اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی سلب کر لی۔ جس سمت بھی چلتا ہے دروازہ نہیں ملتا۔ جبہ اتار کر رکھ دیتا ہے تو بینائی واپس آجاتی ہے پھر آنکھوں کو ملتا ہوا جبہ سر پر رکھ کر چلتا ہے تو دروازہ نظر نہیں آتا۔

پتہ چلا اللہ تعالیٰ گستاخان اولیاء کاملین کو اندھا کر دیا کرتا ہے اور ان کو صحیح راستہ کبھی دکھائی نہیں دیا کرتا۔

اس طرح کرتے کرتے موذن نے فجر سے پہلے تہجد کی منادی کی تو یہ چور اپنے پکڑے جانے کے ڈر سے صفوں میں چھپ گیا۔

ادھر یہ چھپا ادھر دروازہ پر دستک ہوئی۔

فرمایا — کون؟

عرض کیا — خضر علیہ السلام

فرمایا — اس وقت کیسے آنا ہوا

عرض کیا فلاں علاقہ کا ابدال فوت ہوگیا ہے علاقہ خالی ہے قطب لینے آیا ہوں۔

فرمایا وہ صفوں میں چھپا بیٹھا ہے اسے ہی لے جایئے۔

خضر علیہ السلام نے اسے پکڑ کر کہا کہ چلیے قطب صاحب!

اس نے کہا میں تو چور ہوں۔

فرمایا تو پہلے ضرور چور ہوگا مگر اب غوث پاک نے تجھے قطب بنادیا ہے اور تو اب ان کے تصرف سے فلاں علاقہ کا قطب قرار پایا ہے۔

عجب شان تیری یا قطب جلی ہے
جو چور آیا در پر تو بنتا ولی ہے

رب ولیاں نوں طاقت دتی

گرامی حضرات!

دیکھا آپ نے اولیاء کاملین کا تصرف کہ یہ اللہ کی مملکت میں اس کے اذن سے تصرف فرماتے ہیں۔

قلم ربانی ہتھ ولیاں دے ولی لکھے جو من بھاوے
رب ولیاں نوں طاقت دتی اوہ لکھے لیکھ مٹاوے

تقدیر بدل گئی

حضرات گرامی!

کیا کسی چور کو قطب بنادینا اس کی تقدیر بدلنے کے مترادف نہیں۔

کیا میرے غوث اعظم نے ایک اشارۂ ابرو سے اس چور کو تقدیر بدل کر قطب

نہیں بنادیا۔

ایہہ لکھی تقدیر نوں موڑن رب نوں منالیندے
اوہدیاں رب نال اکھیاں جوڑن جہنوں اپنا بنالیندے
کرن جس تے نگاہ
دل جاوے جس تے آ
کر دیندے اولیا
وچہ سینیاں دے بھرن قرآن ایہہ رب دے پیارے ھین
ہے اعلیٰ ولیاں دی شان ایہہ رب دے پیارے ھین
غوث اعظم شاہ جیلانی نوں جانے زمانہ ایں
علی بابا فاطمہ مائی محمد نانا ایں
ملی بے پرواہی
کلی ولیاں تے شاہی
دتی ذات الٰہی
تاہیوں اس تے ہے ساڈا ایمان ایہہ رب دے پیارے ہیں
ہے اعلیٰ ولیاں دی شان ایہہ رب دے پیارے ہیں

ارشاداتِ غوث صمدانی

حضرات گرامی!

خود بغداد کے والی فرماتے ہیں کہ

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
وَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٖ (قصیدہ غوثیہ)

اور تمام اقطاب پر میری حکومت ہے اور میرا حکم ہر حال میں نافذ ہے۔

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ

لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

اگر میں اپنے راز کو مردہ پر ڈالوں تو وہ مولا تعالیٰ کی قدرت سے البتہ ضرور کھڑا ہو جائے گا تو ثابت یہ ہوا کہ قدرت خداوندی کا تصرف اولیاء کے ہاتھوں ظہور پذیر ہوتا ہے۔

مرغی زندہ فرمادی

حضرت شیخ محمد بن قائد الاوانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

ایک عورت اپنے بچے کو لے کر حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں دیکھتی ہوں کہ میرے اس بچے کو آپ سے شدید محبت ہے اس لیے میں اپنا حق چھوڑ کر محض رضائے الٰہی کی خاطر اس اپنے بچے کو آپ کے سپرد کرتی ہوں چنانچہ وہ عورت اپنے بچے کو آپ کے مدرسہ میں چھوڑ کر چلی گئی۔

چند ایام کے بعد وہ عورت آپ کی خدمت عالی مرتبت میں حاضر ہوئی تو اس نے دیکھا کہ اس کا بچہ جو کی سوکھی ہوئی روٹی کھا رہا ہے۔

پس وہ عورت جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس گئی تو دیکھا کہ آپ مرغی کے سالن سے کھانا تناول فرما رہے ہیں۔

اس عورت نے کہا

حضور میرے بچے کو تو جو کی سوکھی روٹی کھلا رہے ہو اور خود مرغی کے سالن سے تناول فرما رہے ہو۔

آپ نے مرغی کی ہڈیاں جمع کیں اور فرمایا

قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی الخ

اس اللہ کے حکم اٹھ جو مردہ ہڈیوں کو بھی زندہ فرما دیتا ہے۔

تو وہ گڑ گڑ کرتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی تب آپ نے فرمایا کہ جب تیرا بچہ بھی اس قابل ہو جائے گا تو پھر وہ بھی جو جی چاہے کھائے (بہجۃ الاسرار صفحہ ۶۵)

حضرت جمیل قادری نے کیا خوب فرمایا

وہ کہہ کر قم باذن اللہ جلا دیتے ہیں مردوں کو
بہت مشہور ہے احیاء موتی غوث اعظم کا

یہ تصرف نہیں تو کیا ہے؟

حضرات گرامی!

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت فرمودہ تصرف نہیں تو اور کیا ہے؟
ولی کا ایک معنی متصرف ہوتا ہے جو اس واقعہ سے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

میرا آقا غوث الاعظم ہے ستے لکھ جگانے جاندااے
ستے لکھ جگانے تے اک پاسے مردے بھی جگانے جاندااے
ایہہ رتبے اوہدے وردے نے جتھے سبق فرشتے پڑھ دے نے
پئے منکر اینویں سڑے دے نے پر چل دا کسے دا زور نہیں

ولی کا معنی متصرف ایک اور واقعہ سماع فرمائیے

مردہ زندہ فرمادیا

ایک دفعہ بغداد شریف میں ایک عیسائی پادری نے لوگوں کو یہ کہہ کر گمراہ کرنا شروع کر دیا کہ ہمارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے نبی سے افضل ہیں اس لئے کہ ہمارے نبی عیسیٰ علیہ السلام نے مردے زندہ کیے جس پر تمہارا قرآن شاہد ہے کہ

اُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ

میں اللہ کے حکم سے مردے زندہ کرتا ہوں۔

اور تمہارے نبی نے تو کوئی مردہ زندہ نہیں کیا۔

یہ مولوی عیسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھیں

حضرات محترم!

اب یہ جو مولوی ملاں کہتے ہیں کہ

ہم نبی جیسے — نبی ہمارے جیسے

نبی کے پاس — کوئی اختیار نہیں

نبی مردے زندہ — نہیں کرسکتا

ان کو تو چاہیے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھ لیں کیونکہ ان کا اختیار اور مردوں کو زندہ کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے۔

اور پھر یہ کہتے ہیں کہ ہمارا نبی معاذ اللہ مر کر مٹی میں مل گیا اور عیسیٰ علیہ السلام چوتھے آسمان پر زندہ موجود ہیں تو پھر ان بدلگاموں کو بجائے فریب سے میرے آقا کا کلمہ پڑھنے کے سیدھا سیدھا عیسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھ کر ان کا امتی بن جانا چاہیے۔

ایسے نبی کا کلمہ پڑھنے کا کیا فائدہ جو مر کر مٹی میں مل گیا

ایسے نبی کا کلمہ پڑھنے کا کیا فائدہ جو مردے زندہ نہیں کرسکتا

یا پھر دو ان عیسائیوں کو جواب؟

میرا دعویٰ ہے تم قیامت تک ان کو جواب نہ دے سکو گے۔

ان کو جواب دے گا کوئی غوث اعظم کا غلام

ان کو جواب دے گا کوئی اولیاء کاملین کے تصرف کا ماننے والا

تو جب عیسائی پادری نے لوگوں کو اپنی اس تبلیغ سو سے گمراہ کرنا شروع کیا تو بات بغداد کے دولہا حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ تک بھی پہنچ گئی۔

میرے آقا خود بنفس نفیس اور بجسد لطیف اپنی شان ولایت کے ساتھ اس پادری کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا

اوہ پادری تو کیا کہتا ہے؟

اس نے ساری باتیں آپ کے سامنے دہرائیں

آپ کی پیشانی مبارک پر جلال غوثیت ظاہر ہونے لگا

آپ کے چہرہ مبارک سے سرخ شعاعیں پھوٹنے لگیں

فرمایا پادری سن

میں نبی نہیں ہوں بلکہ نبی کا نواسہ ہوں اور غلام رسول ہوں۔

اگر میں مردہ زندہ کردوں تو کیا تو میرے کالی کملی والے نانا کا کلمہ پڑھ کر ان کا غلام بن جائے گا اس عیسائی پادری نے کہا جی ہاں مجھے منظور ہے کیونکہ اس بے ایمان کا عقیدہ تھا کہ ایسا کوئی کر ہی نہیں سکتا تب آپ نے فرمایا کہ مجھے کوئی پرانی قبر دکھاؤ تو میں اس مردہ کو زندہ کردوں۔

پادری نے آپ کو ایک پرانی قبر دکھائی تو میرے غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ایک گویے کی قبر ہے۔

قبر کے مردے کا علم

حضرات گرامی!

آج کے مولوی ملاں کہتے ہیں نبی کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں اور نبی قبر کا علم نہیں جانتے مگر میرے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے عیسائیوں کے اس مجمع میں برملا فرمادیا کہ یہ ایک گویے کی قبر ہے اگر تم کہو تو وہ قبر سے گاتا ہوا باہر نکلے۔

پادری نے کہا ٹھیک ہے پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب مردہ زندہ کیا کرتے تھے تو کیا پڑھا کرتے تھے؟

پادری نے کہا وہ "قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ" یعنی اللہ کے حکم سے اٹھ

پھر حضور غوث پاک نے جلال ولایت میں آ کر قبر کو ٹھوکر ماری اور فرمایا

قُمْ بِاِذْنِیْ

میرے حکم سے اٹھ جا

وہ مردہ گاتا ہوا قبر سے باہر اٹھ آیا (اردو ترجمہ تفریح الخاطر صفحہ ۱۹)

ثابت ہوا کہ اولیاء کاملین اللہ کی مملکت کے متصرف بِاِذْنِ اللّٰهِ ہیں

عیسیٰ کے معجزوں نے مردے جلادیے ہیں

احمد کے معجزوں نے عیسیٰ بنادیے ہیں

عیسیٰ علیہ السلام مردہ جلائیں — قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کہہ کر

غوث اعظم مردہ جلائیں — قُمْ بِاِذْنِیْ کہہ کر

تو حضرات محترم! معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ یعنی اللہ کے دوست اور محبوب بندے باذن اللہ تعالیٰ اللہ کی مملکت میں تصرف فرماتے ہیں۔

حضرات ابوصالح جنگی دوست

حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے والد گرامی حضرت سیدنا ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ کا لقب جنگی دوست کیوں پڑا؟

اس واقعہ سے کہ آپ کہیں تشریف لے جا رہے تھے تو دیکھا کچھ سرکاری لوگوں نے شراب کے مٹکے سروں پر اٹھائے ہوئے ہیں اور کہیں لے جا رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟

جواب ملا یہ شراب ہے۔

فرمایا اسلام میں اور قرآن وحدیث کی روشنی میں شراب حرام ہے لہٰذا ان مٹکوں کو توڑ دو انہوں نے نہ توڑے اور انٹ شنٹ کی باتیں بنائیں۔

آپ نے اپنے عصائے مبارک سے ان کو توڑ دیا تو انہوں نے کہا

بابا جی! کیا آپ کو معلوم نہیں یہ سرکاری مٹکے ہیں؟

فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں میں بھی سرکار کی طرف سے مامور ہوں۔

تو آپ کا لقب جنگی دوست ہو گیا (سیرت غوث الثقلین)

پتہ چلا کہ اولیاء اللہ سرکاری طور پر مامور ہوتے ہیں اسی لیے باذن سرکار تصرف فرماتے ہیں۔

ایک حدیث مبارکہ

حضرات گرامی اس مقام پر میں آپ کو حدیث پاک سنانا چاہتا ہوں توجہ سے سماعت کیجئے اس حدیث کو تاجدار ولائت حضرت مولائے کائنات شیر خدا مولا علی

المرتضیٰ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا آپ فرماتے ہیں کہ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْاَبْدَالُ بِالشَّامِ وَھُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلاً کُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰہُ مَکَانَہٗ رَجُلاً یُسْقٰی بِھِمُ الْغَیْثُ وَیُنْتَصَرُ بِھِمْ عَلَی الْاَعْدَآءِ وَیُصْرَفُ مِنْ اَھْلِ الشَّامِ بِھِمُ الْعَذَابُ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۸۲)

میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ شام میں ابدال ہوں گے جن کی تعداد چالیس ہوگی جب ان میں سے کوئی فوت ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا مقرر فرما دے گا ان کے وسیلہ سے بارش ہوگی ان کے طفیل دشمنوں پر فتح ہوگی اور انہیں کی برکت سے اہل شام سے عذاب دور کیا جائے گا۔

اس حدیث پاک سے پتہ چلا

حضرات گرامی!

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ

اولیاء اللہ کا تصرف بارش میں بھی ہوتا ہے۔

بارش اللہ تعالیٰ ہی برساتا ہے مگر ان اولیاء کاملین کی برکت سے کیونکہ ان کو اللہ نے اپنا دوست بنا رکھا ہے تو جب یہ بارش کے لیے دعا کرتے ہیں تو وہ بارش برسا دیتا ہے۔

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ ان کے تابع ہے بلکہ اس نے ابتداء ہی سے لوح محفوظ میں لکھ دیا ہوتا ہے کہ فلاں علاقہ میں بارش کی ضرورت ہوگی میرا فلاں بندہ دعا کرے گا تو میں بارش برسا دوں گا۔

تھانوی صاحب لکھتے ہیں

لیجئے حضرات بزرگوں کے تصرف کے منکرین کے حکیم الامت مولوی اشرف علی

تھانوی لکھتے ہیں کہ

''بیان کیا جاتا ہے کہ بارش ایک بزرگ کے پیچھے پیچھے چلا کرتی تھی اور متاخرین میں ایک بزرگ شیخ ابوالعباس شاطر ہوئے ہیں وہ بارش کو کچھ درہموں کے بدلہ فروخت کیا کرتے تھے''

(جمال الاولیاء از مولی تھانوی صفحہ۴۳ مطبوعہ تھانہ بھون)

اور لطف کی بات یہ ہے کہ کرامات کی اقسام بیان کرتے ہوئے انہوں نے سولہویں قسم تصرف لکھی ہے۔اور اسی کے ذیل میں یہ عبارت تحریر کی ہے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اسی لیے تو فرماتے ہیں کہ

اپنے من میں ڈوب کر پاجا سراغ زندگی

تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

چلو اگر تمہیں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے دلائل قبول نہیں

چلو اگر تمہیں محدث اعظم پاکستان کے دلائل قبول نہیں

چلو اگر تمہیں امام خطابت رحمۃ اللہ علیہ کے دلائل قبول نہیں

ان تمام اکابرین کو تم مشرک و بدعتی کہتے رہو مگر اپنے حکیم الامت کی بات تو مانو فقیر لفظ بلفظ حوالہ کا ذمہ دار ہے۔

اگر حوالہ نہ ہو تو فقیر کی زبان کاٹ دو تا کہ پتہ چلے کہ یہ جھوٹا ہے

اگر حوالہ ہو تو ہم تمہاری زبان نہیں کاٹتے بلکہ دعوت فکر دیتے ہیں کہ

تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

تو اگر میرا نہیں بنتا تو نہ بن اپنا تو بن

مجھے انتظار رہے گا

اور ہاں ایک بات کے جواب کا مجھے شدت سے انتظار رہے گا کہ ہم اہلسنت تو اولیاء کاملین کو متصرف مانیں تو ہو جاتے ہیں مشرک

ذرا جواب دیجئے یہ مولی اشرف علی تھانوی کے متعلق کیا خیال ہے جو کہ آپ کے حکیم الامت بھی ہیں۔

یوں نہ نکلیں آپ برچھی تان کر

اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

گرامی حضرات!

فقیر نے مشکوٰۃ شریف کی حدیث پڑھی جس سے ثابت ہوا کہ اولیاء کاملین کے تصرف سے دشمنوں پر فتح حاصل ہوگی۔

سومنات کی فتح

تاریخ وسیر کی کتابیں پڑھیں

حضرت سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے سومنات کے مندر پر سترہ حملے کیے مگر فتح نہ ہوئی بالآخر حضور خواجہ خواجگاں حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں عاجزانہ منکسرانہ حاضر ہوا اور دعا کی درخواست کی تو وہی مندر اٹھارہویں حملہ سے فتح ہوگیا۔

نبیاں تے ولیاں دے در تے مقبول دعاواں ہندیاں نے

ہڑ وگدے نے جدوں ہنجواں دے فرمعاف خطاواں ہندیاں نے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

وَيُصْرَفُ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ

ان ابدالوں کی وجہ سے اہل شام سے عذاب دور کیا جاتا ہے۔

کیونکہ جب یہ اولیاء کاملین دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہیں تو وہ دعا ضرور مقبول ہوتی ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَاءُ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۵)

قضا کو رد نہیں کرتی مگر دعا

اور مولی تھانوی صاحب رقمطراز ہیں کہ کرامات کی گیارہویں قسم ہے۔

''مقبولیت دعا اور یہ تو بہت ہی زیادہ ہے ہم نے خود بھی ایک جماعت کی جماعت سے اس کا مشاہدہ کیا ہے''

(جمال الاولیاء صفحہ ۳۴ مطبوعہ تھانہ بھون)

ٹیڈی بزرگوں کی ایجاد

حضرات گرامی!

معلوم ہوتا ہے کہ پچاس ساٹھ پہلے ان کرامات کا تسلیم کرنا کوئی بدعت شرک نہ تھا۔ یہ بعد میں آنے والے ٹیڈی بزرگوں کو نو ایجاد فتویٰ سازی ہے جو کہ بدعت ہے۔

زمین کا سمٹ جانا

سامعین کرام!

عرض یہ کر رہا تھا کہ ولی کا ایک معنی ہے متصرف تو اولیاء اللہ یعنی اللہ کی مملکت کے متصرف اللہ تعالیٰ کے یہ ولی ہیں۔

اب ملاحظہ کیجئے بیاران دیو بند کے حکیم الامت جناب اشرف علی تھانوی صاحب ہی لکھتے ہیں سنیے اور سر دھنیے وہ فرماتے ہیں کہ

''اولیاء اللہ کے واسطے زمین کا سمٹ جانا بیان کیا گیا ہے کہ ایک ولی سرطوس کی جامع مسجد میں تھے۔ آپ کو حرم شریف کی زیارت کا اشتیاق ہوا تو آپ نے سر جھکا لیا پھر سر اٹھایا تو آپ حرم شریف کے اندر تھے اور اس قسم کے واقعات کا مشترک مضمون تو اثر کی حد پہنچا ہوا ہے اس لیے اب اس کا انکار سوائے ضدی شخص کے اور کون کر سکتا ہے؟

(جمال الاولیاء صفحہ ۳۳ مطبوعہ تھانہ بھون)

فتنوں کی توپ

محترم حضرات!

یہی کرامت اگر ہم کسی بزرگ کی بیان کر دیں تو فتووں کو توپ چلنے لگتی ہے۔ اور توحید کا نقصان ہونے لگتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ تھانوی صاحب کیا موحد نہ تھے

یا تو ان پر بھی فتووں کی توپ سیدھی کرو

یا ہمیں سیدھا سادھا مسلمان رہنے دو

یہ دو رنگی کیوں ہے۔

ایک کرامت تھانوی صاحب بیان کریں تو وہ حکیم الامت اور نہ معلوم کیا کیا ہیں؟

وہی کرامت اہلسنت بیان کریں تو اہلسنت مسلمان ہی نہیں رہتے۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

حضرات گرامی!

اولیاء کاملین میں ایک بہت بڑا اسم گرامی حضور داتا گنج بخش علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا تصرف عطا فرمایا کہ ہر خاص و عام کی زبان پہ جب ان کا اسم گرامی آتا ہے تو وہ یہی کہتے ہیں ''داتا گنج بخش''

اور آپ کے تصرفات کا یہ عالم ہے کہ پوری دنیا سے لوگ آپ کے در اقدس پر حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ

داتا تیرا دربار ہے رحمت کا خزانہ
قدموں کو تیرے چومنے آتا ہے زمانہ

اور جن کے تصرفات سے فیض حاصل کرنے والے ہندالولی عطاء رسول حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ (وہ شخصیت جس نے ہندوستان کے کفر گڑھ کو اپنے خدا داد تصرف سے قلعہ اسلام بنا دیا) داتا صاحب کے تصرفات کا بیان

اپنے اس شعر میں یوں کرتے ہیں کہ

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل کاملاں رارہنما

اب ذرا غور کیجئے کے اللہ کا ولی کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا اس لیے کہ

اگر جھوٹا ہے تو ولی نہیں
اگر ولی ہے تو جھوٹا نہیں

تو فرماتے ہیں کہ اے سیّدنا علی ہجویری آپ گنج بخش ہیں اور فیض عالم یعنی تمام کائنات کو فیض کے خزانے بخش رہے ہیں تو جب تک تصرف نہ ہو خزانے کیسے تقسیم کر سکتے ہیں؟

فرمایا مظہر نور خدا یعنی نور خدا نبی کریم ﷺ کے مظہر تو جب نبی کریم ﷺ ساری کائنات میں تصرف فرما رہے ہیں تو جو ان کے مظہر ہیں وہ بھی فرما رہے ہیں۔

نبی کریم متصرف ہیں اس لیے کہ

اللہ سے لیتے ہیں اولیاء کو دیتے ہیں

اولیاء کرام متصرف ہیں اس لیے کہ

نبی کریم ﷺ سے لیتے ہیں ہمیں دیتے ہیں

جب ہم انہیں داتا کہیں؟

حضرات گرامی! جب ہم حضرت علی ہجویری کو حضور داتا گنج بخش کہتے ہیں تو بہت سے موحدین کے پیٹوں میں مروڑ اٹھنے لگتے ہیں اور ان کا درد یہ کہتا ہوا سنائی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی کو داتا کہنا تو شرک ہے۔ بس صرف اللہ ہی داتا ہے اور کوئی نہیں؟

کیا کوئی داتا ہو سکتا ہے؟

حضرات محترم!

میں چاہتا ہوں کہ آج یہ گرہ بھی کھول دوں اور اس پر بھی قدرے تفصیل کے ساتھ گفتگو کر دوں تاکہ یہ مسئلہ بآسانی سمجھ میں آسکے کہ یہ لوگ کہاں تک درست کہتے ہیں اور ہم لوگ کہاں تک درست ہیں اور کیا اللہ کے علاوہ کوئی داتا ہے یا نہیں

داتا کسے کہتے ہیں

سامعین مکرم!

اس گفتگو کی ابتداء کرنے سے پہلے ہم لفظ داتا پر غور کریں کہ داتا کہتے کسے ہیں؟

عموماً مخالف لوگ کہا کرتے ہیں کہ جی داتا دینے والے کو کہتے ہیں اور ان الفاظ کو اگر مودب طریقہ سے بولا جائے تو داتا عطا فرمانے والے کو کہتے ہیں۔

رسول داتا ہیں

آیئے اب قرآن کریم سے پوچھیں کہ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی کوئی عطا فرمانے والا ہے؟

تو قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ موجود ہے کہ

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ (پارہ سورۃ الحشر آیت نمبر ۷)

اور جو کچھ رسول تمہیں عطا فرمائیں اسے مضبوطی سے تھام لو۔

تو اگر اللہ کے سوا کوئی عطا کرنے والا نہیں تو یہ کیوں فرمایا گیا؟

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کے مظاہر اس کے بندے ہیں جو اس کے اذن سے عطا فرماتے ہیں اور وہ بعطاء الٰہی داتا یعنی عطا کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ داتا ہے

حضرات توجہ رہے

بیٹے دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے
بیٹیاں دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے

وہ ارشاد فرماتا ہے کہ

يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ

(پارہ سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۴۹)

وہ جسے چاہے بیٹیاں عطا کرے اور وہ جسے چاہے بیٹے عطا کرے۔

وہی عطا فرماتا ہے۔

یھب صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع ہے جس کا مصدر ھبۃ ہے یعنی دینا' ھبہ کرنا' عطا کرنا

جبریل امین داتا ہیں

اب ذرا قرآن کریم کا مطالعہ کیجیے اسی مصدر سے مضارع واحد متکلم کا صیغہ حضرت سیدنا جبریل امین کے لیے بھی موجود ہے جبکہ وہ حضرت سیدہ مریم سلام اللہ علیہا کے پاس گئے اور فرمایا کہ

لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ○ (پارہ سورۃ المریم آیت نمبر ۱۹)

میں تمہیں پاکیزہ بیٹا دینے آیا ہوں۔

تو کیا حضرت جبریل نے یہ شرکیہ جملہ بولا؟ معاذ اللہ

جبریل علیہ السلام	گناہ سے معصوم
جبریل علیہ السلام	شرک سے معصوم
جبریل علیہ السلام	نوریوں کا امام
جبریل علیہ السلام	ملائکہ کا سردار
جبریل علیہ السلام	بیت المعمور کا خطیب
جبریل علیہ السلام	زبور کا حافظ
جبریل علیہ السلام	توریت کا حافظ
جبریل علیہ السلام	انجیل کا حافظ

جبریل علیہ السلام	قرآن کا حافظ
جبریل علیہ السلام	تمام انبیاء علیہم السلام کا صحابی

تو اگر اللہ کے علاوہ کسی کو داتا یعنی عطا کرنے والا یا دینے والا کہنے کا عقیدہ شرکیہ ہے تو پھر اس جبریل امین علیہ السلام کے متعلق کیا فتویٰ ہے جنہوں نے فرمایا

لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ○ (پارہ سورۃ المریم آیت نمبر ۱۹)

میں دینے آیا ہوں تمہیں پاکیزہ بیٹا

تو جبریل امین ہوئے دینے والے یعنی داتا

لیکن اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے کیونکہ قرآن فرماتا ہے کہ جبریل نے فرمایا اے مریم

اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ (پارہ ۱۶ سورۃ المریم آیت نمبر ۱۹)

میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔

تو جسے رب خود داتا بنا کر بھیجے	وہ داتا
اگر رسول کو داتا بنا کر رب بھیجے تو	رسول داتا
اگر جبریل کو رب داتا بنا کر بھیجے تو	جبریل داتا
اور اگر کسی ولی کو رب داتا بنا کر بھیجے	تو ولی داتا
اگر علی ہجویری کو رب داتا بنا کر بھیجے	تو علی ہجویری داتا

شرک کیسا؟

اور یہ عقیدہ شرکیہ کیوں کر؟

علی ہجویری داتا ہیں

تو پتہ چلا کہ

اللہ کریم جسے چاہے دینے والا بنا دے

اسی نے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کو داتا بنایا اور ان کا یہ لقب ہر

خاص وعام کی زبان پر جاری فرمایا اور ایک اس قطب الوقت کہ جس کی نگاہ سے نناوے لاکھ ہندو مسلمان ہو گئے ان کی زبان سے گنج بخش کا لقب دلوایا

اب یا تو خواجہ اجمیری کو ولی نہ مانو

یا داتا ہجویری کو داتا مانو

کیونکہ ولی کبھی جھوٹ نہیں بولتے

اگر جھوٹا ہے تو ولی نہیں

اگر ولی ہے تو جھوٹا نہیں

تو خواجہ اجمیری ہندالولی اور عطاء رسول ہیں قطب الوقت ہیں یہی وہ خواجہ ہیں جن کی وجہ سے آج ہندوستان میں اسلام موجود ہے۔

انہیں کے دم قدم سے خطہ پاک وہند اسلام کی برکات سے منور ہوا۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہ علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ وہ ہیں کہ

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

یہ عقیدہ بالکل درست ہے

حضرات گرامی!

آج تک کسی نے اللہ کریم کو خزانے عطا فرماتے ہوئے دیکھا ہے تو ہمیں بتائیے

اگر چہ وہی عطا فرمانے والا ہے مگر وہ جسم وجسمانیات سے پاک ہے

تو وہ کیسے عطا فرماتا ہے؟

اپنے بندوں کے ذریعہ

اپنے نبیوں کے ذریعہ

اپنے ولیوں کے ذریعہ

تو پھر یہ اولیاء کاملین اس کی عطا کا مرکز ہیں

تو پھر یہ داتا ہجویری اس کی سخا کا مظہر ہیں

اس لیے ہم انہیں داتا علی الہجویری کہتے ہیں اور ایسا کہنا بالکل درست ہے۔

عرض یہ کر رہا تھا

تو میں عرض کر رہا تھا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ (پارہ ۲۸ سورۃ الحشر آیت نمبر ۷)

اور تمہیں جو کچھ رسول عطا فرمائیں اسے مضبوطی سے تھام لو۔

کیونکہ رسول کا عطا کرنا خدا کا عطا کرنا ہے

جس طرح

رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت

رسول کی بیعت خدا کی بیعت

رسول کا ہاتھ خدا کا ہاتھ

اس طرح

رسول کا عطا کرنا خدا کا عطا کرنا

اور یہ اولیاء کاملین وارثین ونائبین رسول ہیں تو پھر پتہ یہ چلا کہ

اولیاء کا عطا کرنا رسول کا عطا کرنا

رسول کا عطا کرنا خدا کا عطا کرنا

نتیجہ یہ نکلا کہ رسول اللہ علیہ السلام کے واسطہ سے اولیاء کی عطا بھی خدا ہی کی عطا ہے اور عطا کرنے والے کو کہتے ہیں داتا

اللہ بھی داتا

رسول اللہ بھی داتا

اولیاء اللہ بھی داتا

تو میرے داتا علی ہجویری تو امام الاولیاء ہیں جن کے متعلق حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد ہے کہ

اگر داتا صاحب میرے دور میں ہوتے؟

اگر داتا علی الہجویری میرے حیات ظاہرہ کے دور میں ہوتے تو میں ان کی بیعت کرتا۔ یہ ان کا فرمان ہے جن کی خود یہ شان ہے کہ

قَدَمِیْ هٰذَا عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ

میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔

جن کی گردنوں پر ان کا قدم نہ ہو — وہ ولی نہیں ہوسکتا

وہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہونے کی چاہت رکھتے ہیں۔

تو پھر ان داتا صاحب کا کیا مقام ہوگا جن کی غوث اعظم ارادت رکھتے ہوں۔

داتا اور متصرف

گرامی حضرات!

اب جبکہ قرآن کریم کی روشنی میں ثابت ہوگیا کہ داتا عطا فرمانے والے کو کہتے تو یہ بات بطریق اولیٰ ثابت ہوئی کہ جب تک کسی چیز پر تصرف واختیار نہ ہو وہ کسی کو دی ہی نہیں جاسکتی تو پتہ چل گیا کہ ولی کا ایک معنی ہے متصرف اور داتا صاحب بھی باذن اللہ تعالیٰ متصرف ہیں۔

داتا صاحب کی لاہور آمد

حضور داتا علی الہجویری اپنے مرشد گرامی کے حکم سے لاہور جلوہ فرما ہوئے تو اپنے خداداد تصرف سے لاہور کو اسلام کا مضبوط قلعہ بنادیا۔

آج جہاں آپ کا مزار پر انوار ہے اسی جگہ گھاس کی ایک جھونپڑی میں اپنے فقر و درویشی کا بوریا بچھا کر بیٹھ گئے اور دین حق کی سربلندی کے لیے تبلیغ شروع فرمادی۔

توحید ورسالت کا درس شروع فرمادیا

ذکر وفکر کی محافل سجنے لگیں اور لوگ دیوانہ وار جوق در جوق ان میں شریک ہونے لگے راجہ راؤ گورنر لاہور کو جب ان تبلیغی مساعیات مبارکات کی اطلاع ملی تو غصہ سے آگ بگولہ ہوگیا اور اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ آج رات ہی اس فقیر کی جھونپڑی کو آگ لگا دو اور اس فقیر کو شہر سے باہر نکال دو۔

رات ہوئی تو راجہ راؤ کے سپاہی جلتی ہوئی مشعلیں لے کر آگئے آپ دنیا سے بے خبر تصور یار میں محو تھے انہوں نے اس جھونپڑی کو آگ لگانے کی پوری سر توڑ کوشش کی مگر آگ نہ لگ سکی۔

وہ آگ لگاتے

یہ اللہ اکبر کہتے آگ بجھ جاتی

فرمایا تم کون ہو؟

کہا ہم راجہ راؤ کے سپاہی ہیں اور اس جھونپڑی کو جلانے آئے ہیں۔

فرمایا! فقیر کی اس جھونپڑی کو تو جہنم کی آگ بھی نہیں جلاسکتی۔

سپاہیوں نے کہا! تو پھر آپ خود ہی اس شہر سے نکل جائیں۔

فرمایا! میں جانے کے لیے نہیں آیا میری تو اب قبر بھی اسی لاہور ہی میں بنے گی۔

میری تو قبر بھی لاہور بنے گی

حضرات گرامی!

یہ ہے تبلیغ

نہ کوئی بسترا — نہ کوئی چینک

نہ کوئی استرا — نہ کوئی عینک

مسلمانوں کو نہیں کہا جا رہا کہ کلمہ پڑھو۔

بلکہ سکھوں ہندوؤں غیر مسلموں کو مسلمان کرنے کے لیے کلمہ پڑھایا جا رہا ہے۔

اور پھر یہ نہیں کہ مسلمانوں کو کلمہ پڑھایا رقم بٹوری اور بستر اٹھا کر چلدیے بلکہ

فرمایا کہ

اب میری تو قبر بھی لاہور ہی میں بنے گی۔

منکرین کا چیلنج اور محدث اعظم

محترم حضرات!

اسی لیے تو ان منکرین کے بہت بڑے پوپ پال نے چیلنج کیا تھا کہ داتا صاحب کا مزار یہاں نہیں ہے اور میرے آقائے نعمت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے شیرانوالہ گیٹ پر جلسہ منعقد کر کے کہا تھا کہ تم کہتے ہو داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مزار یہاں نہیں اور میں تمہیں کہتا ہوں کہ آؤ نکلو اپنے اس مدرسہ سے اور میرے ساتھ چلو داتا صاحب کے مزار پر سلام کرتے ہیں۔

تم بھی سلام کرنا

میں بھی سلام کروں گا

جس کے سلام کا جواب آ گیا وہ سچا

اگر میرے سلام کا جواب آ گیا تو پھر معلوم یہ ہوگا کہ داتا صاحب کا مزار یہیں پر ہے مگر وہ مرتا مر گیا داتا صاحب سلام کرنے نہ آیا اور نہ ہی اس کی زیارت آتی ہے۔

میرے محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ ہر جمعرات داتا صاحب حاضر ہوتے اور دیکھنے والے دیکھتے کہ یوں باتیں ہو رہی ہیں جیسے دونوں بزرگ آمنے سامنے ہوں۔

مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں

درحقیقت وہ کبھی ہم سے جدا ہوتے نہیں

اور بقول اقبال مرحوم کہ کون کہتا ہے کہ مومن مر گئے

قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

داتا صاحب کا جلال

حضرات گرامی! ان سپاہیوں نے پھر تیل چھڑک کر آگ لگانا چاہی۔

داتا صاحب جلال میں آ گئے اور فرمایا

وہ دیکھو راجہ راؤ کا محل جل رہا ہے۔

سپاہیوں نے دیکھا تو راجہ کے محل میں شعلے بھڑک رہے تھے۔

وہ جھونپڑی کو چھوڑ کر واپس چلے گئے راجہ کو سارا ماجرا سنایا اور کہا کہ محل میں آگ لگنے کی وجہ بھی اس فقیر کی بددعا ہے۔

راجہ راؤ اسی وقت اٹھا حضور داتا گنج بخش علیہ الرحمت کے قدم پکڑ کر معافی طلب کی اور مسلمان ہو گیا۔

داتا صاحب نے فرمایا جاؤ تمہارے محل کی آگ بجھ چکی ہے۔

(مقاماتِ اولیا از حضرت شہنشاہِ خطابت علیہ الرحمت صفحہ ۱۵۱)

یہ آپ کا تصرف ہی تو ہے

حضرات گرامی!

داتا صاحب کی جھونپڑی کو آگ نہ لگنا

راجہ راؤ کے محل کو آگ لگ جانا

پھر داتا صاحب کے فرمانے پر بجھ جانا

یہ سب داتا صاحب کے تصرفات نہیں تو اور کیا ہے؟

اسی لیے فقیر نے عرض کیا کہ ولی کا ایک معنی ہے متصرف

تو جب یہ اولیاء اللہ متصرف ہیں تو پھر خوف کس چیز کا اور غم کس بات کا..... فرمایا

لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ (پارہ ۱۱ سورۂ یونس آیت ۶۲)

لیکن شرط یہ ہے کہ

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ (پارہ ۱۱ سورۂ یونس آیت ۶۳)

یہ اپنے آپ کو ولی کہلوانے والے

بھنگی نہ ہوں

چرسی نہ ہو

ہر وقت نشہ میں مست رہنے والے نہ ہوں

بے نماز نہ ہوں

بے روزہ نہ ہوں

غیر شرعی حرکات کے مرتکب نہ ہو

بلکہ مومن اور متقی ہوں تو پھر

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (پارہ۱۱ سورۂ یونس آیت ۶۴)

ان کے لیے حیات دنیا اور آخرت میں بشارت ہے

وہ دنیا میں بھی تصرف فرماتے ہوں گے

اور آخرت میں بھی اپنے خداداد تصرف سے گنہگاروں کی شفاعت فرماتے ہوں گے۔

اور کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ میں نے اب ان کو یہ شانیں عظمتیں دیں ہیں تو واپس لے لوں گا

کیونکہ

لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ (پارہ۱۱ سورۂ یونس آیت ۶۴)

اللہ تعالیٰ کے کلمات میں تبدیلی نہیں ہے

وہ یونہی باعظمت رہیں گے

ان کے تصرفات اسی طرح جاری رہیں گے

اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (پارہ۱۱ سورۂ یونس آیت ۶۴)

معلوم ہوا کہ

در فیض حض نبد جب تھا نہ اب کچھ

فقیروں کی جھولی میں اب بھی ہے سب کچھ

یہ اللہ والے ہیں دیتے ہیں سب کچھ

مگر ان سے چاہیے لینے کا ڈھب کچھ

تخت بلقیس

گرامی حضرات!

اسی ہاتھ لمبا

چالیس ہاتھ چوڑا

تخت بلقیس ہزاروں من وزنی اور سینکڑوں میل دور ہو

سلیمان علیہ السلام فرمائیں کہ

اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا (پارہ۱۹ سورۃ النمل آیت ۳۸)

تم میں سے کون وہ تخت لائے گا

جن بھی موجود

انسان بھی موجود

سوال یہ ہے کہ کیا حضرت سلیمان علیہ السلام خود وہ تخت نہ لا سکتے تھے؟

یقیناً خداداد طاقت سے لا سکتے تھے

تو پھر درباریوں سے کیوں فرمایا

اسی لیے کہ اولیاء اللہ کے تصرف کا پتہ بھی چلنا چاہیے۔

چنانچہ ایک جن نے عرض کیا

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ

(پارہ۱۹ سورۃ النمل آیت ۳۹)

میں وہ آپ کے پاس لے آؤں گا اس سے پہلے کہ آپ مجلس برخاست کریں

پھر ایک ولی اللہ بولا

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ (پارہ۱۹ سورۃ النمل آیت ۴۰)

میں وہ تخت لے آتا ہوں آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے

فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ (پارہ ۱۹ سورۃ النمل آیت ۴۰)

آپ نے آنکھ جھپکی تو تخت سامنے موجود تھا

سوال یہ ہے کہ آپ نے جن سے کیوں نہ منگوایا

اس ولی اللہ سے کیوں منگوایا؟

اسی لیے کہ پتہ چلے کہ ولی کی طاقت اور تصرف جنوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔

جس کے پاس زبور کا بعض علم ہو

حضرات محترم!

یہ ولی کون تھا؟

آصف بن برخیا

اور عالم کتنا تھا؟

عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ (پارہ ۱۹ سورۃ النمل آیت ۴۰)

علم اس کے پاس تھا زبور کا

پوری کا نہیں بعض کا کیونکہ آیت کریمہ میں من تبعیضیہ ہے

اب میں آپ سے سوال کرتا ہوں

جس کے پاس کتاب زبور کا بعض علم ہو اور وہ سلیمان علیہ السلام کی امت کا ولی ہو تو وہ آنکھ جھپکنے سے پہلے تخت بلقیس ہزاروں میلوں کی مسافت سے لا سکتا ہے تو

جس کے پاس قرآن کا علم ہو۔

اور وہ حسنی حسینی سیّد بھی ہو

آلِ نبی اولادِ علی بھی ہو

امت مصطفویہ کے ولیوں کا امام بھی ہو

وہ بارہ سال کا ڈوبا ہوا بیڑا کیوں نہیں تار سکتا

بارہ سال کا ڈوبا بیڑا

حضرات گرامی!

یار لوگ کہا کرتے ہیں کہ

وہ بیڑے والے بارہ سال کھاتے کہاں سے رہے

پیتے کہاں سے رہے

رفع حاجت کہاں کرتے رہے

قرآن پڑھو

ان سے کہو قرآن پڑھو

اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو سو سال تک حالت موت میں رکھا

اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کو تین صدیوں تک غار میں رکھا اور وہ آج بھی زندہ ہیں

بتاؤ وہ کھاتے کہاں سے رہے

وہ پیتے کہاں سے رہے

وہ رفع حاجت کہاں کرتے رہے

جو جواب تمہارا حضرت عزیر اور اصحاب کہف کے لیے ہے

وہی جواب ہمارا اس بارہ سالہ ڈوبے ہوئے بیڑے کے لیے ہے

تو پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق نے اپنے ان اولیاء کو تصرفات عطا فرما رکھے ہیں

بندے رب دے دعا کر کے تقدیر بدل دیندے
ایہہ لوح و قلم والی تحریر بدل دیندے
پھڑ ٹہنی کھجور دی نوں تلوار بنا دیندے
ایہہ نورِ ولایت تھیں ضمیر بدل دیندے

اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سننے اور پھر ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے: آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

دوسرا خطبہ ربیع الثانی

تقلید آئمہ کرام

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ o سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ o اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓی اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ o صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

دعا

واجب الاحترام بزرگو اور دوستو! آج کے خطبہ جمعۃ المبارک میں انشاء اللہ العزیز تقلید آئمہ کرام کا بیان قرآن وحدیث کی روشنی میں کیا جائے گا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے شرح صدر سے بیان کرنے اور اس کے بعد ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

مقلدین پر شرک کے فتوے

گرامی قدر سامعین! بات ذرا بہت توجہ سے سننے اور سمجھنے کی ہے اس لیے

پورے انہماک اور دلجمعی سے سماع فرمائیں کیونکہ یہ وہ مسئلہ ہے کہ آئے دن اس پر کچھ بدباطن حرزہ سرائی کرتے اور ہمیں یعنی مقلدین کو مشرک و کافر کہتے رہتے ہیں اور ان لوگوں کے مولویوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ کسی امام کی تقلید کرنا شرک ہے ایک غیر مقلد مولوی اپنے ایک مولوی کے فتویٰ کی تصدیق کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

شرک کی اک شاخ ہے تقلید
تو نے سچ کہا ثناء اللہ

میں آپ سے سوال کرتا ہوں

حضرات محترم! قرآن و حدیث کے دلائل سے پہلے آپ حضرات سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ بتائیں کیا عام آدمی قرآن و حدیث کو سمجھتا ہے؟

حدیث مبارکہ کی کتنی اقسام ہیں اور کن احادیث سے مسائل کا استنباط ہو سکتا ہے کیا آپ میں سے کسی کو خبر ہے؟

عوام نہ تو — علم صرف ونحو جانیں
عوام نہ تو — علم اصول ومنطق جانیں
عوام نہ تو — علم تفسیر ومعانی جانیں
عوام نہ تو — علوم فنون متداولہ عقلیہ ونقلیہ جانیں

تو پھر وہ قرآن وحدیث سے مسائل کیسے اخذ کریں گے؟
تو جب وہ خود مسائل کا استنباط نہ کرسکیں گے تو دین کو کیسے سمجھیں گے؟
اگر وہ دین کو سمجھیں گے ہی نہیں تو اس پر عمل پیرا کس طرح ہوں گے؟

ثابت ہوا کہ عوام کو دین کی سمجھ بوجھ یعنی فقہ دین کے لیے ایسے رہنما کی ضرورت ہوگی جو قرآن و حدیث کو جانتا ہو اور علوم متداولہ عقلیہ ونقلیہ پر کامل دسترس رکھتا ہو تاکہ وہ مسائل کا استنباط و استخراج کرے اور لوگ اس پر عمل پیرا ہوں۔

یہ فتویٰ باز خود بھی مقلد ہیں

گرامی حضرات! یہ عالم قرآن و حدیث جو مسائل کو قرآن و حدیث سے نکالے اس عالم کو مجتہد کہتے ہیں اور جو لوگ اس کی پیروی کریں ان کو مقلدین اور اس پیروی کو تقلید کہتے ہیں۔

اب آپ تقلید کی اہمیت کو سمجھ گئے ہوں گے کہ عوام کے لیے جو خود مجتہد نہیں ہیں تقلید کرنا کسی مجتہد کی کس قدر ضروری ہے مگر یار لوگ اس تقلید کو شرک اور مقلد کو مشرک کہتے ہیں حالانکہ یہ فتویٰ باز خود اپنے کسی نہ کسی مولوی کی تقلید کرتے نظر آتے ہیں۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

حضرات محترم! یہ لوگ آخر ماں کے پیٹ سے تو دین کی سمجھ لے کر نہیں پیدا ہوئے کسی نہ کسی سے سن کر سمجھ کر دین پر عمل کرتے ہیں فرق یہ ہے کہ

انہیں تقلید کے لیے مولوی ملے ہیں
ہمیں تقلید کے لیے ائمہ کرام ملے ہیں
اگر ہم کسی امام کے مقلد ہو کر مشرک ہیں
تو یہ بھی کسی مولوی کے مقلد ہو کر مشرک ہوں گے

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اگر تقلید کرنا شرک ہے تو؟

اب میں ان مولویوں سے سوال کرتا ہوں کہ اگر تقلید کرنا شرک ہے تو اپنے دین کے دلائل کے لیے مشرکوں کی کتابیں کیوں پڑھتے ہو؟

کیا امام بخاری جو کہ بخاری شریف کے مصنف ہیں مقلد نہیں ہیں
کیا امام مسلم جو کہ مسلم شریف کے مصنف ہیں مقلد نہیں ہیں

کیا امام ترمذی جو کہ ترمذی شریف کے مصنف ہیں مقلد نہیں ہیں
کیا امام ابوداؤد جو کہ ابوداؤد کے مصنف ہیں مقلد نہیں ہیں
کیا امام ابن ماجہ جو کہ ابن ماجہ کے مصنف ہیں مقلد نہیں ہیں
کیا امام نسائی جو کہ نسائی شریف کے مصنف ہیں مقلد نہیں ہیں

اگر تقلید شرک ہے تو اپنی صحاح ستہ وہ بناؤ جو غیر مقلدین نے تصنیف کی ہوں یہ تمام ائمہ حدیث شافعی المسلک مقلد ہیں

یہ کیا دو رنگی ہے ایک طرف انہیں مشرک کہتے ہو اور پھر ان کی کتابوں سے دین بھی لیتے ہو

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

تمام محدثین مقلدین ہیں

حضرات گرامی! میرا دعویٰ ہے کہ یہ تمام غیر مقلدین مل کر بھی اپنی حدیث کی کوئی کتاب نہ دکھا سکیں گے یہ جتنی حدیث کی کتابیں ہیں ہماری یعنی مقلدین کی ہیں۔

یہ امام ابن حجر مکی کون ہیں؟ مقلد اور شافعی
یہ امام بیہقی کون ہیں؟ مقلد اور شافعی
یہ امام ابن کثیر دمشقی کون ہیں؟ مقلد اور شافعی
یہ امام طحاوی کون ہیں؟ مقلد اور حنفی
یہ قاضی عیاض کون ہیں؟ مقلد اور مالکی
یہ حضور غوث اعظم کون ہیں؟ مقلد اور حنبلی

بتاؤ تم کون ہو؟ نہ حنفی، نہ شافعی، نہ مالکی اور نہ حنبلی
کہتے ہیں کہ ہم محمدی ہیں
ان سے پوچھو کہ کیا ائمہ حدیث محمدی نہیں ہیں؟

تم کوئی علیحدہ ہی محمدی ہو

کرے مصطفیٰ کی اہانتیں کھلے بندوں اس پر یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

قرآن کی تفسیریں لکھیں تو — مقلدین
حدیث مصطفیٰ کی کتابیں تحریر کریں تو — مقلدین
فتاویٰ کی کتابیں لکھیں تو — مقلدین

تم کیا کرتے ہو؟

تم کیا کرتے ہو؟

جواب آتا ہے

ہم کوئے کچھوے اور مینڈک شکار کرتے ہیں اگر ٹائم بچے تو کچھ اور کریں۔

اگر کچھ وقت بچتا بھی ہے تو ہم

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے خلاف تقریر کرنے میں سرف کر دیتے ہیں۔
امام شافعی علیہ الرحمت کے خلاف پمفلٹ لکھنے میں سرف کر دیتے ہیں۔
امام مالک علیہ الرحمت کو کوسنے میں لگا دیتے ہیں۔
امام احمد بن حنبل علیہ الرحمت کو گالیاں دینے میں لگا دیتے ہیں۔

دین ملاں فی سبیل اللہ فساد

الفساد الفساد الفساد

اس قوم کو کیا ہو گیا ہے؟

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے۔

مَالِ ھٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَکَادُوْنَ یَفْقَھُوْنَ حَدِیْثًا ○ (پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۷۸)

اس قوم کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ (قرآن پڑھتے تو ہیں مگر) فقہ سے کام نہیں لیتے
یہ لوگ قوم کو گمراہ کرنے کے لیے

قرآن تو بڑے مخصوص لہجہ میں پڑھتے ہیں مگر فقہ سے کام نہیں لیتے بلکہ فقہاء کرام پر پھبتیاں کستے ہیں...... انہیں مشرک و کافر کہتے ہیں۔

اللہ جس سے خیر کا ارادہ فرمائے

میرے آقا ﷺ نے فرمایا

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۱۶)

اللہ تعالیٰ جس سے بہتری کا ارادہ فرمائے اسے دین میں فقہ (سمجھ بوجھ) عطا فرما دیتا ہے۔

فقہ کا ذکر — قرآن میں
فقہ کا ذکر — حدیث میں
مگر یہ لوگ — فقہ سے کام نہیں لیتے
یہ لوگ — بہتری کی طرف نہیں آتے

اور اگر نہ مانیں تو آئمہ کرام کی فقہ نہ مانیں اگر ماننے پہ آئیں تو ہر شخص اپنی اپنی علیحدہ فقہ بنالے۔

ایک لطف اندوز واقعہ

ایک لطف اندوز واقعہ سماع فرمائیں۔ ایک مقلد نماز پڑھنے غیر مقلدین کی مسجد میں چلا گیا۔ امام صاحب قرأت کر رہے تھے جب انہوں نے پڑھا ولا الضالین تو سب مقتدیوں نے بلند آواز سے کہا آمین

اب وہ پریشان ہو گیا کہ میں کہاں آکر پھنس گیا ہوں۔

خیر کہنے لگا اگلی رکعت میں ان کی خبر لیتا ہوں۔

جب اگلی رکعت میں امام صاحب نے قرأت شروع کی تو بڑے آرام سے ٹھہر ٹھہر کر سورۃ فاتحہ کی تلاوت کر رہے تھے۔ امام صاحب نے پڑھا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

اس نے کہا　　آمین

امام صاحب نے پڑھا

اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۝

اس نے بلند آواز سے کہا　　آمین

امام صاحب آیات پڑھتے گئے اور وہ ہر آیت پر اس طرح آمین کہتا رہا۔

سب مقتدی حیران و پریشان ہو گئے کہ یہ کوئی ہم سے بہت بڑا اہل حدیث آج ہماری مسجد میں آ گیا ہے کہ ہم تو پوری سورۂ فاتحہ کے بعد ایک ہی مرتبہ آمین کہتے ہیں اور یہ ہر آیت کے بعد آمین کہہ رہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحیح وہابی ہے۔

نماز سے فارغ ہو کر سب نے اس کو گھیرے میں لے لیا اور کہنے لگے۔

بھائی آپ جو ہر آیت پر آمین کہتے ہو تو یہ کس حدیث میں ہے؟

اس نے کہا بھائیو! بات یہ ہے کہ حدیث تو میں نے پڑھی نہیں۔

تم بھی ہو غیر مقلد　　میں بھی ہوں غیر مقلد

تم بھی کسی امام کے مقلد نہیں　　میں بھی کسی امام کا مقلد نہیں ہوں

تمہارا اپنا اجتہاد ہے　　میرا اپنا اجتہاد ہے

تمہارا اجتہاد کہتا ہے کہ سات آیات کے بعد آمین کہو

میرا اجتہاد کہتا ہے کہ ہر آیت کے بعد آمین کہو

تم اپنے اجتہاد پر عمل کرو مجھے کچھ نہ کہو

میں اپنے اجتہاد پر عمل کرتا ہوں تمہیں کچھ نہیں کہتا

"بس جتھے کوئی لگا اے ٹھیک ای لگا اے۔ لگا رہن دیو کسے نوں کچھ نہ کہو"

حضرات! دیکھا آپ نے کہ غیر مقلد ہونے کے کیا نتائج برآمد ہوئے

اگر کسی امام کی تقلید نہ کی جائے اور اپنی مرضی سے اجتہاد کیا جائے تو حالات کچھ ایسے ہی ہوں گے۔

حضرت فقیہ اعظم محدث کوٹلوی کا مناظرہ

ایسے ہی ہماری جماعت کے بہت بڑے عالم دین بلکہ محدث اور فقیہ اعظم حضرت مولانا محمد شریف صاحب محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کا غیر مقلدین سے مناظرہ ہو گیا۔

موضوع مناظرہ تقلید تھا۔

جب حضرت کے مقابلہ میں مناظر مقرر کیا گیا تو آپ نے فرمایا

میرے مقابلہ میں یہ ایک ہی مناظر مقرر کرتے ہو؟

جواب آیا جی مناظر ایک ہی ہوتا ہے۔

فرمایا سوچ سمجھ لو

کہا جی سوچ سمجھ لیا ہے یہ مولوی ہماری طرف سے مناظرہ کرے گا۔

اس کی بات　　ہماری بات ہوئی

اس کی جیت　　ہماری جیت ہوگی

اس کی ہار　　ہماری ہار ہوگی

ہم نے اسے مقرر کر دیا ہے۔ اور ہم سب اس کے پیچھے ہیں۔

فرمایا..... تم مناظرہ شروع ہونے سے پہلے ہی مناظرہ ہار چکے ہو۔

تمہارا دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم کسی کی تقلید نہیں کرتے اور کسی کو امام نہیں مانتے۔

مگر اب تم اپنے مناظر کی تقلید کر رہے ہو اور اس کی بات کو اپنی بات قرار دے رہے ہو۔

تم سب نے اس کو اپنی طرف سے بات کرنے کے لیے چن لیا ہے۔

اس طرح ہم حنفیوں کا یہ مسئلہ بھی تم نے تسلیم کر لیا کہ

مقتدی کی قرأت امام ہی کی قرأت ہوتی ہے علیحدہ نہیں

کیونکہ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا

قرأت الامام له قرأة (طحاوی' موطا امام محمد' شرح معانی الا آثار)

امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔

جب تم نے اپنے مناظر کی گفتگو کو اپنی گفتگو تسلیم کرلیا ہے تو امام کی قرأت کو اپنی قرأت تسلیم کیوں نہیں کرتے؟

تمہارے اس تقرر وانتخاب سے تقلید اور عدم قرأت فاتحہ خلف الامام کا وجود ثابت ہوا اور مسلک حنفیہ ظاہر و باہر ہوگیا۔

اس طرح گویا تم نے ہمارا موقف تسلیم کرلیا ہے۔

اہل حدیث وہابی ایک دوسرے کا منہ تکتے رہ گئے۔

مولانا مناظرہ جیت گئے۔

دور صحابہ کرام میں وجود فقہ

گرامی قدر سامعین!

یہ غیر مقلد حضرات اور منکرین فقہ اکثر کہا کرتے ہیں کہ

''صحابہ کرام کے دور میں فقہ کا کوئی وجود نہ تھا یہ بعد کی پیداوار ہے''

حالانکہ بخاری شریف جو کتاب اللہ یعنی قرآن کریم کے بعد سب کتابوں سے بلند تر درجہ رکھتی ہے اس میں یہ روایت ثابت کرتی ہے کہ دور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بھی فقہ کا وجود تھا ملاحظہ ہو روایت یہ ہے کہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قِيْلَ لَهُ هَلْ لَّكَ فِيْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ اَصَابَ اِنَّهُ فَقِيْهٌ

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۵۳۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا گیا کہ کیا آپ کو امیر المومنین حضرت معاویہ پر کوئی اعتراض ہے وہ تو وتر ایک رکعت ہی پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا ٹھیک کرتے ہیں وہ مجتہد عالم فقیہ ہیں۔

حیران کن بات یہ ہے، کہ

حیرانگی اس بات پر ہے کہ

منکرین فقہ وتر پڑھتے ہیں ایک

اور جس فقہ واجتہاد کی وجہ سے ان کو ایک وتر ملا اسی کے منکر بھی ہوتے ہیں۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی تو ان کے لیے حرز جان ہے۔

مگر ان کی فقاہت کے یہ دشمن ہیں۔

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے نہیں

اور

سمجھ میں نکتۂ توحید آ تو سکتا ہے
تیرا دماغ ہی بت خانہ ہو تو کیا کہیے

معلوم ہوا کہ دور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بھی فقیہ ومجتہد موجود تھے مگر صحابہ کرام کو تقلید کی اس لئے حاجت نہ تھی کہ انہوں نے بنفس نفیس رسول کریم ﷺ جو کہ شارع شریعت ہیں آپ کو ملاحظہ فرمایا تھا۔

جس صحابی نے جس طرح ملاحظہ فرمایا اسی طریقہ پر عمل کیا۔

بعد والوں نے مختلف اصحاب رسول سے احادیث کو سنا تو جس صحابی رسول سے جس طرح سنا اس پر عمل پیرا ہوگئے۔

اسی وجہ سے فقہ کے چاروں آئمہ کرام برحق ہیں کہ ان کی فقہ کا ماخذ کوئی نہ کوئی صحابی رسول ہے۔

اور ہر صحابی رسول نے رسول اللہ کے ہی طریقہ مبارکہ کو اپنایا ہے۔

تلاوت کردہ آیت کریمہ

اب تلاوت کردہ آیت کریمہ کا ترجمہ سماعت فرمائیں جس سے یہی موقف

واضح ہوتا ہے ملاحظہ ہو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ
لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ (پارہ ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۸۳)

اور اگر اس میں رسول اور امر والے لوگوں کی طرف رجوع کرتے تو ضرور ان میں سے اس کی حقیقت جان لیتے وہ جو استنباط کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ اور اُولِی الْاَمْرِ

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اگر کسی مسئلہ کو حل کرنا ہو تو قرآن کریم کے بعد رسول اللہ ﷺ کی طرف اور اُولِی الْاَمْرِ کی طرف رجوع کرنا ہوگا کیونکہ

قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے حدیث پاک کی ضرورت ہے
حدیث پاک کو سمجھنے کے لیے اُولِی الْاَمْرِ کے ارشادات کی ضرورت ہے

اور اولی الامر کون ہیں؟ وہ صاحبان علم وفقہ ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پاک جماعت پر سب سے اول اولی الامر کا اطلاق ہوگا اس کے بعد دوسرے بعد میں آنے والے لوگوں پر کیونکہ صحابہ شارح حدیث ہیں اور بعد میں آنے والے شارحین ارشادات صحابہ ہیں اور بعد میں آنے والے ان صحابہ کرام کے مقلد ہوں گے دیکھیے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ
بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (پارہ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۰۰)

سب سے آگے سب سے پہلے ایمان لانے والے مہاجرین اور انصار سے اور جنہوں نے ان کی پیروی کی عمدگی سے ان سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔

اس آیت کریمہ سے پتہ چلا کہ

سب سے اول درجہ — صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا
اس کے بعد ان کی — پیروی کرنے والوں کا

اور جن لوگوں نے ان کی پیروی یعنی تقلید کی اللہ ان پر راضی ہوا اور وہ اللہ پر راضی ہوئے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

حضرات گرامی! ہمارے امام امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الامۃ حضرت ابوحنیفہ نعمان ابن ثابت رضی اللہ عنہ تابعی ہیں اور صحابہ کرام کے پیروکار اور صحابہ کرام کے بعد امت میں سب سے اعلیٰ طبقہ سے تعلق رکھنے والے امام ہیں گویا کہ وہ اپنے اجتہاد میں صحابہ کرام سے رہنمائی لیتے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خود نبی کریم ﷺ سے اور نبی کریم شارع شریعت ہیں باقی آئمہ فقہ تابعین میں سے نہیں وہ تابعین سے رہنمائی لیتے ہیں اور تابعین صحابہ کرام سے اور صحابہ کرام حضور ﷺ سے

تو نبی کریم ﷺ کی پیروی کی — صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے
صحابہ کرام کی پیروی کی — تابعین رحمۃ اللہ علیہم نے
تابعین کی پیروی کی — تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم نے

اس پیروی کو تقلید کہتے ہیں۔

اولی الامر کی تقلید کا حکم

اللہ رسول اور اولی الامر کی پیروی یعنی تقلید کا حکم قرآن کریم میں موجود ہے فرمایا اللہ کریم نے کہ

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ

اللہ کی اطاعت کرو رسول اللہ اور اُولِی الْاَمْرِ کی اطاعت کرو جو تم میں سے ہے۔

اب ذات باری کی اطاعت کیسے ہوگی؟

رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهِ

جس نے رسول اللہ کی اطاعت کی پس بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اللہ کی اطاعت	قرآن کی اطاعت ہے کیونکہ وہ کلام اللہ ہے
کلام اللہ کی اطاعت	رسول اللہ کی اطاعت ہے کیونکہ وہ شارع اور شارح قرآن ہیں
رسول اللہ کی اطاعت	صحابہ کرام کی اطاعت ہے کیونکہ وہ شارح حدیث رسول اللہ ہیں

اور یہ صحابہ کرام پہلے اولی الامر ہیں۔

اور جب مِنْكُمْ کی ضمیر قیامت تک کی امت کی طرف لوٹائی جائے گی تو تاقیامت تمام علم وفقہ والے اس کا مرجع قرار پائیں گے کیونکہ پھر ترجمہ یہ ہوگا کہ اللہ کی اطاعت کرو رسول اللہ کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے صاحب امر اس کی اطاعت کرو اگر اس ضمیر کے مخاطب پہلی جماعت کو لیا جائے تو ان صحابہ کی اطاعت واجب ہے جو علم وفقہ والے ہیں اگر اس ضمیر کے مخاطب امت تاقیامت مراد لی جائے تو وہ تمام علماء وفقہا مراد ہیں جو قیامت تک ہوں گے تمام محدثین ومفسرین نے اُوْلِي الْاَمْرِ سے مراد صاحبان علم وفقہ کو لیا ہے۔

اولی الامر سے مراد کون ہیں؟

گرامی قدر سامعین حضرات!

تمام محدثین ومفسرین نے علی الاتفاق اس سے مراد علماء فقہا لیے ہیں۔

قَالُوْا اُوْلُو الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ (دارمی شریف باب لاقتداء)

سب نے کہا کہ وہ (اُوْلِي الْاَمْرِ) علماء اور فقہاء ہیں۔

تو ثابت ہوا کہ اُوْلِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ میں مِنْكُمْ ضمیر مخاطب سے امت کے تمام طبقات کے علماء وفقہا ہیں۔

طبقہ صحابہ کے	علماء فقہاء
طبقہ تابعین کے	علماء فقہاء
طبقہ تبع تابعین کے	علماء فقہاء
عام طبقہ امت کے	علماء فقہاء

اگر ہمیں قرآن کریم میں سے مسئلہ نہیں ملے گا تو ہم	حدیث پاک کو دیکھیں گے
اگر ہمیں حدیث پاک سے مسئلہ نہیں ملے گا تو ہم	صحابہ کرام کے اقوال کو دیکھیں گے
اگر ہمیں مسئلہ صحابہ کرام کے اقوال سے بھی نہ ملے گا تو ہم	علماء وفقہاء کے دامن کو تھامیں گے

چار ادلہ کا مسئلہ

تو اس طرح یہ چار ادلہ کاملہ میں منقسم ہو جائے گا۔

۱	قرآن	دلیل اول	ارشادات خداوندی
۲	حدیث پاک	دلیل ثانی	ارشادات نبی کریم
۳	اجماع صحابہ	دلیل ثالث	اقوال صحابہ کرام
۴	قیاس فقہاء	دلیل رابع	قیاس اولو العلم والفقہ

تو بیان کردہ آیات سے یہ چاروں اصول ثابت ہوئے جو ان کا منکر ہے وہ گمراہ ہے اب فقیر ایک حدیث پاک پیش کرتا ہے جس سے ان چاروں اصولوں کا ثبوت مل جائے گا ملاحظہ ہو۔

ان اصولوں کا ثبوت حدیث پاک سے

حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو پوچھا

اے معاذ تم کس دلیل سے فیصلہ کرو گے؟

عرض کیا   کتاب اللہ سے

فرمایا اگر اس میں نہ پاؤ تو؟

عرض کیا سنت وحدیث رسول اللہ سے۔

فرمایا اگر اس میں بھی نہ پاؤ تو؟

تو عرض کیا

اَجْتَھِدُ بِرَاْیِیْ وَلَآ اٰلُو

پھر اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔

راوی کہتے ہیں کہ

فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی صَدْرِہٖ وَقَالَ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لِمَا یَرْضٰی بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ"

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۲۴ جامع الترمذی جلد اول صفحہ ۱۵۹ وداری شریف ابوداؤد شریف)

نبی کریم ﷺ نے ان کے سینہ پر اپنا ہاتھ مبارک مارا اور فرمایا

''اس خدا کا شکر ہے جس نے رسول اللہ کے قاصد کو اس کی توفیق دی جس سے رسول اللہ راضی ہیں''

حضرات گرامی! نبی کریم ﷺ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے خوش ہوئے۔

اگر اپنا اجتہاد یا رائے یعنی قیاس جو قرآن وسنت کے موافق ہو درست نہ ہوتا تو نبی کریم علیہ السلام خوش کیوں ہوتے؟ بلکہ حضور فرماتے کہ تمہیں اپنی رائے سے اجتہاد کرنے کا حق کس نے دیا ہے؟ مگر سرکار کا اظہار مسرت اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن وسنت اور اجماع کے بعد قیاس بھی دلیل ہے۔ اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ

فقہاء کے اجتہادیات وقیاسیات بالکل حضور ﷺ کی مرضی کے مطابق ہیں۔

اسی لئے تو فرمایا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لِمَا یَرْضٰی بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ

اس خدا کا شکر ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو اس کی توفیق دی جس سے رسول اللہ راضی ہیں۔

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اصول اسلام صرف قرآن وحدیث ہی نہیں بلکہ قیاس مجتہد بھی ہے۔

اور یہ بھی کہ اصول دین چار چیزیں ہیں۔

قرآن

سنت

اجماع امت

قیاس

جس کا ثبوت ہم نے قرآن وحدیث سے دے دیا ہے۔

اس حدیث پاک (حضرت معاذ والی) میں اجماع کا ذکر نہیں اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کی حیات ظاہرہ میں اجماع نہیں ہوسکتا قیاس ہوسکتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بہت سے احکامات اپنے قیاس سے دیے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قیاس سے فیصلہ فرمانا

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس ایک ایسی عورت کے متعلق سوال کیا گیا جو بغیر مہر کے نکاح میں آئی اور اس کا شوہر فوت ہوگیا تو آپ نے اسے مہر مثل دلوایا تو حضرت معقل بن سنان اشجعی نے گواہی دی کہ حضور ﷺ نے بھی اس طرح ایک لڑکی کو مہر مثل دلوایا تھا۔

جیسا کہ آپ نے دلوایا ہے۔ (نسائی شریف جلد اول صفحہ ۸۸)

قیاس سے اجتہاد کرو

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

آج کے بعد سے جس پر کوئی فیصلہ پیش آئے تو قرآن مجید سے فیصلہ کرے۔
اگر ایسی چیز پیش آ گئی جو قرآن مجید میں نہیں ہے تو اس سے فیصلہ کرے جو اللہ کے نبی ﷺ نے فیصلہ کیا۔
اگر ایسی کوئی چیز پیش آ جائے نہ تو قرآن مجید میں ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا فیصلہ فرمایا ہو تو اس پر فیصلہ کرو جو نیک لوگوں نے فیصلہ کیا ہو۔
اگر وہ چیز پیش آ گئی جو نہ تو قرآن مجید میں ہے اور نہ اس کا فیصلہ نبی ﷺ نے کیا نہ صالحین نے تو اپنے قیاس سے اجتہاد کرو۔ (نسائی شریف جلد ثانی صفحہ ۳۰۵)
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
هٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثٌ جَيِّدٌ جَيِّدٌ (نسائی شریف جلد ثانی صفحہ ۳۰۵)
یہ حدیث بہت جید ہے بہت جید ہے۔

حضرت فاروق اعظم کا ارشاد پاک

حضرت قاضی شریح رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں فیصلے کیسے کروں تو آپ نے جواب میں لکھا کہ
"قرآن مجید سے فیصلہ کرو اگر اس میں نہ ہو تو سنت رسول اللہ سے فیصلہ کرو اگر کتاب وسنت دونوں میں نہ ہو تو اس سے فیصلہ کرو جو اللہ کے نیک لوگوں نے کیا ہو اور اگر قرآن وسنت اور اس اجماع (میں کہ جو نیک لوگوں نے کیا) نہ ہو تو پیش قدمی کرو اور چاہو تو مہلت لو میں تمہارے لیے مہلت ہی کو بہتر جانتا ہوں" (نسائی شریف جلد ثانی صفحہ ۳۰۵)

خلفاء راشدین اور اصحاب رسول کا طریقہ

گرامی حضرات!
ان روایات سے معلوم ہوا کہ دور صحابہ کرام میں بھی قرآن، حدیث، اجماع کے بعد قیاس سے فیصلے کیے جاتے تھے یہ قیاس کوئی امام اعظم ابوحنیفہ کی ایجاد نہیں بلکہ ان

کے احکام کی تعمیل ہے جن کی سنت کو لازم کرنا واجب بحدیث رسول ہے۔
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ (ابن ماجہ صفحہ ۵)
تم پر میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے۔
اور یہ ان اصحاب رسول کی پیروی ہے جن کے متعلق امام الانبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا
اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمْ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۵۴)
میرا صحابی ستارہ کی مثل ہے ان میں سے کسی کی اقتدا کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔
اور فرمایا کہ جنتی فرقہ وہی ہوگا کہ
مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۰)
جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر ہوگا۔

اب میرا یہ سوال ہے کہ

اب میں سوال کرنا چاہتا ہوں کہ
اگر صرف قرآن ہی کافی تھا۔
اگر صرف حدیث ہی کافی تھی۔
تو میرے آقا ﷺ نے خلفاء الراشدین کے طریقہ کو لازمی کیوں قرار دیا؟
تو میرے آقا ﷺ نے اپنے اصحاب کی پیروی میں ہدایت کو یوں محصور فرمایا؟
تو میرے آقا نے جنتی فرقہ اسے کیوں قرار دیا جو صحابہ کے طریقہ پر ہو؟

بخدیو! جواب دو

ذرا جواب دو غیر مقلدین بخدیو!
یہ حدیث مبارکہ کی روایت تم نے کس سے لی؟
یہ دین کا ذخیرہ کس نے تمہیں عطا کیا؟

کیاتم نے بے واسطہ صحابہ وفقہاء کے تم نے حدیث رسول اللہ ﷺ سے سماعت کی۔

کیاتم نے ڈائریکٹ سرکار ﷺ سے دین سیکھا ہے؟

اگر ایسا نہیں اور ہرگز نہیں۔

تو پھر جن سے یہ سب کچھ تمہیں ملا ان صحابہ کی۔

ان فقہاء کی۔

ان آئمہ دین کی۔

مخالفت کیسی اور کیوں؟

آئمہ نے کس سے دین کی فقہ لی

بتاؤ تو سہی کہ

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے کس سے فقاہت لی۔

امام شافعی نے اپنی فقہ میں کس کی تقلید کی۔

امام مالک نے اپنی فقہ میں کس کی اقتداء کی۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا مقتدا کس کو بنایا۔

یقیناً ان سب آئمہ مجتہدین نے اپنا مقتداء رہنما اصحاب رسول کو بنایا اور ان بیان کردہ احادیث پر عمل فرمایا

عقل سے کام لو

ذرا عقل سے کام لو اور سوچو کہ

اگر کوئی آدمی کہے کہ سمندر میں کچھ نہیں ہے وہ پانی سے خالی ہے۔

دریا میں کچھ نہیں ہے وہ پانی سے خالی ہے۔

نہروں میں کچھ نہیں ہے وہ پانی سے خالی ہیں۔

ندیوں اور نالوں میں کچھ نہیں ہے وہ پانی سے خالی ہیں۔

اور میرے پاس میرے مٹکے میں پانی ہے۔

تو کیا وہ صریح جھوٹ اور کذب بیانی نہیں کر رہا؟

پانی سمندر سے دریاؤں میں آیا۔

دریاؤں سے نہروں میں آیا۔

نہروں سے ندیوں نالوں میں آیا۔

ندیوں نالوں سے مٹکوں میں پہنچا۔

اس طرح یہ علم حدیث وفقہ بھی

قرآن سے حدیث میں آیا۔

حدیث سے اقوال صحابہ میں آیا۔

صحابہ سے آئمہ تک پہنچا۔

آئمہ سے ہم تک پہنچا۔

ہمیں تو ان آئمہ کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ

ان کے وسیلہ سے ہمیں حدیث ملی۔

ان کے ذریعہ سے فقہ ہمارے دامنوں میں جلوہ گر ہوئی۔

نماز کے اندر تقلید مانگتے ہو؟

ذرا سوچو تو سہی کہ تم کن لوگوں کے خلاف غلیظ زبان استعمال کرتے ہو جن کی راہ ہدی نماز میں خدا سے طلب کرتے ہو اور کہتے ہو کہ اے خالق و مالک

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۝ (پارہ ۱ سورۃ الفاتحہ آیت نمبر ۵)

ہمیں صراط مستقیم یعنی سیدھی راہ پر چلا۔

کونسی راہ

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (پارہ ۱ سورۃ الفاتحہ آیت نمبر ۶)

ان لوگوں کی راہ پر جن پر تو نے انعام فرمایا۔

کن پر انعام فرمایا

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ
(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۶۹)

اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا نبیوں پر، صدیقوں پر، شہدا پر اور صالحین پر۔

نبیوں سے ہمیں قرآن ملا۔

صدیقوں سے ہمیں حدیث رسول ملی۔

شہداء سے ہمیں اقوال صدیقین ملے۔

اور صالحین سے فقہ دین ملی۔

نماز میں یہ سب کچھ تسلیم کرتے ہو۔

اور نماز کے باہر منکر ہو جاتے ہو۔

کیا نماز والا عقیدہ درست ہے؟

یا نماز سے باہر والا۔

فیصلہ خود کرو

فیصلہ خود ہی کرو۔

یا تو نماز میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت چھوڑ دو۔

یا پھر تقلید کو تسلیم کرو۔

یہ تکلیف مَالَا یُطَاقُ ہے

حضرات محترم! میں نے ابتداء میں عرض کیا تھا کہ

عوام خود قرآن وحدیث سے مسائل کا استنباط نہیں کر سکتے۔

لہٰذا ان کو ان کی وسعت سے باہر تکلیف دینا کہ وہ بے علمی کے باوجود خود قرآن وحدیث سے مسائل سمجھیں مخالفت قرآن کریم ہے اور تکلیف مَالَا یُطَاقُ ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (پارہ ۳ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۸۶ آخری آیت)

اللہ تعالیٰ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی وسعت کے مطابق۔

اگر طاقت نہ ہو اور انسان مالک نصاب نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

اگر طاقت نہ ہو اور انسان صاحب استطاعت نہ ہو تو حج فرض نہیں ہوتا۔

اس طرح اگر علم نہ ہو اور انسان مسائل کا استنباط نہ کر سکتا ہو تو اس پر استنباط کرنا واجب نہیں ہوتا اور جب وہ خود مسائل نہیں نکال سکتا تو اس سے تقلید نہ کروانا تکلیف مالا یطاق ہے لہٰذا وہ ان کی تقلید کرے گا جن آئمہ نے اجتہاد فرمایا اور قرآن وحدیث سے مسائل کا استخراج واستنباط فرمایا

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۷)

پس اہل ذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے۔

اگر تمہیں خود علم نہیں تو اہل علم سے سیکھو۔

اگر تم خود فقیہ نہیں اہل فقہ سے پوچھو۔

کمال کی بات ہے کہ

اللہ تعالیٰ تو اہل علم وذکر سے سیکھنے کا حکم فرما رہا ہے۔

اور یہ بزعم خود اہل توحید اس سے منع کرتے ہیں۔

اور فتویٰ شرک کا لگاتے ہیں کہ

شرک کی اک شاخ ہے تقلید
خرد کو جنوں کہہ دیا جنوں کو خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

ہر گروہ میں فقہاء ہونے چاہئیں

لیجئے اب آپ وہ آیت کریمہ سماع فرمایئے جس میں طائفہ فقہاء دین کا صراحۃً ذکر موجود ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝

(پارہ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۲۲)

تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ (فقہ) حاصل کرے اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈر سنائے اس امید پر کہ وہ بچیں۔

کتنا واضح ارشاد ہے کہ

ہر گروہ میں ایک جماعت فقہاء کی ہونی چاہیے

وہ دین کی فقہ حاصل کریں

اپنی قوم کو ڈرائیں

صحابہ میں ایک جماعت — فقہاء کی ہونی چاہیے

تابعین میں بھی ایک جماعت — فقہاء کی ہونی چاہیے

تبع تابعین میں بھی ایک جماعت — فقہاء کی ہونی چاہیے

ہر گروہ میں ایک جماعت — فقہاء کی ہونی چاہیے

جب وہ فقہ کا علم حاصل کریں گے۔

اپنی قوم کو ڈرائیں گے۔

تو ڈرانے والے فقیہ ہوں گے۔

اور یہ ڈرنے والے ان کے مقلد ہوں گے۔

اور جس قوم میں فقہاء نہ ہوں گے۔

مقلدین نہ ہوں گے۔

وہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے کھلے منکر ہوں گے۔

وہ مومنین نہیں ہوں گے۔

کیونکہ مومنین کے رستہ پر چلنے والے نہیں ہوں گے۔

اور ان کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

جو اپنی راہ علیحدہ نکالے

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ (پارہ ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔

یہ آیت کریمہ دلیل ہے اس بات کی کہ اجماع حجت ہے اس کی مخالفت جائز نہیں جیسے کہ کتاب و سنت کی مخالفت جائز نہیں۔ (تفسیر مدارک)

اور اس سے ثابت ہوا کہ طریق مسلمین ہی صراط مستقیم ہے حدیث شریف میں وارد ہوا کہ

يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ (جامع الترمذی و مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۰)

کہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ

اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ

(ابن ماجہ و مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۰)

سواد اعظم یعنی بڑی جماعت کا اتباع کرو جو جماعت مسلمین سے جدا ہوا وہ دوزخی ہے۔

اس سے واضح ہوا کہ حق مذہب اہلسنت و جماعت ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان صفحہ ۱۷۵)

سوادِ اعظم مقلدین کی جماعت ہے

حضرات گرامی!

اللہ کریم نے مومنین کی راہ سے پھر جانے والے کو جہنمی قرار دیا۔

نبی کریم ﷺ نے جماعت سے علیحدہ راہ بنانے والے کو جہنمی قرار دیا۔

نبی کریم ﷺ نے سوادِ اعظم کی اتباع کو لازم قرار دیا۔

اب سوادِ اعظم کون ہیں؟

سب سے بڑی جماعت کون ہے؟

اور مومنین کی راہ پر چلنے والی جماعت جس پر اللہ کا ہاتھ ہے کون سی جماعت ہے؟

جواب یقیناً یہی ہے کہ

دنیا میں اہلسنّت و جماعت حنفی لوگوں کی کثرت ہے۔

یہی سب سے بڑی جماعت ہے۔

یہی سوادِ اعظم ہیں۔

لہٰذا ان پر ہی اللہ کا ہاتھ ہے۔

اور ان ہی کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے۔

اب سوادِ اعظم تو مقلدین ہیں اور حضور ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ

لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ (مشکوٰۃ، صفحہ ۳۰)

میری امت کا گمراہی پر اجماع نہ ہوگا۔

لہٰذا یہ مقلدین جو کہ سوادِ اعظم ہیں ہرگز گمراہ نہیں ہیں بلکہ

ان سے کٹنے والے گمراہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں راہِ حق نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ

ربیع الثانی خطبہ نمبر۳

توحیدِ باری تعالیٰ جل جلالہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ○ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ○ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ○

درود شریف

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اساسِ اسلام عقیدہ توحید

صاحب صدر گرامی قدر و حاضرین و سامعین کرام!

آج میں جس مسئلہ پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں وہ مسئلہ ہمارے دین اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے یعنی کہ اساسِ دین ہے۔

بڑا نازک مسئلہ ہے اور بہت توجہ سے سننے والا عقیدہ

کیونکہ اللہ کریم نے جتنے بھی انبیاء مبعوث فرمائے اور جتنے رسول اس دنیا میں

تشریف لاتے رہے سب نے اسی عقیدہ کی طرف لوگوں کو دعوت دی۔

تمام نبی اور رسول یہی اعلان فرماتے رہے کہ

قُوْلُوْا...... لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور پھر اولیاء عظام علماء ذی الاحترام نے بھی اسی کلمہ توحید کی تبلیغ فرمائی کہ لوگو! سب جان لو اور مان لو کہ الٰہ صرف اور صرف ایک ہی ہے اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں

رسول متعدد ہیں مگر   الٰہ ایک
نبی بے شمار ہیں مگر   الٰہ ایک
صحابہ بے شمار ہیں مگر   الٰہ ایک
ولی بے شمار ہیں مگر   الٰہ ایک
اغواث بے شمار ہیں مگر   الٰہ ایک
ابدال بے شمار ہیں مگر   الٰہ ایک
اوتاد بے شمار ہیں مگر   الٰہ ایک
اقطاب بے شمار ہیں مگر   الٰہ ایک
فرشتے بے شمار ہیں مگر   الٰہ ایک
جن بے شمار ہیں مگر   الٰہ ایک
انسان بے شمار ہیں مگر   الٰہ ایک
آئمہ بے شمار ہیں مگر   الٰہ ایک

کوئی الٰہ نہیں مگر اللہ

تو پھر واضح ہوگیا کہ

کوئی برگزیدہ شخصیت   الٰہ نہیں
کوئی رسول   الٰہ نہیں

کوئی پیغمبر   الٰہ نہیں
کوئی نبی   الٰہ نہیں
کوئی صحابی   الٰہ نہیں
کوئی ولی   الٰہ نہیں
کوئی غوث   الٰہ نہیں
کوئی قطب   الٰہ نہیں
کوئی ابدال   الٰہ نہیں
کوئی اوتاد   الٰہ نہیں
کوئی فرشتہ   الٰہ نہیں
کوئی جن   الٰہ نہیں
کوئی انسان   الٰہ نہیں
کوئی امام   الٰہ نہیں
کوئی پیر   الٰہ نہیں

حتیٰ کہ امام الانبیاء مخزن جود وعطا سرور کائنات ﷺ بھی الٰہ نہیں ہیں۔

اگر کوئی اس الٰہ مطلق واحد کے علاوہ کسی کو بھی الٰہ مانے، سمجھے، تصور کرے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

نبی کریم ﷺ بھی الٰہ نہیں ہیں

حضرات محترم! اللہ کریم جل جلالہ نے اپنے حبیب کریم ﷺ کو

مالک کونین بنایا   مگر الٰہ نہیں
شاہ دارین بنایا   مگر الٰہ نہیں
امام الانبیاء بنایا   مگر الٰہ نہیں
سیّد المرسلین بنایا   مگر الٰہ نہیں

تاجدار ختم نبوت بنایا — مگر الٰہ نہیں
باعث کون ومکاں بنایا — مگر الٰہ نہیں
صفوت آدمیاں بنایا — مگر الٰہ نہیں
سیاح لامکاں بنایا — مگر الٰہ نہیں
صاحب قاب قوسین بنایا — مگر الٰہ نہیں
صاحب قبلتین بنایا — مگر الٰہ نہیں
مطلع علی الغیب بنایا — مگر الٰہ نہیں
مظہر ذات کبریا بنایا — مگر الٰہ نہیں
شاہد وحاضر بنایا — مگر الٰہ نہیں
عاقب وحاشر بنایا — مگر الٰہ نہیں
شفیع المذنبین بنایا — مگر الٰہ نہیں
رحمۃ للعلمین بنایا — مگر الٰہ نہیں
دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بنایا — مگر الٰہ نہیں
سراج منیر بنایا — مگر الٰہ نہیں
من اللہ نور بنایا — مگر الٰہ نہیں
قاسم کوثر بنایا — مگر الٰہ نہیں
چاند کو توڑنے والا بنایا — مگر الٰہ نہیں
سورج کو موڑنے والا بنایا — مگر الٰہ نہیں
درختوں سے سجدہ کروانے والا بنایا — مگر الٰہ نہیں
گونگوں سے کلمہ پڑھوانے والا بنایا — مگر الٰہ نہیں
پتھروں کو پانی پہ تیرانے والا بنایا — مگر الٰہ نہیں
انگشت مبارک سے چشمے چلانے والا بنایا — مگر الٰہ نہیں

بے مثل وبے مثال بنایا — مگر الٰہ نہیں
محبوب لاجواب بنایا — مگر الٰہ نہیں
وَالضُّحٰی کے مکھڑے والا بنایا — مگر الٰہ نہیں
وَاللَّیْلِ کی زلفوں والا بنایا — مگر الٰہ نہیں
مَازَاغَ کے کاجل والا بنایا — مگر الٰہ نہیں
طٰسٓ کے سہرے والا بنایا — مگر الٰہ نہیں
وَالْفَجْرِ کے چہرے والا بنایا — مگر الٰہ نہیں
اَلَمْ نَشْرَحْ کے سینے والا بنایا — مگر الٰہ نہیں
یَدُاللّٰہِ کے ہاتھوں والا بنایا — مگر الٰہ نہیں
مِنَ اللّٰہِ کے وطن والا بنایا — مگر الٰہ نہیں
مَعَ اللّٰہِ کی سیر والا بنایا — مگر الٰہ نہیں
اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ کا قاری بنایا — مگر الٰہ نہیں
سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی کے مشاہدہ والا بنایا — مگر الٰہ نہیں
صاحب لولاک بنایا — مگر الٰہ نہیں
موتیوں کے دانتوں والا بنایا — مگر الٰہ نہیں
مُزَّمِّلْ کی کملی والا بنایا — مگر الٰہ نہیں
مُدَّثِّرْ کی چادر والا بنایا — مگر الٰہ نہیں
لَعَمْرُکَ کی جان والا بنایا — مگر الٰہ نہیں
فَتَرْضٰی کی شان والا بنایا — مگر الٰہ نہیں
وَقِیْلِہٖ کے بیان والا بنایا — مگر الٰہ نہیں
وَمَایَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی کی زبان والا بنایا — مگر الٰہ نہیں

سب کچھ بنایا مگر محبوب ﷺ کو الٰہ نہیں بنایا اور پھر انہیں سے اپنی وحدانیت کا

اعلان کروایا کہ پیارے حبیب!

آپ فرما دیجئے

قُلْ

آپ فرما دیجئے

آپ خود اپنی زبان حق ترجمان سے کہہ دیجئے

تاکہ اگر کوئی آپ کے معجزات کو دیکھ کر کمالات کو دیکھ کر

اگر کوئی آپ کے قصائل کو دیکھ کر شمائل کو دیکھ کر

اگر کوئی آپ کے مناقب کو دیکھ کر محامد کو دیکھ کر

اگر کوئی آپ کے مناقب کو دیکھ کر محامد کو دیکھ کر

خدا سمجھ رہا ہے تو اس کا یہ شک نکل جائے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (پارہ ۳۰ سورۃ الاخلاص آیت ۱)

فرما دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے

معبود ایک ہے

مسجود ایک ہے

پرستش کے لائق وہ ایک ہی ہے

اے محبوب آپ کہیے تاکہ میں بھی لطف اٹھاؤں

ساری کائنات کہہ دے کہ	وہ اللہ ایک ہے تو وہ لطف نہیں
تو فرما دے کہ	وہ اللہ ایک ہے تو بات ہی کچھ اور ہے
کیونکہ تو محبوب	ایک
اور میں معبود	ایک

اور جب ایک کی زبان پاک سے ایک کا بیانِ پاک نکلے تو مجھے مزا آتا ہے اور لوگوں کو پتہ چلتا ہے کہ

وہ اللہ ایک ہے جس نے اتنا پیارا محبوب تخلیق فرمایا

تیری تخلیق سے بہتر میری توحید کی کوئی دلیل نہیں ہے

آسمانوں کو بھی	میں نے تخلیق کیا
زمینوں کو بھی	میں نے تخلیق کیا
سورج کو بھی	میں نے تخلیق کیا
چاند کو بھی	میں نے تخلیق کیا
ستاروں کو بھی	میں نے تخلیق کیا
عرش کو بھی	میں نے تخلیق کیا
کرسی کو بھی	میں نے تخلیق کیا
لوح کو بھی	میں نے تخلیق کیا
قلم کو بھی	میں نے تخلیق کیا
ساری کائنات کو بھی	میں نے تخلیق کیا
مگر یہ سب کچھ ہے	تیرے لیے
اور تو ہے	میرے لیے

اس لیے اے پیارے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝

تو فرما دے وہ اللہ ایک ہے

قل کہہ کے اپنی بات بھی منہ سے تیرے سنی
کتنی ہے تیری گفتگو اللہ کو پسند

توحید مصطفیٰ دلیل توحید خدا

اے محبوب میرے توحید پر تیری توحید دلیل ہے

میں بھی ایک اور تو بھی ایک

کیونکہ تو میری نسبت سے ہے ایک

اور پھر جس نے تیری نسبت کو پالیا وہ بھی ہوا ایک

چنانچہ صدیق اکبر بھی ایک

فاروق اعظم بھی ایک

عثمانِ غنی بھی ایک

مولا علی بھی ایک

حسن مجتبےٰ بھی ایک

حسین شہید کربلا بھی ایک (رضوان اللہ علیہم اجمعین)

یہ توحید ہی توحید ہے

واحدانیت ہی واحدانیت ہے

ایک کی نسبت جس نے بھی پالی وہ بھی ہوا ایک

امام اعظم بھی ایک

غوثِ اعظم بھی ایک

محدث اعظم بھی ایک (رحمہم اللہ)

کسی شاعر نے کمال کر دیا اور کہا کہ

وہ ایسے حسین یکتا ہیں اللہ رے شانِ یکتائی

جس وصف کو ان سے نسبت ہو وہ وصف بھی یکتا ہو جائے

یہ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے

حضرات محترم! ارشاد فرمایا

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ○

فرمادیجئے وہ اللہ ایک ہے

لاشریک ہے دوسرا کوئی الٰہ نہیں

اسی عقیدہ پر تمام مسلمان متحد و متفق ہیں

ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ اللہ ایک ہے

سنی کا عقیدہ ہے کہ اللہ ایک ہے

دیو بندی کا عقیدہ ہے کہ اللہ ایک ہے

وہابی کا عقیدہ ہے کہ اللہ ایک ہے

شیعہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ ایک ہے

میں آج گرہ کھولنا چاہتا ہوں

تو پھر اختلاف کیوں؟

یہ شرک کے فتوے کیوں؟

یہ کفر کے فتوے کیوں؟

آیئے میں آج گرہ کھولنی چاہتا ہوں

عقیدۂ توحید پر سب متفق ہیں

سب کے نزدیک خدا ایک ہے

یہاں تک تو شیطان بھی متفق ہے اور وہ بھی اختلاف نہیں کرتا

اس نے اسی عقیدہ کو مدنظر رکھا

زمین کے چپہ چپہ پر سجدے کیے

چھ لاکھ برس عبادت کی

اور درس توحید دیتا رہا

حتی کہ جب اس واحد و یکتا نے حکم فرمایا کہ

اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ (پارہ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۳۴)

آدم کو سجدہ کرو

تو وہاں بھی اپنے اس عقیدہ کو سامنے رکھتے ہوئے اس نے سجدہ نہ کیا

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ (پارہ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۳۴)

سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا

کیوں نہ کیا؟

اسی لیے کہ وہ بڑا پکا موحد تھا

میں نے تو ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' پڑھا ہے اسی پر عمل کرنا ہے

سجدہ صرف تجھے کرنا ہے

غیر اللہ کو میں کبھی سجدہ (تعظیم) نہ کروں گا

تو یہ سجدۂ تعظیمی کرنے والے ٹھہرے — مقربین

اور شیطان سجدہ نہ کر کے ٹھہرا — لعین

اختلاف یہ ہے

بس اسی سے اختلاف شروع ہو گیا

کیونکہ اُس نے اللہ تو مانا

مگر اللہ کے احکام کو نہ مانا

یہی اختلاف ہے

آج بھی لوگ اللہ کو تو مانتے ہیں

شیطان نے سمجھا

اگر میں نے آدم علیہ السلام کی تعظیم کر لی تو یہ شرک ہو جائے گا

اس طرح یہ لوگ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ

اگر ہم نے کسی نبی یا ولی کی تعظیم کر لی تو یہ شرک ہو جائے گا

گویا کہ معبود کا مفہوم نہ شیطان نے سمجھا نہ اس کی معنوی اولاد نے

معبود کسے کہتے ہیں

معبود کسے کہتے ہیں؟

جس کی عبادت کی جائے اور وہی اللہ ہے

عبادت کسے کہتے ہیں؟

عبادت کہتے ہیں کسی کو الٰہ سمجھ کر اس کی پوجا پرستش کرنا

اگر مخلوق میں سے کسی کو الٰہ سمجھ کر اس کی پوجا کی تو یہ شرک ہے۔ اس سے منع فرما دیا گیا

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ (پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۲۳)

تیرے رب نے فیصلہ فرما دیا کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو

بلکہ بہ نیت عبادت و پرستش اگر کسی کی تعظیم بھی کی تو شرک ہو گیا

اگر تعظیم تو کی مگر معبود سمجھ کر نہیں بلکہ تعمیل ارشاد خداوندی کرتے ہوئے تو یہ عین توحید ہے

کیونکہ یہ اس اللہ کی تعمیل ارشاد ہے۔

اسی لیے ملائکہ ہوئے — مقربین

اور شیطان مردود ہوا — لعین

فرشتوں کو حکم ملا

اُسْجُدُوْا — سجدہ کرو

ہمیں حکم خداوندی ہے

اور ہمیں حکم ہے

وَتُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ (پارہ ۲۶ سورۃ الفتح آیت ۹)

(میرے) رسول کی تعظیم و توقیر کرو

اب ہم فرشتوں کی سنت پر عمل کرتے ہوئے آقا علیہ السلام کی کرتے ہیں — تعظیم

اور یہ توحید کے ٹھیکیدار شیطان کے طریقہ پر چلتے ہوئے آقا علیہ السلام کی کرتے ہیں — توہین

تو جو انعام ملا فرشتوں کو وہی ملے گا ان کے متبعین کو
اور جو سزا ملی شیطان کو وہی ملے گی اس کے متبعین کو

عدالت شخصیت کو نہیں دیکھتی

کیونکہ عدالت کبھی شخصیت کو نہیں دیکھتی
عدالت دیکھتی ہے کہ جرم پر کونسی دفعہ لگتی ہے
اسی لیے عدالت نے
شیطان کی عبادت کو نہ دیکھا
شیطان کی ریاضت کو نہ دیکھا
شیطان کے مجاہدات کو نہ دیکھا
شیطان کی تسبیحات کو نہ دیکھا
شیطان کی تہلیلات کو نہ دیکھا
بلکہ اس کے جرم پر یہ دفعہ لگا دی کہ
فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ○ وَاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ○
(پارہ ۱۴ سورۃ الحجر آیت ۳۵-۳۶)
تو جنت سے نکل جا کہ تو مردود ہے اور بے شک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے
اب جو بھی اس جرم شنیع کا مرتکب ہوگا اس کی شخصیت کو نہ دیکھا جائے گا
اس کے جبہ و دستار کو نہ دیکھا جائے گا
اس کے کردار و گفتار کو نہ دیکھا جائے گا
اس کی عبادت و ریاضت کو نہ دیکھا جائے گا
اس کی طویل داڑھی اور صاف مونچھوں کو نہ دیکھا جائے گا
اس کے نغماتِ توحید کو نہ دیکھا جائے گا
اس کی تبلیغ و اشاعت کو نہ دیکھا جائے گا

بلکہ اس جرم کی دفعہ اس پر بھی لگا دی جائے گی
کہ اس خالق مالک کا حکم نہ ماننے والو!
تمہاری وہی سزا ہے جو تمہارے گرو کی تھی
اور وہ ہم نے مقرر نہیں کی
وہ اہلسنّت نے مقرر نہیں کی
وہ تاجدار بریلی نے مقرر نہیں کی
وہ محدث اعظم نے مقرر نہیں کی
وہ امام خطابت نے مقرر نہیں کی
بلکہ ابتدائے آفرینش سے مقرر ہو چکی ہے کہ
فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ○ وَاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ○
اور بریلی کے تاجدار امام اہلسنّت نے اسی کا ترجمہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے

جب جرم ایک جیسا تو سزا بھی ایک جیسی

لوگ کہتے ہیں
امام اہلسنّت نے شدت کا مظاہرہ کیا ہے
اعلیٰ حضرت نے سختی کی ہے
امام احمد رضا علیہ الرحمت نے لعنت کی ہے
میں کہتا ہوں قرآن پڑھو
یہ شدت کا مظاہرہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
یہ سختی خود اس احکم الحاکمین نے کی ہے

اور ابلیس پر یہ لعنت خود میرے رب العالمین نے فرمائی ہے

تو جب جرم ایک ہے تو سزا بھی ایک ہے

انہوں نے شرک کا مفہوم نہیں سمجھا

حضرات گرامی! پتہ یہ چلا کہ

ان وارثانِ ابلیس لعین نے شرک کا مفہوم نہیں سمجھا جیسا کہ شیطان نے نہ سمجھا اور ہر فعل کو شرک قرار دیدیا

اگر کسی بزرگ کی تعظیم کی تو — شرک

اگر کسی کا ہاتھ چوم لیا تو — شرک

غرضیکہ کھانا — شرک

پینا — شرک

اٹھنا — شرک

بیٹھنا — شرک

ان کو اساتذہ نے پڑھایا — شرک

ان کو ماں باپ نے سکھایا — شرک

ان کو ہر طرف نظر آیا — شرک

پنجابی میں کہتے ہیں کہ

''ساون دے انہے نوں ہر پاسے ہریا ای نظر آوندا اے''

شرک کا مفہوم یہ ہے

خدا کے بندو ذرا شرک کا مفہوم تو سمجھو جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ مخلوق میں سے کسی کو معبود سمجھ کر اس کی عبادت کرنا شرک ہے اور کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا۔

اب اگر کسی بزرگ کے ہاتھ چومنا شرک ہیں تو بتاؤ کبھی کسی نے اللہ کے ہاتھ چومے ہیں جو کسی مخلوق کے ہاتھ چوموں تو شرک ٹھہرے

اگر کسی بزرگ کے مزار پر جانا شرک ہے تو بتاؤ معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد تم نے اپنے خدا کا کوئی مزار بنا رکھا ہے جہاں کوئی جاتا ہے تو یہ شرک ٹھہرے

سنو! درست عقیدہ توجہ سے سماع کرو

اللہ معبود ہے

کسی دوسرے کو معبود ٹھہرانا شرک ہے

اللہ الٰہ ہے

کسی اور کو الٰہ کہنا شرک ہے

اللہ ہی پوجا و پرستش کے لائق ہے

کسی اور کی پوجا و پرستش کرنا شرک ہے

شریعت مصطفیٰ میں سجدہ صرف اور صرف ذات، خدا کو ہے

کسی اور کو سجدہ کرنا شرک ہے

اللہ مالک الملک ہے

حضرات گرامی!

ان موحدین کا خدا بھی مالک الملک ہے

ہمارا خدا بھی مالک الملک ہے

تو پھر اختلاف کیسا؟

سنیے! اختلاف یہ ہے کہ

یہ موحدین اس خدا کو مالک الملک مانتے ہیں جو کسی کو کچھ نہیں دیتا

ہم اس خدا کو مالک الملک مانتے ہیں جو جسے چاہے جو چاہے عطا فرما دے

نبیوں کو نبوت دینے والا — وہی اللہ ہے

رسولوں کو رسالت دینے والا — وہی اللہ ہے

ولیوں کو ولایت دینے والا — وہی اللہ ہے

حاکموں کو حکومت دینے والا	وہی اللہ ہے
میرے آقا کو نور بنانے والا	وہی اللہ ہے
میرے آقا کو غیب دان بنانے والا	وہی اللہ ہے
میرے آقا کو بے مثل بنانے والے والا	وہی اللہ ہے
میرے آقا کو حاضر و ناظر بنانے والا	وہی اللہ ہے
میرے آقا کو کائنات کا مالک بنانے والا	وہی اللہ ہے

کس کا عقیدہ درست ہے؟

آیئے قرآن سے فیصلہ کروالیں کہ اے قرآن تو فرما کہ کس کا عقیدۂ توحید درست ہے

کیا وہ درست ہیں جو کہتے ہیں کہ مالک الملک کسی کو کچھ نہیں دیتا؟

یا وہ درست ہیں جو کہتے ہیں کہ جسے چاہے جو چاہے عطا فرماتا ہے

قرآن سے آواز آئی ......اے محبوب جس طرح تو نے میرے ارشاد کے مطابق۔

توحید کا اعلان کیا ہے اس طرح

قُلْ

فرمادے

یا اللہ کیا فرمادوں؟ فرمایا:

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ (پارہ۳ سورۃ آل عمران آیت ۲۶)

اے محبوب یوں عرض کرو کہ اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے' ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں

ہے۔ بے شک تو سب کچھ کرسکتا ہے۔

یہ عقیدہ درست ہے

پتہ چلا درست عقیدہ یہی ہے کہ

وہ اللہ (واحد واحد) ہی ملکوں کا مالک ہے

اور وہ جسے چاہے	ملک عطا کرے
وہ جسے سے چاہے	ملک چھین لے
وہ جسے چاہے	عزت دیدے
وہ جسے چاہے	ذلت دیدے

سلیمان علیہ السلام اور رب کی عطا

آیئے اب اسی قرآن سے پوچھیں کہ اس نے کسی نبی کو کچھ عطا فرمایا کہ نہیں؟

قرآن کریم فرماتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○ (پارہ۲۳ سورۃ ص آیت نمبر۳۵)

اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو بے شک تو ہی بڑا دین والا

اب اللہ کریم نے یہ نہیں فرمایا کہ سلطنت تو میں کسی کو نہیں دوں گا کیونکہ اگر مخلوق میں سے کسی کو دے دی تو شرک ہو جائے گا بلکہ فی الفور فرمایا کہ

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّیْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَیْثُ اَصَابَ ○

(پارہ۲۳ سورۃ ص آیت نمبر۳۶)

تو ہم نے ہوا اس کے بس میں کردی کہ اس کے حکم سے نرم نرم چلتی۔

کیوں جی توحید کے ٹھیکیداران

تمہارے نزدیک تو حکم صرف اللہ ہی کا ہے؟

اگر کسی اور کو حاکم کہو تو شرک ہوگا؟

مگر اللہ فرما رہا ہے ہم نے سلیمان کو ہوا کا حاکم بنادیا اور وہ اس کے حکم سے نرم نرم چلتی۔

دیو بند کردیے گئے

مزید سنئے! ارشاد فرمایا کہ

وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ○ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ○

(پارہ ۲۳ سورہ صٓ آیت نمبر ۳۷، ۳۸)

اور ان کے حکم میں دیو بند کردیے ہر معمار اور غوطہ خور اور دوسرے اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے

جتنے بھی دیو تھے

کھلے دیو

جکڑے ہوئے دیو

معمار دیو

غوطہ خور دیو

دیگر بیڑیوں میں قید دیو

سب کو ان کے حکم میں بند کردیا

اب ہوگئے دیو بند

تو جن دیوؤں کو ان کے حکم میں بند کردیا وہ تو آپ کے حکم کے پابند ہوگئے مگر آج کا دیو بند تو ہے لیکن نبی کا حکم تسلیم نہیں کرتا۔

یہ ہماری عطا ہے

اور سماع فرمائیے کہ یہ سب کچھ عطا فرما کر یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے

ہوا کو مسخر فرما کر

ان کے حکم سے نرم نرم ہوا چلا کر

تمام دیوان کے لیے بند فرما کر

ارشاد فرمایا

هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

(پارہ ۲۳ سورہ صٓ آیت نمبر ۳۹)

یہ ہماری عطا ہے اب تو چاہے تو احسان کر یا روک تجھ پر کوئی حساب نہیں۔

ذاتی اور عطائی کا مسئلہ

غور کیجئے! یہ ملاں اکثر کہا کرتے ہیں جی یہ ذاتی اور عطائی کا مسئلہ بریلویوں کی اختراع ہے۔

ایمانداری سے بتائیے کہ "هٰذَا عَطَآؤُنَا" (یہ ہماری عطا ہے) بریلوی اختراع ہے یا قرآنی اصطلاح ہے۔

فرمایا یہ تمام سلطنت میری تو ہے ذاتی

اور سلیمان علیہ السلام کی ہے عطائی

"هٰذَا عَطَآؤُنَا" یہ ہماری عطا ہے

پھر یہ ٹھیکیداران توحید کہا کرتے ہیں۔

رسول کو کچھ اختیار نہیں۔

اس کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

مگر اللہ فرماتا ہے فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ

اب اے سلیمان جسے تم چاہو یہ احسان کرو (اسے اس سے کچھ دو) اور جس سے چاہو روک لو (یعنی کچھ نہ دو)

کیا یہ عقائد شرکیہ ہیں؟

بتاؤ توحید کے ٹھیکیدارو اور ہمیشہ شرک شرک کی رٹ لگانے والو کیا یہ عقائد شرکیہ

ہیں کہ

اللہ جسے چاہے ملک عطا فرما دیتا ہے۔

اللہ نے اپنے نبیوں کو اختیار دے رکھا ہے۔

انبیاء کے لیے ہوا مسخر ہو جاتی ہے۔

انبیاء کے لیے دیو بند ہو جایا کرتے ہیں۔

یہ سب کچھ انبیاء کرام کا عطائی اور اللہ تعالیٰ کا ذاتی ہے۔

اور کیا یہ رب کے اس ارشاد کی تفسیر ارشاد ربانی سے نہیں کہ

تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ

اے اللہ تو جسے چاہے ملک عطا فرما دیتا ہے؟

حکمرانوں کو حکومتیں کس نے دیں

اور بتاؤ موحدو بتاؤ کہ

صدر پاکستان کو ملک پاکستان کس نے دیا؟

صدر ہندوستان کو ہندوستان کس نے دیا؟

صدر ایران کو ایران کس نے دیا؟

صدر بش کو امریکہ کس نے دیا؟

اگر موحدین ہو تو جواب یقیناً یہی دو گے کہ

اللہ تعالیٰ نے دیا۔

تو پھر ذرا تعصب کی عینک آنکھوں سے اتار کر۔

عناد کے پردے قلب وجگر اور اذھان سے اتار کر جواب دو کہ

جو اللہ صدر پاکستان کو پاکستان دے سکتا ہے

جو اللہ صدر ہندوستان کو ہندوستان دے سکتا ہے

جو اللہ صدر ایران کو ایران دے سکتا ہے

جو اللہ بش جیسے ظالم و بے ایمان کو امریکہ دے سکتا ہے

جو اللہ صدر انگلستان کو انگلستان دے سکتا ہے

وہ خالق و مالک خدا مصطفیٰ ﷺ کو دو جہان نہیں دے سکتا؟

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا کہ

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا

دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

فرمایا کہ

تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ

اے مولا تو جسے چاہے ملک عطا فرماتا ہے۔

اور آگے فرمایا

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ

تو جسے چاہے عزت عطا فرماتا ہے۔

عزت کس کو عطا فرمائی

اب قرآن ہی سے پوچھئے کہ اللہ تعالیٰ نے عزت کس کو عطا کی ہے؟

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(پارہ ۲۸ سورۃ المنافقون آیت نمبر ۸)

اور عزت تو اللہ اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

اب یہاں بھی مسئلہ واضح ہو گیا کہ

اللہ تعالیٰ کی عزت ہے ذاتی

رسول اللہ ﷺ کی عزت ہے عطائی

مومنین کی عزت بھی ہے عطائی

مگر یار لوگ یہاں پر گھپلا نہیں کر سکتے کیونکہ اگر گھپلا کریں تو ماننا پڑے گا۔

اللہ کی عزت بھی

رسول اللہ کی عزت بھی

مومنین کی عزت بھی

اور یہ شرک ہو جائے گا

ہی اور بھی کا فرق

کیونکہ ان موحدین کے نزدیک صرف ''اللہ ہی کی ہے'' ''اللہ کی بھی'' نہیں

مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک

عزت اللہ کی بھی

عزت رسول اللہ کی بھی

عزت مومنین کی بھی

بتایئے ''ہی'' والا عقیدہ قرآنی ہے یا کہ ''بھی'' والا

ملاں کے نزدیک ''بھی'' والا عقیدہ شرکیہ ہے

اور اس کا ''ہی'' والا عقیدہ توحید یہ ہے

بتایئے شرک ہوا کہ نہیں؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ اللہ بھی تمہارا ولی ہے

وَرَسُوْلُہٗ اس کا رسول بھی تمہارا ولی ہے

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ایمان والے بھی تمہارے ولی ہیں

(پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۵۵)

بتایئے شرک ہوا کہ نہیں؟

اور اگر عقیدہ یہ رکھا جائے کہ بس اللہ ہی ولی ہے یعنی تمہارا ''ہی'' والا عقیدہ تو کیا یہ عقیدہ خلاف قرآن ہے کہ نہیں؟

یہاں سے بھی یہ پتہ چلا کہ

اللہ ولی ہے ذاتی طور پر

رسول اللہ ولی ہیں عطائی طور پر

مومنین ولی ہیں عطائی طور پر

ایسا عقیدہ مطابق ارشاد ربانی بھی ہے قرآنی بھی۔

حضور نے اعلان توحید کن لوگوں سے فرمایا

سامعین کرام! بات کر رہا تھا کہ اللہ کریم نے فرمایا اے حبیب

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

آپ فرما دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے۔

سوال یہ ہے کہ یہ کن لوگوں کو فرمانے کا حکم دیا جا رہا ہے۔

کیا صدیق اکبر ؓ کو فرمانے کا حکم دیا جا رہا ہے؟

کیا فاروق اعظم ؓ کو فرمانے کا حکم دیا جا رہا ہے؟

کیا عثمان غنی ؓ کو فرمانے کا حکم دیا جا رہا ہے؟

کیا حیدر کرار ؓ کو فرمانے کا حکم دیا جا رہا ہے؟

کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمانے کا حکم دیا جا رہا ہے؟

نہیں نہیں اور ہر گز نہیں۔

ذرا تفاسیر کا مطالعہ کیجئے۔

یہ ان کو فرمانے کا حکم دیا جا رہا ہے جو کئی خداؤں کو ماننے والے تھے۔

یہ ان کو فرمانے کا حکم دیا جا رہا ہے جو لات منات عزیٰ ابل وجبل کو الٰہ تسلیم کرتے تھے۔

یہ ان کو فرمانے کا حکم دیا جا رہا ہے جنہوں نے تین سو ساٹھ خدا اپنے ہاتھوں سے بنا کر کعبہ اللہ میں سجا رکھے تھے۔

یہ مسلمانوں کو کلمے پڑھاتے ہیں

معلوم ہوا کہ اگر توحید کی تبلیغ کرنی ہے تو جاؤ وہاں پہنچو جہاں بتوں کے پجاری ہوں۔
جہاں مشرک ہوں۔
جہاں توحید کے منکر ہوں۔
جہاں ایک کو چھوڑ کر کئی خداؤں کے ماننے والے ہوں۔
مگر تم نے یہ کیا طریقہ خلاف وسنت اپنایا ہوا ہے کہ
سر پہ بستر کا بوجھ
ہاتھ میں چھینک
آنکھوں پہ عینک
اونچی شلوار
برا حال
پنڈ و پنڈ اور رائے ونڈ
تم توحید ان کو سکھاتے ہو جن کو پہلے ہی خواجہ اجمیری، داتا ہجویری، صابر پیا، بابا گنج شکر، سرکار لاثانی، شاہ مہر علی اور میرے غوث جلی کے ماننے والوں نے توحید کے متوالے بنا رکھا ہے۔
تمہیں تبلیغ توحید کیلئے .... مساجد کے دروازے ملے ہیں جہاں پہلے ہی نمازی نماز پڑھ کر عقیدہ توحید کو تسلیم کیے بیٹھے ہیں۔
جاؤ کسی گرجے کے دروازے پر
جاؤ کسی کلیسا کے دروازے پر
جاؤ کسی مندر کے دروازے پر

اور درس دو توحید کا
پتہ چلے کہ تم نے سنت کے مطابق مشرکوں کو درس توحید دیا ہے۔

یہ لوگ نہایت بیوقوف ہیں یا شاطر

گرامی حضرات! اس مقام پر معلوم یہ ہوتا ہے کہ
یا تو یہ لوگ پرلے درجے کے بے وقوف ہیں۔
یا پھر بہت زبردست قسم کے شاطر
بے وقوف اس لئے کہ انہیں معلوم نہیں کہ عقیدہ توحید کی تبلیغ کسے کرنی ہے؟
شاطر اس لئے کہ اگر انہیں معلوم ہے تو پھر یہ ہم مسلمانوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔
یہی وجہ ہے کہ جہاں کہیں یہ ہمارے اہلسنت احباب سے ملیں گے تو فوراً کہیں گے جی کلمہ پڑھیئے۔
مجھے سمجھ نہیں آتی کہ مسلمانوں کو کلمہ پڑھانا ہے یا غیر مسلموں کو؟

کلمہ کس کو پڑھایا جاتا ہے؟

گرامی قدر سامعین!
کلمہ تو پڑھایا جاتا ہے اس کو جو غیر مسلم ہو اور مسلمان ہونا چاہے
یا پڑھایا جاتا ہے اس کو جس مسلمان کا نکاح منعقد ہو رہا ہو۔
یا تجدید ایمان کیلئے یعنی کوئی شیخ کسی کو مرید کرے تو کلمہ پڑھاتا ہے۔
اب یہ لوگ ہمیں کہتے ہیں کلمہ پڑھیں۔
کیا یہ ہمیں مسلمان نہیں سمجھتے؟
اگر واقعۃً ایسا ہی ہے تو یہ خود مسلمان نہیں رہتے کیونکہ جو کسی کلمہ گو کو مسلمان نہ سمجھے وہ خود مسلمان نہیں۔
اگر یہ تجدید ایمان کیلئے پڑھاتے ہیں تو اپنوں کے ایمان کی انہیں شاید ضرورت نہیں ورنہ انہیں بھی پڑھایا کریں وہ بغیر تجدید ایمان کے مرتے رہتے ہیں۔

اگر تیسری وجہ سے تو ہمیں مطلع فرمادیا کریں کہ ہم آپ کا نکاح پڑھانے لگے ہیں تاکہ ہم بھی تیار ہوں کہ ان سے اب نکاح کے بعد نئی نویلی دلہن ملے گی۔

خلاف سنت کام میں کتنی ذلت ہے؟

حضرات دیکھا آپ نے کہ خلاف سنت کام کرنے سے کتنی ذلت اور خجالت ملتی ہے اور

وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ

توجسے چاہے ذلت دے۔

کا کتنا اظہار ہوتا ہے۔

سچ فرمایا سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ

خلاف پیمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

آیت کریمہ وسورۂ اخلاص کی شان نزول

محترم سامعین گرامی قدر! مفسرین کرام نے نقل فرمایا کہ

مشرکین یہود ونصاریٰ نے نبی کریم ﷺ سے سوالات کیے کہ

آپ ہمیں فرماتے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے تو آپ ہمیں بتایئے کہ جس اللہ نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے۔

اس کا نسب کیا ہے؟

کیا وہ سونے کا رب ہے؟

کیا وہ چاندی کا رب ہے؟

کیا وہ لکڑی کا رب ہے؟

وہ کھاتا کیا ہے؟

وہ پیتا کیا ہے؟

اس کی کیفیت کیا ہے؟

صاحب تفسیر مظہری حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

عَنْ اَبِیْ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْسَبٌ مِنْ رَّبِّکَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اِلٰی آخِرِ سُوْرَۃِ (تفسیر مظہری جلد دہم صفحہ ۳۶۹)

حضرت ابی ابن کعب کہتے ہیں کہ مشرکوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا اپنے رب کا نسب بیان کیجئے تو اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کو نازل فرمایا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ آخر تک

مزید فرماتے ہیں کہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اِنَّ الْیَھُوْدَ جَآءَ تْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ کَعْبُ بْنُ الْاَشْرَفِ وَحَیُّ بْنُ اَخْطَبٍ فَقَالُوْا یَا مُحَمَّدُ صِفْ لَنَا رَبَّکَ الَّذِیْ بَعَثَکَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اِلٰی اٰخِرِھَا (تفسیر مظہری جلد دہم صفحہ ۳۶۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہودی حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ان میں کعب بن اشرف اور حی بن اخطب تھا انہوں نے عرض کی جس رب نے تمہیں مبعوث کیا ہے اس کی ہمارے سامنے صفت بیان کرو تو اللہ تعالیٰ نے اس سورت کو نازل فرمایا:

جَآءَ نَاسٌ مِنْ اَحْبَارِ الْیَھُوْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا صِفْ لَنَا رَبَّکَ لَعَلَّنَا نُؤْمِنُ بِکَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ نَعْتَہٗ فِی التَّوْرٰۃِ فَاَخْبِرْنَا مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ھُوَ وَھَلْ یَاْکُلُ وَیَشْرَبُ مِمَّنْ وَرِثَ وَمَنْ یُّرِثُہٗ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ ھٰذِہِ السُّوْرَۃَ (تفسیر مظہری جلد دہم صفحہ ۳۶۹)

یہود کے علماء حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی ہمارے سامنے

اپنے رب کی صفت بیان کیجئے شاید ہم آپ پر ایمان لے آئیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے توریت میں اپنی نعت بیان کی ہے ہمیں بتائیں کہ وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے؟ کیا وہ کھاتا پیتا ہے؟ وہ کس کا وارث ہے اور اس کا وارث کون ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کو نازل فرمایا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے یہودی نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے انہوں نے کہا اے ابوالقاسم اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حجاب کے نور سے پیدا کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کو گوندھی ہوئی لیس دار مٹی سے پیدا کیا۔ ابلیس کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔ آسمان کو دھوئیں سے اور زمین کو پانی کی جھاگ سے پیدا کیا۔ ہمیں اپنے رب کے بارے میں بتایئے کہ وہ کس چیز سے پیدا ہوا۔ حضور ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا جبریل امین آئے اور یہ سورت پیش کی۔

(تفسیر مظہری جلد دہم صفحہ ۳۶۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عامر بن طفیل اور اربد بن ربیعہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

عامر نے کہا اے محمد ﷺ آپ ہمیں کس کی طرف بلاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں اس نے پوچھا ہمارے سامنے اس کے اوصاف بیان کیجئے کیا وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے تو یہ سورت نازل ہوئی اللہ تعالیٰ نے اربد کو آسمانی بجلی اور عامر کو طاعون کے ساتھ ہلاک کر دیا۔

(تفسیر مظہری جلد دہم صفحہ ۳۶۹، ۳۷۰)

فرمایا محبوب!

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (پارہ ۳۰ سورۃ اخلاص مکمل)

فرما دیجئے اے محبوب وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی

اولاد ہے۔ اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے۔ اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی

اس شان نزول سے پتہ چلا

سامعین گرامی! اس شان نزول کی روایات سے پتہ چلا کہ
اللہ تعالیٰ کے متعلق سوالات کرنے والے مشرکین، یہودی، نصرانی تھے جن کے جوابات میں یہ سورت نازل ہوئی۔

اب یہ موحدین بتائیں کہ
پاکستان میں کون سے مشرک ہیں جن کو یہ تبلیغ توحید کرتے ہیں؟
کیا پاکستانی اہلسنت و جماعت کو یہ موحدین یہودی و نصرانی تصور کرتے ہیں؟

کیا قرآن وحدیث میں توحید اس طرح سے ہے

اور پھر یہ بتائیں کہ
اللہ تعالیٰ نے اس بیان توحید میں
کس نبی کی تنقیص فرمائی؟
کس ولی کی توہین فرمائی؟
نبی کریم ﷺ نے اسے بیان کرتے ہوئے۔
کس نبی یا ولی کی توہین تنقیص فرمائی ہے؟ مَعَاذَ اللّٰهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
مگر ان ملاؤں کی توحید اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک یہ یوں نہ کہہ لیں۔
نبی کچھ نہیں کر سکتے (معاذ اللہ)
نبی ذرۂ ناچیز بھی کمتر ہیں (معاذ اللہ)
نبی مر کر مٹی میں ملنے والے (معاذ اللہ)
یا غوث اعظم کہنا شرک ہے۔
یا علی کہنا شرک ہے۔
یا رسول اللہ کہنا شرک ہے۔

جی یہ سنی کہتے ہیں۔

یا بہاء الحق بیڑا دھک

یا معین الدین چشتی پار لاؤ کشتی

یہ سب شرک ہے۔

کیا یہ توحید ہے

مولویو! کیا یہ توحید ہے؟

کیا سورۃ اخلاص میں اللہ کریم نے اس طرح توحید بیان فرمائی ہے۔

کیا نبی کریم ﷺ نے ان مشرکین یہود ونصاریٰ کو اس قسم کی توحید بیان فرمائی ہے۔

توحید تو یہ ہے کہ

اللہ ایک ہے۔

اللہ صمد ہے۔

اللہ کی اولاد نہیں ہے۔

اللہ کسی کی اولاد نہیں ہے۔

اللہ کا شریک کوئی نہیں ہے۔

وہی ایک اللہ خالق ارض وسماء ہے۔

وہی ایک اللہ خالق جن وبشر ہے۔

وہی ایک اللہ خالق عرش وکرسی

وہی ایک عرش وکرسی ولوح وقلم وملائکہ وانبیاء رسل ہے۔

وہی ایک اللہ واجب الوجود ہے۔

وہی ایک اللہ اپنی ذات وصفات میں وحدہ لاشریک ہے۔

کائنات میں کوئی اس کا شریک وسہیم نہیں ہے۔

اسی ایک اللہ نے انبیاء کو بھیجا۔

اسی ایک اللہ نے رسولوں کو مبعوث فرمایا۔

اسی ایک اللہ نے انبیاء کو معجزات، کمالات، فضائل، مناقب، محامد، درجات عطا فرمائے۔

اسی ایک اللہ نے تمام اولیاء کو شانیں، عظمتیں، رفعتیں عطا فرمائیں۔

مگر یہ بزعم خویش موحدین دراصل مکفرین توحید کی آڑ میں

مسلمانوں کو مشرک بناتے ہیں۔

انبیاء ورسل کی شان کو گھٹاتے ہیں۔

اولیاء کرام کی کرامات کو چھپاتے ہیں۔

اور تمام وہ آیات

جو بتوں کی مذمت میں نازل ہوئیں۔

ان پاک ہستیوں پر چسپاں کر کے جہنم کا ایندھن بنتے ہیں۔

جبکہ متفق علیہ حدیث کے مطابق حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسے لوگوں کے متعلق فرمایا کہ یہ شریر لوگ ہیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ وَقَالَ اِنَّهُمْ اِنْطَلَقُوْا اِلٰى اٰيَاتٍ نَزَلَتْ عَلَى الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

(بخاری شریف جلد ثانی صفحہ ۱۰۲۴)

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں کو ساری مخلوق سے شریر لوگ تصور فرماتے تھے۔

جو لوگ کفار کے متعلق نازل ہونے والی آیات مومنوں پر چسپاں کرتے تھے۔

اہلسنت وجماعت حنفی بریلوی عقیدہ

ہم اہلسنت وجماعت اللہ کریم کی توحید کو اس طرح تسلیم کرتے ہیں جس طرح

قرآن وحدیث میں ارشاد ہے اور کسی نبی ولی فرشتہ امام شہید پیر کو خدا نہیں کہتے مگر ہم ان ہستیوں کو بتوں کی طرح سمجھنے والے کو بھی زریت شیطان دشمنان رحمان اور خارج از دائرہ ایمان سمجھتے ہیں اور ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ

بندہ پروردگارم امت احمد نبی (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم)
دوست دار چار یارم تابع اولاد علی (رضوان اللہ علیہم اجمعین)
مذہب حنیفہ دارم ملت حضرت خلیل (علیہم الرحمت)
خاکپائے غوث اعظم زیر سایہ ہر ولی (رحمتہ اللہ علیہم)

ملاں کا زور بیان صرف دو باتیں

حضرات محترم!

یہ مولوی ملاں جب بھی توحید بیان کرتے ہیں تو سارا زور بیاں دو باتوں پر صرف کرتے ہیں۔

ایک یہ کہ اللہ کے علاوہ
کسی کو پکارنا
کسی سے مدد مانگنا
کسی کو مشکل کشا حاجت روا سمجھنا
یہ سب کچھ شرک ہے
خواہ وہ کوئی نبی ہو
خواہ وہ کوئی ولی ہو
دوسری بات یہ کہ
تمام نبی
تمام ولی
میں دون اللہ ہیں اور غیر اللہ

اور اکثر من دون اللہ والی آیات پڑھتے ہیں جن معروف آیت یہ ہے کہ

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ يَخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ (پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت نمبر ۷۳)

وہ جنہیں اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ایک مکھی نہ بنا سکیں گے اگر چہ سب اس پر اکٹھے ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے تو اس سے نہ چھڑا سکیں کتنا کمزور چاہنے والا اور وہ جس کو چاہا

یعنی کہ مشائے الٰہی تو یہ ہے کہ
اے لات ومنات کو الٰہ سمجھنے والو
اے اہل ہبل کی عبادت کرنے والو
اے بتوں کے آگے سجدہ کرنے والو

تمہیں عقل کے ناخن لینے چاہئیں کہ جن کو تم نے اپنے ہاتھوں سے گھڑا ہے اور خود تیار کیا ہے جو اپنے وجود میں بھی تمہارے ہی محتاج ہیں ان کو تم معبود بنائے بیٹھے ہو انہیں کی عبادت کرتے ہو اور انہیں کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہو۔

حالانکہ یہ تمام کے تمام اپنے وجود میں تمہارے محتاج ہیں۔
اور جب یہ خود محتاج ہیں تو تمہیں کیا دیں گے؟
یہ سب کے سب مل کر بھی ایک مکھی نہیں بنا سکتے۔
اور تم اس رب کی پرستش نہیں کرتے جس نے یہ
زمین وآسمان بنائے
یہ سورج ستارے چاند بنائے
یہ ساری کائنات رنگ وبو تخلیق فرمائی

اور یہ تمہارے بت اتنی بھی حیثیت نہیں رکھتے کہ اگر رب کی بنائی ہوئی مکھی ان

سے کچھ چھین کر اڑ جائے تو یہ اس سے وہ چیز واپس لے سکیں۔

یہ تو اتنے کمزور ہیں اور تم ان کی عبادت کرتے ہو۔

یہ تمہارے معبود بھی کمزور اور ان کے عابدین بھی کمزور

تو اس آیت اور اس جیسی تمام آیات کا مفہوم یہی ہے کہ **من دون اللہ** سے مراد ان مشرکین اینڈ کمپنی کے خود تراشیدہ بت ہیں جن کی وہ پوجا کرتے تھے۔

انبیاء کرام علیہم السلام ان سے مراد نہیں کیونکہ نہ تو ان کی پوجا کی جاتی ہے اور نہ ہی وہ ایسے کم حیثیت اور بے مایہ ہیں بلکہ وہ صاحبان معجزات ظاہرہ ہوتے ہیں۔

اولیاء عظام ان آیات سے مراد نہیں کیونکہ کوئی بھی ان کی عبادت نہیں کرتا اور وہ بھی منجانب اللہ اور بِاِذْنِ اللّٰهِ صاحب کرامات باہرہ ہوتے ہیں نہ کہ بتوں کی طرح بے بس و بے کس

ان کی تبلیغ بے اثر ہوتی ہے

حضرات گرامی! ان موحدین کی تبلیغ اسی لیے بے اثر ہوتی ہے کہ یہ توحید کی آڑ میں توہین کرتے ہیں اور بتوں کی جگہ پر نبیوں اور ولیوں کو تصور کرتے ہیں۔

کبھی پتھر کی لکیریں بھی مٹا کرتی ہیں
کتنے سادہ ہیں میرا نام مٹانے والے

قرآن کا مطالعہ کیجیے

اسی آیت کو ہی لیجئے اور قرآن کا مطالعہ کر لیجئے تو عقیدہ صاف اور واضح ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے من دون اللہ وہ ہیں کہ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ

اللہ کے علاوہ (وہ بت) جو سب اکٹھے ہو کر ایک مکھی بھی ہرگز تخلیق نہیں کر سکتے۔

جو تمام اکٹھے ہو کر مکھی پیدا نہ کر سکیں وہ ہیں مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور جو باذن اللہ پرندے تخلیق کر سکیں تو وہ من دون اللہ نہیں ہیں

قرآن سے پوچھیے

آیئے اب قرآن پاک سے پوچھئے کہ کیا اللہ کے علاوہ کسی نے کسی چیز کو تخلیق کیا ہے؟

قرآن بولا کہ ہاں یہ دیکھو اور مولویو غور سے پڑھو حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام اعلان فرما رہے ہیں۔

اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ (پارہ ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۴۹)

میں تمہارے لیے مٹی سے پرندہ کی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے (یعنی اڑنے لگیں گے)

معلوم ہوا کہ

جو مکھی پیدا نہ کر سکیں وہ ہیں	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اور جو مٹی کے پرندے بنا کر اڑا سکیں وہ ہیں	رُوْحُ اللّٰهِ
اب جو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کو روح اللہ کہے وہ بھی	بے ایمان
اور جو روح اللہ کو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہے وہ بھی	بے ایمان
اور یہ فیصلہ میں نے نہیں کیا بلکہ کرنے والا ہے خود	رحمان
اور اس فیصلہ کو بیان کرنے والا ہے خود	قرآن
فرمایا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سب جمع ہو کر	مکھی نہیں بنا سکتے
اور نبی روح اللہ اکیلا ہی مٹی کے پرندے بنا کر	اڑا سکتا ہے

ایک مثال قرآن سے

حضرات محترم! ایک اور مثال قرآن کریم سے سنتے چلیں جد الانبیاء حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا کہ

وَاِذْقَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى (پارہ۳ سورۃ البقرہ آیت نمبر۲۶۰)

اور جب عرض کی ابراہیم نے اے رب میرے مجھے دکھا دے تو کیونکر مردے جلائے گا۔

تو اللہ کریم نے ارشاد فرمایا کہ

قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ (پارہ سورۃ البقرہ آیت نمبر۲۶۰)

فرمایا کیا تجھے یقین نہیں

عرض کیا میرا اس پر ایمان تو ہے مگر

قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ (پارہ سورۃ البقرہ آیت نمبر۲۶۰)

عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آ جائے۔

تو فرمایا

قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ (پارہ۳ سورۃ البقرہ آیت نمبر۲۶۰)

فرمایا تو اچھا چار پرندے لے کر اپنے ساتھ ہلا لے۔

صدر الافاضل فرماتے ہیں

صدر الافاضل حضرت مولانا سیّد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار پرندے لیے مور، مرغ، کبوتر، کوا''

(تفسیر خزائن العرفان صفحہ ۸۰)

فرمایا ان پرندوں کو اپنے ساتھ اچھی طرح ہلا لو اور پھر

ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا

پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان چار پرندوں کو بحکم الٰہی ذبح کیا ان کے پر اکھاڑے اور قیمہ کر کے ان کے اجزاء باہم خلط کر دیے اور اس مجموعہ کے کئی حصے کئے ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر رکھ دیا اور سر اپنے پاس محفوظ رکھے۔

حضرات توجہ کیجئے۔

جن پرندوں کو ذبح کر لیا گیا

ان کے گوشت کا قیمہ بنا لیا گیا

قیمہ ملا کر پھر اس قیمہ کے علیحدہ علیحدہ حصے کر دیے گئے

پھر ان حصوں کو علیحدہ علیحدہ کر لیا اور پہاڑوں پر علیحدہ علیحدہ رکھ دیا گیا

اب ارشادِ ربانی ہوتا ہے کہ

ثُمَّ ادْعُهُنَّ

(اے میرے ابراہیم) اب انہیں بلاؤ......آواز دو......اے پرندو!

میں توحید کے ٹھیکیداروں سے پوچھتا ہوں

اب میں توحید کے ٹھیکیداروں سے پوچھتا ہوں کہ تم کہتے ہو اللہ کے علاوہ کسی نبی ولی کو پکارنا شرک ہے۔

اور اللہ اپنے خلیل سے جانوروں کو بلوا رہا ہے۔

ان جانوروں کو جن کا قیمہ کر کے علیحدہ علیحدہ حصے کر کے پہاڑوں پر رکھ دیا گیا ہے اور جن کے سر ابراہیم علیہ السلام کے پاس ہیں۔

اے میرے خلیل ان کو بلاؤ اور آواز دے کر پکارو

تو مولویو! کیا اللہ تعالیٰ کو تمہاری توحید کا علم نہ تھا؟ (معاذ اللہ)

کیا اللہ تعالیٰ شرک کا حکم دے رہا ہے (معاذ اللہ)

اور کیا وہ خلیل اللہ علیہ السلام جن کے طریقہ پر پوری امت مصطفویہ کو چلنے کا حکم دیا گیا کہ

فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا (پارہ۴ سورۃ آل عمران آیت نمبر۹۵)

تم ابراہیم حنیف کی ملت پر چلو۔

ان خلیل اللہ سے شرک کروایا گیا ہے؟ (معاذ اللہ تعالیٰ)

تو اگر توحید و شرک یہی ہے جیسا کہ تم کہتے ہو تو پھر ہمارا اس توحید و شرک کو دور

سے سلام ہے۔اسی لیے علامہ اقبال مرحوم کہتے ہیں کہ

زمن برصوفیؒ وملاں سلامے
کہ پیغام خدا گفتند ما را
و لے تاویلشاں درحیرت انداخت
خدا وجبرئیل و مصطفیٰ را

مسئلہ واضح ہوگیا

حضرات گرامی! مسئلہ توحید وشرک واضح ہوگیا کہ

اگر ابراہیم علیہ السلام نے ان پرندوں کو الٰہ سمجھ کر پکارا (معاذ اللہ تعالیٰ) تو شرک اور اگر حکم خداوندی کی بجا آوری کیلئے پکارا تو عین توحید ہے۔

ظاہر ہے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام ان پرندوں کو الٰہ نہیں سمجھتے تھے مگر ان کو پکارا

ہم کسی نبی ولی اللہ کو الٰہ نہیں سمجھتے ہیں مگر ان کو پکارتے ہیں۔

اگر مُلا اسے شرک کہتا ہے

تو پھر بنے اپنے باپ کا اور اسے بھی شرک کہے۔

خلیل اللہ نے قیمہ شدہ پرندوں کو پکارا

محترم سامعین! حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے ان پرندوں کو پکارا

جن کا قیمہ ہو چکا تھا۔

اور قیمہ کے مختلف حصے ہو چکے تھے پھر پہاڑوں پر رکھے جا چکے تھے۔

جب پکارا تو وہ دوڑتے ہوئے آپ کے پاس آ گئے یہی تو فرمایا تھا کہ

ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا

پھر انہیں بلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے دوڑتے ہوئے پاؤں سے

حضرت صدر الافاضل فرماتے ہیں کہ یہ قیمہ کے حصے پہاڑوں پر رکھنے کے بعد

''پھر فرمایا چلے آؤ حکم الٰہی سے یہ فرماتے ہی وہ اجزاء اڑے اور ہر جانور

کے اجزاء علیحدہ علیحدہ ہو کر اپنی ترتیب سے جمع ہوئے اور پرندوں کی شکلیں بن کر اپنے پاؤں سے دوڑتے ہوئے حاضر ہو گئے اور اپنے اپنے سروں سے مل کر بعینہٖ پہلے کی طرح مکمل ہو کر اڑ گئے۔''

(تفسیر خزائن العرفان صفحہ ۸۰)

اس ملاں سے پوچھئے

حضرات گرامی! اس ملاں موحد سے پوچھیے کہ

ان پرندوں کو کس نے بتایا کہ تمہارے اصلی اجزاء فلاں فلاں حصہ میں ہیں؟

پھر کس نے بتایا کہ فلاں فلاں سر فلاں فلاں پرندہ کا ہے اس سے مل جاؤ؟

کبوتر کا جسم ملا   اپنے سر کے ساتھ
مور کا جسم ملا   اپنے سر کے ساتھ
مرغ کا جسم ملا   اپنے سر کے ساتھ
کوے کا جسم ملا   اپنے سر کے ساتھ

ایسا نہیں کہ جسم کسی پرندہ کا اور ملا کسی اور کے سر کے ساتھ

تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ

خدا کی   قدرت
خلیل اللہ کا   معجزہ تھا

تو اگر وہ قادر مطلق خدا اپنے خلیل کے دست مبارک سے چھو جانے والے پرندوں کو

زندگی   دے سکتا ہے اور یہ شرک نہیں ہوتا
علم   دے سکتا ہے اور یہ شرک نہیں ہوتا

تو دوسرے انبیاء اولیاء کو اگر وہ

یہی معجزہ   عطا فرمادے تو شرک کیوں؟

یہی کرامت عطا فرمادے تو شرک کیوں؟

معلوم ہو گیا کہ

محترم سامعین! معلوم ہو گیا کہ

من دون اللہ جو بت ہیں تمام کے تمام جمع ہو کر مکھی کا پر نہیں بنا سکتے

اللہ کے نبی اور ولی اس کی اجازت وحکم سے
مٹی کے پرندے بنا کر اپنی پھونک سے اڑا سکتے ہیں
اللہ کے نبی اور ولی اس کی اجازت وحکم سے
قیمہ شدہ پرندوں کو آواز دے کر جلا سکتے ہیں

تو پھر کتنے بد بخت اور جاہل ہیں وہ لوگ جو من دون اللہ سے نبی اللہ یا ولی اللہ مراد لیتے ہوئے کوئی شرم وحیا محسوس نہیں کرتے اور مسلمانوں کو بتوں کی پجاریوں سے تشبیہ دیتے ہوئے ذرا نہیں جھجکتے اور کلمہ پڑھنے والے ان مسلمانوں کو مشرک وکافر بناتے ہوئے ذرہ برابر عار محسوس نہیں کرتے۔

زاہد تنگ نظر نے مجھے کافر جانا
کافر یہ سمجھتے ہیں مسلمان ہوں میں

بتایا یہ جا رہا ہے کہ

حضرات گرامی! ان آیات بینات میں یہی تو بتایا جا رہا ہے کہ
میرے نبیوں کی ان خوارق عادات اور ان معجزات کو
دیکھ کر کہیں انہیں خدا نہ سمجھ لینا
میرے ولیوں کے ان خوارق عادات اور ان
کرامات کو دیکھ کر کہیں انہیں خدا نہ سمجھ لینا
بلکہ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝

فرمادیجئے وہ اللہ ایک ہے

وہی ہے جس نے عیسیٰ علیہ السلام کو مٹی سے پرندے بنا کر پھونک مار کر اڑانے کی طاقت بخشی

وہی جس نے خلیل اللہ علیہ السلام کو قیمہ شدہ پرندوں کو آواز دے کر جلانے کی قوت بخشی

اور پھر اے میرے سبز گنبد کے مکین آقا علیک السلام میرا تو

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا

رب مردے زندہ فرماتا ہے

حضرات گرامی! حضرت سیدنا خلیل اللہ علیہ السلام دربار نمرود میں فرماتے ہیں کہ

قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ (پارہ ۳ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۵۸)

جبکہ ابراہیم علیہ السلام نے کہا میرا رب وہ ہے کہ جلاتا ہے اور مارتا ہے۔

فرمایا یحیی یعنی کہ میرا رب مردے زندہ فرماتا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کا اعلان

اور عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

اُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ (پارہ ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۴۹)

اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے

تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مردے جلانا توحید باری کی دلیل قرار دیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مردے جلانا اپنی رسالت کی دلیل قرار دیا۔

مولویوں کی توحید کے مطابق یہ شرک ہے۔

مگر ہمارے نزدیک عین توحید

کیونکہ اللہ تعالیٰ خود مردے زندہ فرماتا ہے۔
اور عیسیٰ علیہ السلام نے اس کے اذن سے زندہ فرمائے ہیں۔

میں مردے زندہ کروں گا

حضرات غور کیجئے فرمایا

أُحْيِ الْمَوْتٰى بِإِذْنِ اللّٰهِ

میں مردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے اذن سے

تو پتہ چلا کہ انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ماذون ہوتے ہیں ان کا ہر کام دراصل اللہ تعالیٰ کا فعل قدرت ہے تو شرک کیسے ہو گیا؟

عبد کی اقسام اور عبد ماذون

میں سمجھانے کیلئے مثال عرض کرتا ہوں کہ ''عبد'' کی تین قسمیں ہیں۔

1- عبد رقیق
2- عبد آبق
3- عبد ماذون

عبد رقیق

عبد رقیق سے مراد وہ غلام مملوک ہے جو پوری طرح اپنے مالک کے قبضہ اور اس کی ملک میں ہو۔

عبد آبق

عبد آبق اپنے مالک سے بھاگے ہوئے غلام کو کہتے ہیں جو مالک مجازی کے قبضہ سے باہر ہو جاتا ہے۔

عبد ماذون

عبد ماذون وہ غلام ہے جو مالک کی ملک اور اس کے قبضہ میں ہے اور اس کی

قابلیت صلاحیت استعداد اور خوبی کی وجہ سے اس کے مالک نے اپنے کاروبار کا مختار ماذون بنا دیا ہو۔ اور اسے اس بات کا اذن دے دیا ہو کہ وہ مالک کے کاروبار میں جائز اور ممکن تصرف کرے اس غلام کا خریدنا بیچنا لینا دینا سب کچھ اس کے مالک کا خریدنا بیچنا لینا دینا متصور ہوگا۔

عام مومنین خواہ عاصی ہوں یا مطیع سب اللہ تعالیٰ کے بمنزل عبد رقیق کے ہیں۔ اور کفار و مشرکین منافقین بمنزلہ عبد آبق (بھاگے ہوئے غلام) کے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے محبوبین و مقربین بمنزلہ عبد ماذون کے ہیں۔ (مقالات کاظمی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۱۱ جلد اول)

حضرات! اب آپ اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ ''بِـاِذْنِ اللّٰـهِ'' کا کیا مطلب ہے؟

پتہ یہ چلا کہ انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کے ماذون (باذن اللہ متصرف) بندے ہیں ان کا ہر فعل دراصل باری تعالیٰ ہی کا فعل ہے۔

تو فرمایا

أُحْيِ الْمَوْتٰى بِإِذْنِ اللّٰهِ

میں مردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے اذن سے

کیونکہ میں اس کا ماذون بندہ ہوں۔

میرا احیائے موتی اسی کا احیاء موتی ہے

تو شرک کیسے ہوا؟

بلکہ یہ تو خداوند تعالیٰ کی توحید کی بہت بڑی دلیل بن گئی کہ وہ اللہ ہی ہے جس کی طرف سے میں ماذون ہوں۔

اللہ تعالیٰ محیی ہے	بالذات اور مستقل
انبیاء و اولیا محیی ہیں	بالتبع اور غیر مستقل

تو یہ عقیدہ ہے قرآنی عقیدہ کہ

اُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ

میں مردوں کو بالتبع زندہ کرتا ہوں کیونکہ اللہ کے اذن سے زندہ کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے بذریعہ عیسیٰ علیہ السلام مردے زندہ کیے

مفسرین کرام نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے چار مردوں کو زندہ فرمایا ہے حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے چار شخصوں کو زندہ کیا ایک عازر جس کو آپ کے ساتھ اخلاص تھا جب اس کی حالت نازک ہوئی تو اس کی بہن نے آپ کو اطلاع دی مگر وہ آپ سے تین روز کی مسافت کے فاصلہ پر تھا جب آپ تین روز میں وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اس کے انتقال کو تین روز ہو چکے ہیں آپ نے اس کی بہن سے فرمایا ہمیں اس کی قبر پر لے چل وہ لے گئی آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی عازر باذن الٰہی زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا اور مدت تک زندہ رہا اور اس کے اولاد ہوئی۔

ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا جنازہ حضرت کے سامنے جا رہا تھا آپ نے اس کیلئے دعا فرمائی وہ زندہ ہو کر نعش برداروں کے کندھوں سے اتر پڑا کپڑے پہنے گھر آیا زندہ رہا اولاد ہوئی۔

ایک عاشر کی لڑکی شام کو مری اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اس کو زندہ کیا۔

ایک سام بن نوح جن کی وفات کو ہزاروں برس گزر چکے تھے لوگوں نے خواہش کی کہ آپ اس کو زندہ کریں آپ ان کی نشاندہی سے قبر پر پہنچے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی سام نے سنا کوئی کہنے والا کہتا ہے ''اجب روح اللہ'' یہ سنتے ہی وہ مرعوب اور خوفزدہ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں

گمان ہوا کہ قیامت قائم ہو گئی اس ہول سے ان کا نصف سر سفید ہو گیا پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ دوبارہ انہیں سکرات موت کی تکلیف نہ ہو بغیر اس کے واپس کیا جائے چنانچہ اسی وقت ان کا انتقال ہو گیا۔''

(تفسیر خزائن العرفان صفحہ ۱۰۱، ۱۰۲ مطبوعہ اتفاق پبلشرز لاہور)

شرک کیسے ہو گیا؟

محترم سامعین حضرات! پتہ چلا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مردے زندہ فرمائے مگر بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی

کیونکہ وہ عبد مازون ہیں اس لیے ان کی دعا ہوتی رہی اور اللہ مردے زندہ فرماتا رہا۔

تو ان کا مردوں کو زندہ فرمانا ہے باذن اللہ اور غیر مستقل طور پر

اور اللہ تعالیٰ کا مردوں کو زندہ فرمانا ہے بالذات اور مستقل طور پر

شرک کیسے ہو گیا؟

مگر مولوی ہیں کہ ان تمام آیات و احادیث کو چھوڑ کر اپنی باتوں کو مقدم کرنا چاہتے ہیں..... بتائیے آپ لوگ

قرآن کو مانیں گے یا مولویوں کو؟

حدیث کو مانیں گے یا مولویوں کو؟

یہ مولوی تو

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

یہ انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کو توحید کا نا دیتے ہیں

یہ اولیاء عظام رحمہم اللہ کی تذلیل کو توحید کا نام دیتے ہیں

اور خود کو بہت بڑے موحدین تصور کرتے ہیں۔

کرے مصطفیٰ کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

بذریعہ گوشت کے ٹکڑے مردہ زندہ فرمایا

حضرات گرامی! انبیاء واولیاء تو ایک طرف ان سے منسوب جانوروں کو اللہ تعالیٰ مردہ زندہ کرنے کا سبب بنادیتا ہے۔ آپ سورۂ بقرہ کی تلاوت کریں اس میں ایک گائے کے بچھڑے کا ذکر ہے جو ایک ولی اللہ کا تھا اسی وجہ سے اس ڈھائی سپارہ کی سورت کا نام ہی سورۂ بقرہ ہے۔

یہ مولوی تو نبیوں اور ولیوں کو غیر اللہ کہتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ اپنے کلام کا نام ولی کی گائے کے نام پر رکھتا ہے۔

قرآن خواہ کسی دیوبندی نے چھپوایا ہو
قرآن خواہ کسی وہابی نے چھپوایا ہو
قرآن خواہ کسی شیعہ نے چھپوایا ہو
قرآن خواہ کسی بریلوی نے چھپوایا ہو

ہر قرآن کے پہلے سپارہ کی دوسری سورت کا نام ہے سورۃ البقرہ یعنی گائے کی سورت

قرآن کلام ہے اللہ کا
اسی کی سورت پر نام ہے غیر اللہ کا

کلام اللہ کا سورتیں غیر اللہ کی

مزے داری کی بات یہ ہے کہ قرآن پورے کا پورا پڑھ لیں اس میں کسی ایک سورت کا نام سورۃ اللہ نہیں ہے۔

کلام سارا اللہ کا سورتیں ساری غیر اللہ کی
قرآن میں سورۂ محمد تو ہے

قرآن میں سورۂ یوسف تو ہے
قرآن میں سورۂ یونس تو ہے
قرآن میں سورۂ ابراہیم تو ہے
قرآن میں سورۂ انبیاء تو ہے
قرآن میں سورۂ مریم تو ہے
قرآن میں سورۂ لقمان تو ہے
مگر سورۃ اللہ ایک بھی نہیں ہے

اگر تم کہو کہ سورۂ الرحمٰن ہے۔

تو ہم کہیں کہ رحمٰن اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔

اور محمد، ابراہیم، یونس، یوسف، لقمان، مریم سب ان ہستیوں کے ذاتی نام ہیں۔ لہٰذا تم اس قرآن کو پڑھو جو غیر اللہ کے نام سے پاک ہو کیونکہ تم کہتے ہو کہ

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ

غیر اللہ کے نام آنے سے چیز حرام ہو جاتی ہے تو پھر اس غیر اللہ کے ناموں والے قرآن کو کیوں پڑھتے ہو؟

کیا تمہاری توحید تمہیں اس کی اجازت دیتی ہے؟

کیا تمہارے نزدیک یہ شرک نہیں ہے؟

بنی اسرائیل کی گائے کا واقعہ

گرامی حضرات! بات کچھ یوں ہے کہ
بنی اسرائیلوں نے ایک آدمی کو قتل کردیا
قاتل کا پتہ نہ چلتا تھا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر قاتل معلوم کرنا ہے تو گائے ذبح کرو اور اس ذبح شدہ گائے کے گوشت کا ایک حصہ مقتول کے جسم پر مارو تو وہ زندہ ہو جائے گا۔

جو علامات اللہ تعالیٰ نے اس کی ارشاد فرمائیں کہ

وہ نہ بوڑھی ہوگی اور نہ ہی جوان بلکہ بوڑھاپے اور جوانی کے درمیان

اس کا رنگ پیلا ہوگا اور دیکھنے والوں کو مسرور کرتا ہوگا۔

اس گائے سے کوئی خدمت نہ لی جاتی ہوگی۔

اس سے ہل نہیں جوتا جاتا ہوگا۔

اس سے کھیتی کو پانی دینے کا کام نہیں لیا جاتا ہوگا۔

بے عیب ہوگی۔

اس پر کوئی داغ نہیں ہوگا۔

سورۂ بقرہ آیت نمبر ۶۷ سے آیت نمبر ۷۱ تک اس کا مفصل بیان موجود ہے۔

اب انہوں نے اس گائے کی تلاش شروع کی۔

ان اطراف میں ایسی گائے صرف ایک تھی اس کا حال یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک صالح شخص تھے ان کا ایک چھوٹا بچہ تھا اور ان کے پاس سوائے ایک گائے کے بچے کے کچھ نہ رہا تھا انہوں نے اس کی گردن پر مہر لگا کر اللہ کے نام پر چھوڑ دیا اور بارگاہ حق میں عرض کیا۔

یااللہ! میں اس بچھیا کو اپنے بیٹے کیلئے تیرے پاس امانت رکھتا ہوں جب یہ فرزند بڑا ہو تو یہ اس کے کام آئے۔

ان بزرگ کا انتقال ہوگیا۔

بچھیا جنگلات میں بحفظ الٰہی پرورش پاتی رہی۔

یہ لڑکا بڑا ہوا تو بفضلہٖ تعالیٰ صالح و متقی تھا اور ماں کا فرماں بردار

ایک روز اس کی والدہ نے اس سے کہا

اے نور نظر!

تیرے لیے تیرے باپ نے فلاں جنگل میں خدا کے نام پر ایک بچھیا چھوڑ دی ہے۔

وہ اب جوان ہو چکی ہوگی۔

اس کو جنگل سے لے آ۔

اور دعا کر کہ اللہ وہ تجھے عطا فرمائے۔

لڑکے نے گائے کو جنگل میں تلاش کیا۔

جب مل گئی تو

اس نے والدہ کی بیان کردہ علامات اس میں دیکھیں تو وہ وہی گائے تھی۔

جب بیان کردہ علامات اس میں پائیں تو کہا

اے گائے

میں تجھے اللہ کی قسم دے کر بلاتا ہوں۔

اگر تو ہی میری گائے ہے تو پھر تجھے اللہ کی قسم ہے کہ میرے پاس آجا۔

وہ حاضر ہوگئی۔

وہ جوان اس کو اپنی والدہ کی خدمت میں لے آیا۔

والدہ نے بازار میں لے جا کر تین دینار پر فروخت کرنے کا حکم دیا اور یہ شرط کی کہ سودا ہونے پر پھر اس کی اجازت حاصل کی جائے۔

اس زمانہ میں قیمت ان اطراف میں تین دینار ہی تھی۔

جوان جب اس گائے کو بازار میں لایا تو ایک فرشتہ خریدار کی صورت میں آیا اس نے گائے کی قیمت چھ دینار لگادی مگر اس شرط پر کہ جوان والدہ کی اجازت کا پابند نہ ہو۔

جوان نے منظور نہ کیا اور والدہ سے تمام قصہ کہہ سنایا۔

اس کی والدہ نے چھ دینار قیمت منظور کرنے کی اجازت دی مگر بیع میں پھر دوبارہ اپنی مرضی دریافت کرنے کی شرط کی۔

جوان پھر بازار میں آیا

اس مرتبہ فرشتہ نے بارہ دینار قیمت لگائی اور کہا کہ والدہ کی اجازت پر موقوف

نہ رکھو

جوان نے نہ مانا اور والدہ کو اطلاع دی

وہ صاحب فراست سمجھ گئی کہ یہ خریدار نہیں کوئی فرشتہ ہے جو آزمائش کیلئے آتا ہے۔

بیٹے سے کہا کہ

اب کی مرتبہ اس خریدار سے یہ کہنا کہ آپ ہمیں گائے فروخت کرنے کا حکم دیتے ہیں یا نہیں؟

لڑکے نے یہی کہا

فرشتہ نے جواب دیا کہ ابھی اس کو روکے رکھو۔

جب بنی اسرائیل خریدنے آئیں تو اس کی قیمت یہ مقرر کرنا کہ اس کی کھال میں سونا بھر دیا جائے۔

جوان گائے کو گھر میں لایا۔

بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کی ارشاد فرمودہ علامات والی گائے تلاش کرتے ہوئے یہاں پہنچ گئے تو ان سے جوان نے یہی قیمت طے کی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ضمانت پر وہ گائے بنی اسرائیل کے سپرد کی۔

بنی اسرائیل نے گائے ذبح کر کے اس کے کسی عضو سے مردہ کو مارا تو وہ بحکم الٰہی زندہ ہوگیا اس کے حلق سے خون کے فوارے جاری تھے۔

اس نے اپنے چچا زاد بھائی کو بتایا کہ اس نے مجھے قتل کیا۔

(تفسیر خزائن العرفان صفحہ ۱۸،۱۹،۲۰)

اللہ صرف اللہ ہی ہے!

حضرات محترم!

معلوم یہ ہوا کہ

اللہ اگر چاہے تو مردہ کو گائے کے وسیلہ سے زندہ فرمادے

تو جو رب کریم ایک جانور کے گوشت کے ذریعہ مردہ زندہ فرمائے اور اس کی توحید میں کوئی فرق نہ آئے وہ ہی رب کریم کسی نبی یا ولی کے ذریعہ مردہ زندہ فرمائے تو توحید میں فرق کیوں آئے؟

مگر مولوی اگر انبیاء واولیاء کی توہین نہ کرے تو اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔

اور مولویو! بتاؤ

جن اس فرزند صالح نے جنگل میں گائے کو قسم دے کر پکارا تو غیر اللہ کو پکارنے سے وہ مشرک تو نہیں ہوگیا۔

اور تمہارا یہ فتویٰ اس پر تو فٹ نہیں آگیا کہ

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا

وہ لوگ جوان غیر اللہ کو پکارتے ہیں جو مکھی نہیں بنا سکتے

اور پھر جو فرشتہ بصورت خریدار آیا

کیا صورت بشری میں آنے سے اس کی نورانیت تو ختم نہ ہوگئی؟

اور کیا اس کی اس مدد نے توحید خراب تو نہ ہوگئی؟

تو ان سب باتوں سے پتہ چلا کہ

اللہ تعالیٰ جسے اپنا ماذون بنالے اس سے تمام کام لے لیا کرتا ہے۔

یہی اس کی توحید کے دلائل ہیں کہ

وہ ایک ہی خدا ہے جس نے گائے کہ ذریعہ مردہ زندہ کیا۔

وہ ایک ہی خدا ہے جس نے بصورت آدمی فرشتہ کو بھیجا۔

وہ ایک ہی خدا ہے جس نے بذریعہ فرشتہ اس جوان کی مدد کی۔

اس طرح فرمایا اے حبیب

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

آپ فرمادیجئے وہ اللہ ایک ہے۔

تم تو پوچھتے ہو وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے۔
میں تمہیں بتا رہا ہوں وہ بننے سے پاک ہے۔
وہ جسد سے پاک ہے۔
وہ کیفیت سے پاک ہے۔
وہ تعین و تشکل و تصور سے پاک ہے۔
وہ والدین سے پاک ہے۔
وہ محتاجی سے پاک ہے۔
تو اگر کوئی اور اس جیسا ہو تو شرک ہوگا۔
یا اگر کوئی کسی کو ایسا سمجھے تو وہ مشرک ہوگا۔
ورنہ کسی مسلمان کو مشرک کہنے والا خود بے ایمان ہوگا۔
کوئی نبی' کوئی ولی ان صفات سے متصف نہیں ہے۔
نہ ہی کوئی شخص کسی نبی ولی کو ایسا مانتا ہے۔
تو یہ مشرکین تھے جو بتوں کو اللہ سمجھتے تھے فرمایا ان کو فرما دیجئے اللہ صرف اللہ ہی ہے۔
اور ہم موحدین ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کو الہ کہتے ہیں۔
اولیاء کاملین اور انبیاء کرام کو مظاہرہ صفاتِ خدا مانتے ہیں کہ ان نفوس قدسیہ کے وجود سے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا اظہار ہوتا ہے۔
ان کے وجودات مسعودات انوارات الٰہیہ کے مراکز ہیں۔
اللہ تعالیٰ کو کسی نے دیکھا نہیں ہے سوائے اس کے حبیب علیہ السلام کے
تو اس کی توحید پر ایمان حضور علیہ السلام کے فرمانے اور بتلانے پر ہے
یا پھر ان اولیاء کاملین کے وجودات مسعودات کو دیکھ کر

صانع کا پتہ چلتا ہے مصنوع کو دیکھ کر کہ
وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے

تو اس صانع کامل کی ذات اور قدرت کیسی ہوگی جس نے ایسے ایسے نگینے پیدا فرمائے۔

داتا ہجویری لاثانی ہندالولی میرے غوث جلی خواجہ مہر علی
کیسے کیسے نگینے کیے ہیں عطا یہ خدا نے ہمیں روشنی کیلئے

الف اللہ چنبے دی بوٹی

حضرات محترم!
یہ اولیائے کاملین تو سب سے بڑے مبلغین توحید ہوتے ہیں تو ان کو ماننے والے مشرک کیسے ہو سکتے ہیں؟
حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اس فلسفۂ توحید کو اس طرح بہت اچھوتے انداز میں بیان فرمایا کہ

الف اللہ چنبے دی بوٹی مرشد من میرے وچ لائی ہو
نفی اثبات دا پانی ملیا ہر رگے ہر جائی ہو
اندر بوٹی مشک مچایا جاں پھلن تے آئی ہو
جیوے مرشد کامل باہو جیں ایہہ بوٹی لائی ہو

تو ہر مرشد کامل
ہر ولی اللہ
ہر مقرب خدا یہی تبلیغ فرماتا ہے کہ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
اللہ تعالیٰ بہ طفیل حبیبہ الاعلیٰ ہمارے عقیدۂ توحید کو مضبوط فرمائے اور اسی پر ہمارا خاتمہ فرمائے' آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

چوتھا خطبہ ربیع الثانی

مراکز رشد و ہدایت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ○ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ ○

درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

راشدین کون ہیں

صاحب صدر گرامی قدر و حضرات سامعین کرام
اس پرفتن دور میں
اس مادیت پرستی کے زمانہ میں
جبکہ ضلالت و گمراہی اپنے پورے عروج پر ہے
الحاد و بے دینی کا دور دورہ ہے
ہر طرف حرص و ہوا کا زور و شور ہے
عامۃ الناس بے چینی کا شکار ہیں

ہر فرقہ دعویٰ کناں ہے کہ ہم ہی ہدایت پر ہیں
دیو بندی کا دعویٰ ہے کہ ہم ہدایت پر ہیں
اہلحدیث کا دعویٰ ہے کہ ہم ہی حق پر ہیں
اہل تشیع کہتے ہیں کہ ہم ہی صراط مستقیم پر گامزن ہیں
اہلسنت و جماعت اعلان کرتے ہیں کہ ہم ہی ہدایت کی شاہراہ پر چل رہے ہیں
تو آیئے قرآن کریم سے معلوم کریں کہ کون سی وہ ہستیاں جو مراکز رشد و ہدایت ہیں

اس کتاب لاریب سے جب معلوم ہو جائے گا کہ راشدین کون ہیں تو پھر دیکھیں گے کہ ان راشدین کا دامن کسی جماعت نے تھاما ہے تو فیصلہ کرنا آسان ہو جائے گا

یہ فیصلہ کلام اللہ سے کرواتے ہیں تا کہ کسی کو چون و چرا کی گنجائش نہ ہو
قرآن کا فیصلہ سب تسلیم کریں
کیونکہ قرآن اوّل سے آخر تک
ہر زمانے کیلئے
ہر قوم کیلئے
ہر فرقہ کیلئے
ہدایت بن کر تشریف لایا ہے
ارشاد باری ہے
هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَ الْفُرْقَانِ (پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۸۵)
(یہ قرآن) لوگوں کیلئے ہدایت (کا سرچشمہ) ہے اور ہدایت و (حق و باطل میں) فرق کرنے والی واضح دلیلیں تو اسی قرآن سے پوچھیں کہ کون سے وہ نفوس قدسیہ ہیں جو سراپا رشد و ہدایت ہیں۔

تو ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

راشدین کی جماعت

اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ (پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت ۷)

(صحابہ کرام علیہم الرضوان) یہ سب ہی راشدین ہیں۔

حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہٗ — راشد ہیں
حضرت عمر الفاروق رضی اللہ عنہٗ — راشد ہیں
حضرت عثمانِ ذی النورین رضی اللہ عنہٗ — راشد ہیں
حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم — راشد ہیں
حضرت طلحہ رضی اللہ عنہٗ — راشد ہیں
حضرت زبیر رضی اللہ عنہٗ — راشد ہیں
حضرت سعد رضی اللہ عنہٗ — راشد ہیں
حضرت سعید رضی اللہ عنہٗ — راشد ہیں
حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہٗ — راشد ہیں
حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ عنہٗ — راشد ہیں
ہر ایک صحابی رسول رضی اللہ عنہٗ — راشد ہیں

تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی جماعت راشدین کی جماعت ہے

اصحاب ہن محمد دے پیارے جیویں چندے دے گرد ہن ستارے
سارے ہن اختر سارے ہن برتر سارے ہن رہبر
جہڑا اصلوں انہاں کو بھلاوے اوہ دھکیا جاوے ہیں گل کوں خدائی گئی اے من
درِ احمد تے جہڑا دی آوے اوہ رتبے پاوے ہیں گل کوں خدائی گئی اے من

آیئے حضور علیہ السلام سے سوال کریں

آیئے اب آقائے نامدار سے پوچھیں کہ اے ہمارے آقا و مولا ﷺ ذرا آپ

خود ارشاد فرمادیں۔

کیونکہ بات جھگڑے میں پڑ گئی ہے
ہر کوئی شور مچا رہا ہے
ہر کوئی ہدایت یافتہ ناجی اور حق پر ہونے کا دعویٰ دار ہے
یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام آپ ارشاد فرما دیجئے
ہدایت پر کون ہے
حق کس کے پاس ہے
نجات یافتہ کون ہے

حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں

حضرات گرامی!

میرے آقا و مولا امام الانبیاء تاجدار کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا

تَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۰)

میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی تمام فرقے جہنمی ہوں گے سوائے ایک کے صحابہ کرام نے عرض کیا وہ (ایک جنتی) فرقہ کونسا ہوگا فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگا۔

ایک ہی فرقہ ہوگا

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ

جس فرقہ، ملت یا جماعت کے ہاتھوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دامن ہوگا وہ جنتی ہوگا۔

وہی راشد ہوگا کیونکہ صحابہ کرام راشدین ہیں۔

بہتر فرقے جہنمی

ان کے پاس رشد و ہدایت نہ ہوگا۔

ایک ہی فرقہ جنتی

جن کے ہاتھ میں راشدین کا دامن ہوگا۔

فقیر نے اسی لیے تو کہا کہ

سنی کو دل وجان سے پیارے صحابہ
ہم فخر سے کہتے ہیں ہمارے ہیں صحابہ

صحابہ کرام کی عظمت کے قائل

گرامی حضرات!

ہمارا یہ صرف زبانی اقرار ہی نہیں بلکہ عملی کردار بھی ہے۔

اہلسنت وجماعت کے تمام عقائد وہی ہیں جو ان راشدین ومرشدین کے تھے۔

کوئی فرقہ سرے سے ان راشدین کا انکار کرتا ہے۔

کوئی فرقہ ان کے عقائد کا انکار کرتا ہے۔

مگر سنی حنفی بریلوی ان راشدین کی عظمت کو

دل وجان سے مانتے بھی ہیں
اور ان کے عقائد کو حق اور سچ گردانتے بھی ہیں

نبی کریم ﷺ کا علم غیب

اسی حدیث پاک کے مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ میرے نبی ﷺ غیب دان ہیں۔

ابھی فرقے بنے نہیں

اس ارشاد کے کتنی دیر بعد یہ فرقے وجود میں آئے اور میرے حضور ﷺ اتنا عرصہ پہلے اس کا اعلان فرمارہے ہیں۔

تو اس حدیث کو حرز جاں وہی بنائے گا جو پہلے میرے آقا کے علم غیب کو تسلیم کرے گا۔

اور جو تسلیم نہیں کرے گا وہ حدیث کا بھی منکر ٹھہرے گا۔

کیونکہ اس کے نزدیک حضور کل کی بات کو جانتے نہیں۔

جب کل کی بات کو جانتے نہیں تو یہ اعلان معاذ اللہ صحیح نہ ہوا۔

جب یہ اعلان صحیح تسلیم نہ کیا تو حدیث کا منکر ہوا۔

جب حدیث کا منکر ہوا تو قرآن کا منکر ہوا۔

کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰی○

(پارہ ۲۶ سورۃ النجم آیت نمبر ۳،۴)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

معلوم ہوا کہ ان کی لسان مبارکہ پر خود حق کلام فرماتا ہے۔

لہٰذا ایک فرقہ انکار عظمت مصطفیٰ سے جہنمی ہوا

ایک فرقہ انکار عظمت صحابہ سے جہنمی ہوا

سنی عظمت مصطفیٰ کا بھی قائل

سنی علم غیب رسول کا بھی قائل

سنی عظمت اصحاب رسول کا بھی قائل

تجھ کو جنت سے ہے کیا مطلب اوہ منکر دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

صحابہ کرام راشدین کیوں؟

حضرات محترم! سوال یہ ہے کہ آخر صحابہ کرام ہی راشدین کیوں ہیں؟

جواب یہ ہے کہ انہیں براہ راست ذات نبوت نے کلمہ پڑھایا ہے اور صراط مستقیم پر گامزن فرمایا ہے اور یداللہ کے گورے گورے ہاتھوں میں ہاتھ لے کر ان کو بیعت فرمایا ہے جبکہ ذات باری نے ارشاد فرمایا ہے کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ

(پارہ ۲۶ سورۃ الفتح آیت نمبر ۱۰)

اور وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

اب بیعت چاہتی ہے اتباع واطاعت کو اسی لیے ارشاد فرمایا کہ رسول کی بیعت میری بیعت ہے اور فرمایا کہ

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (پارہ ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۸۰)

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

تو سرکار علیہ السلام کی اطاعت ہی رشد وہدایت ہے لہٰذا براہ راست فیض رسالت سے مستفیض ہونے والے اور اس ایک واسطہ سے اللہ کی بیعت فرمانے والے ہی رشد وہدایت کے مراکز ہیں۔

اتباع اولیاء کاملین

گرامی حضرات! ہمیں ذات باری تعالیٰ کا حکم ہے کہ

وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ (پارہ ۲۱ سورۃ لقمان آیت نمبر ۱۵)

اور اس کی راہ پر چل جو میرے طرف رجوع لایا۔

تو ہم نے ڈھونڈا

تلاش کیا تو وہ راستہ جہاں نظر آیا ہم نے اس کی اتباع کی۔

جن کی اتباع کی ان کے مبارک ہاتھوں میں ہاتھ دیے۔

ان کی بیعت کی۔

اور فخر سے سر بلند کر کے کہا کہ

ہم مرید ہیں	سرکار لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے
ہم مرید ہیں	سرکار اعلیٰ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے
ہم مرید ہیں	شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے
ہم مرید ہیں	سرکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے
ہم مرید ہیں	سرکار مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے
ہم مرید ہیں	سرکار محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے
ہم مرید ہیں	حضرت خواجہ سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے
ہم مرید ہیں	امام خطابت رحمۃ اللہ علیہ کے

کیونکہ ان کا راستہ کئی واسطوں سے حضرت علی المرتضیٰ تک پہنچتا ہے۔

پھر حضرت علی کے واسطہ سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔

پھر سیدنا صدیق اکبر کے واسطہ سے امام الانبیاء تک پہنچتا ہے۔

امام الانبیاء کا در پاک	ہدایت کا مرکز	(علیہ السلام)
امام الانبیاء کا در پاک	راہ حق کی منزل	(علیہ السلام)
امام الانبیاء کا در پاک	منبع رشد وہدیٰ	(علیہ السلام)

لہٰذا ان واسطوں سے ہم مرکز رشد وہدایت تک پہنچ گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے ہم اس منزل تک پہنچ گئے جس کا حکم تھا کہ

وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ (پارہ ۲۱ سورۃ لقمان آیت نمبر ۱۵)

لیکن کئی واسطوں سے

کئی وسیلوں سے

اور پھر ان واسطوں وسیلوں سے رشد وہدایت پانے والے فخر کرتے ہیں اپنے مشائخ کی غلامی پر

وہ فخر کرتے ہیں   داتا ہجویری کی غلامی پر

وہ فخر کرتے ہیں   خواجہ اجمیری کی غلامی پر

وہ فخر کرتے ہیں   صابر پیا کی غلامی پر

وہ فخر کرتے ہیں   اپنے اپنے مرشدین کی غلامی پر

عظمت صحابہ کرام

تو جنہوں نے بغیر کسی واسطہ ووسیلہ کے راہ حق کو یداللہ کے مبارک ہاتھوں میں ہاتھ دیے...... رسول اللہ ﷺ سے براہ راست بیعت کی۔

ایک اسی واسطہ سے   حق کی بیعت کی

اس ہاتھ مبارک کے وسیلہ سے   یداللہ کی بیعت کی

ان صحابہ کرام کے افتخار کا کیا عالم ہوگا۔

ان صحابہ کرام کی بلندیوں کا کیا عالم ہوگا۔

ان صحابہ کرام کے دامن میں جو رشد وہدایت آیا اس کی شان وعظمت کیا ہوگی۔

صحابہ وہ صحابہ ہر صبح جن کی عید ہوتی تھی

خدا کا قرب حاصل تھا نبی کی دید ہوتی تھی

یہی راشدین ہیں

اس لئے فرمایا کہ

أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ۝ (پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت نمبر ۷)

یہ تمام کے تمام ہی راشدین ہیں۔

یہ صحابہ ہی مراکز رشد وہدایت ہیں۔

اور اگر تم نے رشد وہدایت حاصل کرنی ہے تو اس راستہ پہ چلو کہ جس پر چلنے والے صحابہ کرام کے راستہ پر ہوں۔

مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِي (مشکوۃ شریف صفحہ ۳۰)

صحابہ کی اقتداء کرو

گرامی حضرات!

اس دور میں

عصر حاضر میں

تلاش کوئی مشکل نہیں

بآسانی معلوم ہوجاتا ہے کہ صحابہ کرام کے راستہ پر کون ہیں؟

صحابہ کرام کا پیروکار کون ہے؟

صحابہ کرام کے عقائد کو اپنانے والا کون ہے؟

میرے آقا نے فرمایا

اَصْحَابِي كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمِ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ (مشکوۃ شریف صفحہ ۵۵۴)

میرا صحابی ستارے کی طرح ہے ان میں جس کی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

انہوں نے اقتدا کی   میری

تم اقتدا کرلو   ان کی

تو اس واسطہ سے تم مرکز رشد وہدایت پالو گے اور میری ذات تک پہنچ جاؤ گے۔

رشد کسے کہتے ہیں؟

گرامی حضرات! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم راشدین ہیں۔

تو اب سوال یہ ہے کہ یہ رشد کیا ہے؟ رشد کسے کہتے ہیں؟

رشد اسے کہتے ہیں

تو آیئے میں عرض کروں

رشد اس ہدایت کو کہتے ہیں جو ابتدائے آفرینش سے پروردگارِ عالم اپنے بندوں کو عطا فرما دیتا ہے اور اس عالم شہود میں مناسب وقت پر اس کا ظہور ہو جاتا ہے ملاحظہ ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ۝

(پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۵۱)

اور بے شک ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے اس کی نیک راہ عطا کر دی اور ہم اس سے خبردار تھے۔

فرمایا من قبل پہلے سے ہی رشد عطا فرمایا

آج دشمنوں کے نرغہ میں تو — اس کا اظہار ہو رہا ہے

آج غار کے اندر تو — اس کا اظہار ہو رہا ہے

آج دربار نمرود میں تو — اس کا اظہار ہو رہا ہے

آج نار نمرود کے دھکتے ہوئے شعلوں میں تو — اس کا اظہار ہو رہا ہے

عطا ابتدائے آفرینش سے ہو چکا ہے...... مِنْ قَبْلُ

اب اس من قبل کو سمجھنے کیلئے دوسری آیت پڑھتا ہوں ارشاد فرمایا حق تعالیٰ جل جلالہ نے کہ

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۶۴)

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

تو پتہ چلا کہ "من قبل" کا مفہوم یہ ہے کہ ابتداء سے

کیونکہ سرکار نے جن کو کتاب وحکمت سکھائی اور جن پر اللہ نے احسان فرمایا وہ اس سے قبل ضلال مبین میں مبتلا تھے۔

میرے حبیب کی آمد سے قبل یہ لوگ کھلی گمراہی میں تھے نامعلوم کب سے

فرمایا ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو رشد عطا فرمایا مِنْ قَبْلُ پہلے سے نامعلوم کب سے

تو معلوم ہوا رشد پہلے سے عطا کیا جاتا ہے اور ابراہیم علیہ السلام کو پہلے سے عطا کیا گیا تھا۔

اس کا اظہار وقت مناسب پر ہوا جبکہ فرمایا

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝

(پارہ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۱۳۱)

جبکہ اس سے اس کے رب نے فرمایا گردن رکھ (اسلام لا) عرض کی میں نے گردن رکھی اس کیلئے جو رب ہے سارے جہان کا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ اس وقت اسلام لائے بلکہ اس وقت اظہار اسلام فرمایا اور رشد و ہدایت (اسلام) تو پہلے انہیں عطا ہو چکا تھا۔

یہ راشدین ہیں ابتداء آفرینش سے

گرامی قدر سامعین غور کیجئے

ارشاد فرمایا

اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ۝ (پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت ۷)

گویا فرمایا کہ میرے محبوب علیہ السلام کے ان یاروں اور ہدایت کے ستاروں کی شان میں سوءِ ادب کے مرتکب نہ ہونا یہ نہ سمجھنا کہ یہ آج اس مسند ارشاد پر فائز ہوئے ہیں بلکہ زمانہ جنہیں خلفاء راشدین کہتا ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ ان کے رشد و ہدایت کا اظہار اب ہوا ہے رشد و ہدایت انہیں پہلے سے عطا ہو چکا ہے۔

میرا صدیق	ابتداء سے راشد
میرا فاروق	ابتداء سے راشد
میرا عثمان	ابتداء سے راشد
میرا حیدر	ابتداء سے راشد
میرا بلال	ابتداء سے راشد
میرا سلمان	ابتداء سے راشد
میرے تمام صحابہ	ابتداء سے راشد

میرے حبیب کے دامن سے وابستگی سے تو ان کا اظہار رشد وہدایت ہوا ہے کیونکہ

بلب روشن نہیں ہوتا جب تک اس میں برقی رو نہ ہو

اور برقی رو نہیں آتی جب تک پاور ہاؤس سے کنکشن نہ ہو

بلب اگرچہ پہلے سے موجود ہے

مگر اس کا اظہار جب ہوا جبکہ اس کا کنکشن پاور ہاؤس سے ہوا اور اس میں برقی رو دوڑی صدیق تو پہلے ہی موجود تھا مگر صداقت کا اظہار تب ہوا جب صداقت کے پاور ہاؤس سے نسبت ہوئی اور صداقت کی روح اس میں دوڑی۔

فاروق تو پہلے ہی موجود تھا مگر عدالت کا اظہار تب ہوا جب عدالت کے پاور ہاؤس سے نسبت ہوئی اور عدالت کی روح اس میں دوڑی۔

مرکز سخا عثمان غنی تو پہلے ہی موجود تھا مگر اس کی سخاوت کا اظہار تب ہوا جب سخاوت کے پاور ہاؤس سے نسبت ہوئی اور سخاوت کی روخ اس میں دوڑی۔

علی المرتضیٰ شیر حق تو پہلے ہی موجود تھا مگر اس کی شجاعت کا اظہار تب ہوا جب اس کی نسبت شجاعت کے پاور ہاؤس سے ہوئی اور اس میں شجاعت کی روح دوڑی۔

سبق پڑھ پھر صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ (پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت ۷)

یہ تمام کے تمام صحابہ کرام راشدین ہیں

شانِ صدیق وعلی بزبان امام احمد رضا فاضلِ بریلوی

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''حضرت امیر المومنین مولی المسلمین امام الواصلین سیّدنا ومولانا علی مرتضیٰ مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ اور حضرت امیر المومنین امام المشاہدین افضل الاولیاء والمحدثین سیّدنا ومولانا صدیق اکبر عتیق اطہر علیہ الرضوان الاجل الاظہر دونوں حضرات عالم ذریت سے روز ولادت، روز ولادت سے سن تمیز، سن تمیز سے ہنگام ظہور پرنور آفتاب بعثت، ظہور بعثت سے وقت وفات وقت وفات سے ابدالاباد تک بحمداللہ تعالیٰ موحد وموقن ومسلم ومومن وطیب وزکی وطاہر ونقی تھے اور ہیں اور رہیں گے۔ کبھی کسی وقت کسی حال میں ایک لمحہ ایک لحظہ ایک آن کولوث کفر وشرک وانکار ان کے پاک مبارک ستھرے دامن تک اصلاً نہ پہنچا نہ پہنچے وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

عالم ذریت سے روز ولادت تک اسلام میثاقی تھا ''اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی'' روز ولادت سے سن تمیز تک اسلام فطری کی ''کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ'' سن تمیز سے روز بعثت تک اسلام توحیدی کہ ان حضرات والا صفات نے زمانہ فترت میں کبھی بت کو سجدہ نہ کیا کبھی غیر خدا کو خدا قرار نہ دیا۔ ہمیشہ ایک ہی جانا ایک ہی مانا ایک ہی کیا ایک ہی سے کام رہا''

(تنزیہہ المکانۃ الحیدریہ عن وصمۃ الجاہلیہ صفحہ ۲۲ نوری کتب خانہ لاہور)

یہ راشد ہیں

یہ ہے رشد

یہ حضرات

روز الست سے روز ولادت تک بھی — راشد

روز ولادت سے سن تمیز تک بھی — راشد

سن تمیز سے زمانہ فترت تک بھی — راشد

زمانہ فترت سے ظہور بعثت تک بھی — راشد

ظہور بعثت سے یوم وفات تک بھی — راشد

یوم وفات سے ابدالاباد تک بھی — راشد

رشد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو چار سال کی عمر میں بتوں کے سامنے سجدہ کرنے کیلئے کہا گیا تو آپ نے بت کو فرمایا

یہ لوگ کہتے ہیں کہ تو خدا ہے

اگر تو خدا ہے تو میں بھوکا ہوں — مجھے کھلا

اگر تو خدا ہے تو میں پیاسا ہوں — مجھے پلا

مجھے لباس کی حاجت ہے — لباس پہنا

اور جب وہ بت کچھ نہ کر سکا تو پتھر سے ایسے ضرب کاری رب صاحب پر ماری کہ ہو گیا وہ کھڑا رہنے سے عاری اور ٹوٹنے کی لگی اس کو بیماری ریزہ ریزہ ہو گیا وہ ناری یوں ہوئی اس کی خواری (شان صحابہ از علامہ محمود رضوی صفحہ ۹)

اسے کہتے ہیں رشد و ہدایت

رشد مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ

سیدنا مولائے کائنات نے ایک دن اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ اماں جان ایک دن آپ طواف کعبہ میں مصروف تھیں تو آپ نے وہاں پڑے ہوئے ایک بت کو سجدہ کرنا چاہا تھا۔

کہا ہاں بیٹا ایسا ہوا تھا

فرمایا پھر کیا ہوا تھا

کہا کہ اچانک میرے کلیجے میں درد ہوا تھا

فرمایا اماں جی! جانتی ہو یہ درد کیوں ہوا تھا؟

کہا بیٹا کیوں؟

فرمایا...... میں آپ کے شکم اقدس میں تھا جب آپ نے جھکنے کا ارادہ کیا تو میں نے کلیجہ مروڑ دیا کہ خبردار یہ کیسے ہو سکتا ہے ...... ماں علی کی ہو اور سجدہ بت کو کرے۔ (خاک کربلا از علامہ صاحبزادہ افتخار الحسن مرحوم)

حضرات گرامی!

اسے کہتے ہیں رشد

ارشاد باری ہے کہ

اُولٰٓئِکَ ہُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ (پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت ۷)

یہ تمام کے تمام راشدین ہیں۔

شانِ نزول آیت کریمہ کا

گرامی حضرات! اس آیت کریمہ کی شان نزول کچھ یوں ہے کہ

میدان احد میں جب تمام جاں نثار جانوں کا نذرانہ بارگاہِ خداوندی میں پیش کر چکے

جب حضرت سہیل رضی اللہ عنہ جیسے عظیم المرتبت صحابی شہید ہو چکے

جب حضرت امیر حمزہ اسد اللہ واسد الرسول رضی اللہ عنہ کو بڑی بے دردی سے شہید کر دیا گیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں ناک کاٹ کر آنکھیں نکال دی گئیں۔

جب ان کا کلیجہ نکال کر چبالیا گیا

اس مسموم ہوا میں

اس مغموم فضا میں

جبکہ حضرت حمزہ کو تڑپتے دیکھ کر خود قلب رسول تڑپا جا رہا تھا

اپنے ساتھیوں یاروں کے لاشے ملاحظہ فرما کر دل پرغم کی لہریں موجیں مار رہی تھیں۔

خود نبی کریم علیہ السلام کی پیشانی مبارک زخمی اور خون آلود تھی

تو اس غم واندوہ میں

اس المناک وقت میں

ان غموں کی اٹاٹوپ اور گھمبیر اندھیریوں میں

ان رنج والم کے طوفانوں میں

زخمی زخمی قلب وجگر کیساتھ

خون آلود پیشانی مبارک کیساتھ

میرے آقا علیہ السلام نے اپنے ید اللہ والے ہاتھوں کو اٹھا کر

بارگاہِ ایزدی میں دعا کی

اور چھ چیزیں اپنے خالق و مالک سے مانگیں

اپنے یاروں کیلئے

اپنے ساتھیوں کیلئے

اپنے پیاروں کیلئے

اپنے صحابہ کیلئے

بارگاہِ خداوندی میں دست سوال دراز کیا

کس نے؟

جو کبھی چہرۂ انور آسمانوں کی طرف کر دے تو قبلے بدل دیئے جائیں۔

جو محبوب کبھی مشکیزہ پر دست کرم رکھے تو چشمے جاری ہو جائیں۔

جو محبوب کبھی اشارہ فرمادے تو سورج واپس آجائے۔

جو محبوب کبھی انگلی اٹھا دے تو چاند دو ٹکڑے ہو جائے پھر اسی انگشت مبارک کے اشارہ سے جڑ بھی جائے۔

جو محبوب کبھی درختوں کو حکم فرمادے تو درخت اس کے قدموں پر سجدہ کریں اور کلمہ شہادت پڑھیں۔

جو محبوب کبھی چاہے تو جانور بول کر اس کی رسالت کی گواہی دیں۔

جس حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے سامنے شش ماہے بچے بول اٹھیں اور اس کا کلمہ پڑھیں۔

آج میدان احد کے درمیان قیام فرما کر

اپنے جان نثاروں کی لاشوں کے پاس کھڑے ہو کر

اپنے پیارے چچا کے کٹے ہوئے ہاتھوں، پیروں، ناک اور نکلی ہوئی آنکھوں اور چبائے ہوئے کلیجہ کے پاس کھڑے ہو کر

دست دعا اپنے رب کی بارگاہ میں اٹھاتا ہے

اور اپنے خداوند قدوس سے عرض کرتا ہے

بار الٰہا! میں تنہا نہیں

میرے ساتھ میرے یار بھی ہیں۔

وہ ہی میرے اصحاب کہ جو پروانوں کی طرح ہر وقت مجھ پر نثار ہونے کو تیار رہتے ہیں

وہی میرے جان نثار جو جانوں کا نذرانہ میرے لیے پیش کرتے رہتے ہیں

جن کا نظریہ یہ ہے کہ

مجھے ہو ناز قسمت پہ اگر نام محمد پہ

یہ سر کٹ جائے اور ان کا سراپا اس سے ٹکرائے

اور جن کا عقیدہ یہ ہے کہ

محمد ہے متاعِ عالم ایجاد سے پیارا
پدر مادر برادر جان مال اولاد سے پیارا

اور جن کا دستور اور منشور یہ ہے کہ

نبی کا حکم ہو تو پھاند جائیں ہم سمندر میں
جہاں کو محو کر دیں نعرۂ اللہ اکبر میں

جنہوں نے بدر کے میدان میں یہ نعرہ لگایا کہ

تعالیٰ اللہ یہ شیوہ ہی نہیں ہے باوفاؤں کا
پیا ہے دودھ ہم لوگوں نے غیرت والی ماؤں کا

اپنے ان جاں نثاروں کیلئے

میں آج تجھ سے اے میرے مولا چھ چیزیں مانگتا ہوں

دعا کی فضیلت وہ دعائیں جو رد نہیں ہوتیں

گرامی قدر سامعین!

میرا رب تو انتظار فرماتا ہے کہ محبوب کچھ مانگے تو میں عطا فرماؤں

دعا تو کوئی عام آدمی کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۸۶)

میں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے

اور اس کا ارشاد ہے کہ

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (پارہ ۲۴ سورۃ المومن آیت ۶۰)

مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا

اور پھر اگر کوئی مظلوم دعا کرے

اگر کوئی مسافر دعا کرے

اگر کوئی سلطان عادل دعا کرے

تو میرے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ (ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۵)

تین دعائیں ہمیشہ مستجاب ہوتی ہیں ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں

والد کی دعا اولاد کیلئے

مسافر کی دعا

مظلوم کی دعا

غائب کے حق میں غائب کی دعا

ارشاد نبوی ہے کہ

اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۵)

غائب کی دعا کسی غائب کے حق میں بہت جلد قبول ہوتی ہے۔

تین دعائیں رد نہیں ہوتیں

میرے آقا نے فرمایا:

ثَلٰثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّآئِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفَتَّحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَ عِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْبَعْدَ حِيْنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۵)

تین دعائیں کبھی رد نہیں کی جاتیں روزے دار کی دعا جب وہ روزہ افطار کرے امام عادل کی دعا اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو بادلوں کے اوپر اٹھا لیتا ہے اور ان کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیے جائے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت کی قسم میں ضرور تیری

مدد فرماؤں گا اگرچہ کچھ وقت کے بعد فرماؤں۔

اللہ کریم ہے دعا رد نہیں فرماتا

میرے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا

اِنَّ رَبَّکُمْ حَیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اَنْ یَرُدَّھُمَا صِفْرًا (ترمذی، ابوداؤد، بیہقی، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۵)

بے شک تمہارا رب زندہ اور کریم ہے جب اس کا بندہ دعا کیلئے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں کو خالی لوٹانے سے حیاء فرماتا ہے۔

غائب کی دعا غائب کیلئے	قبول ہوتی ہے
روزے دار کی دعا وقت افطار	قبول ہوتی ہے
امام عادل کی دعا	قبول ہوتی ہے
والد کی دعا اولاد کے حق میں	قبول ہوتی ہے
مسافر کی دعا دوران سفر	قبول ہوتی ہے
مظلوم کی دعا	قبول ہوتی ہے
اگر دعا کرے عام بندہ تو	اللہ تعالیٰ خالی نہیں لوٹاتا
اگر دعا کرے اللہ کا محبوب	تو قبول کیوں نہ ہو

اگر دعا حضور کریں

اگر دعا کرے والضحیٰ کے چہرے والا محبوب علیہ السلام	تو قبول کیوں نہ ہو
اگر دعا کرے واللیل کی زلفوں والا محبوب علیہ السلام	تو قبول کیوں نہ ہو
اگر دعا کرے یداللہ کے ہاتھوں والا محبوب علیہ السلام	تو قبول کیوں نہ ہو
اگر دعا کرے مازاغ کے کاجل والا محبوب علیہ السلام	تو قبول کیوں نہ ہو
اگر دعا کرے الم نشرح کے سینے والا محبوب علیہ السلام	تو قبول کیوں نہ ہو

اگر دعا کرے طٰسٓ کے سہرے والا محبوب علیہ السلام	تو قبول کیوں نہ ہو
اگر دعا کرے اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ کی سیر والا محبوب علیہ السلام	تو قبول کیوں نہ ہو
اگر دعا کرے صاحب قاب قوسین علیہ السلام	تو قبول کیوں نہ ہو
اگر دعا کرے جدّ الحسن والحسین علیہ السلام	تو قبول کیوں نہ ہو
اگر دعا کرے محبوب رب المشرقین والمغربین علیہ السلام	تو قبول کیوں نہ ہو
اگر دعا کرے نبی الحرمین علیہ السلام	تو قبول کیوں نہ ہو
اگر دعا کرے امام القبلتین علیہ السلام	تو قبول کیوں نہ ہو
اگر دعا کرے سیّد الثقلین علیہ السلام	تو قبول کیوں نہ ہو

سرکارِ اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمت نے کیا خوب فرمایا کہ

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ
اجابت کا جوڑا عنایت کا سہرا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ

دعائے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

گرامی حضرات!

میرے آقا علیہ السلام نے دست مبارک دعا کیلئے اٹھائے تو پھر نقشہ کچھ یوں بنا

عرش نے نگاہیں نیچی کرلیں
کرہ ارض متوجہ ہوا
نوری ملائکہ اور حوریں تکنے لگیں
کہ آج

محمد جو رو کر دعا مانگتے ہیں
خدا سے خدا جانے کیا مانگتے ہیں

چھ چیزیں

عرض کیا مولا ...... اے خداوند ...... میں تجھ سے چھ چیزیں مانگتا ہوں ...... پہلی یہ کہ

پہلی چیز

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ (البدایہ والنھایہ جلد نمبر۴ صفحہ ۳۱۵)

یا اللہ ہمیں ایمان محبوب فرمادے۔

حَبِّبْ ...... امر کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے محبوب کردے۔

آسان لفظوں میں ترجمہ ہوگا اے اللہ! ہماری ایمان سے دوستی کروادے۔

پنجابی میں ترجمہ ہوگا

یا اللہ! ساہڈی ایمان نا یاری پۓ وادے

کروادے دوستی ایمان کے ساتھ

مولا تو کروا۔

تا کہ جب میرے یاروں کے ایمان کو کوئی سر پھرا چیلنج کرے تو جواب تو دے۔

کیونکہ دوستی تو نے کروائی ہے۔

اگر کوئی نادان میرے صدیق کے ایمان پر انگشت نمائی کرے تو جواب تو دے۔

اگر کوئی بدلگام میرے عمر پر انگلی اٹھائے تو جواب تو دے۔

اگر کوئی بے ایمان میرے عثمان پر طعنہ زنی کرے تو جواب تو دے۔

اگر کوئی شیطان میرے علی کو بھونکے تو جواب تو دے۔

حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ

محبوب کردے ہمیں ایمان

دوسری چیز

دوسری چیز تیرا زلفوں والا محبوب تجھ سے یہ مانگتا ہے کہ

وَزَیِّنْهُ فِیْ قُلُوْبِنَا (البدایہ والنھایہ جلد نمبر۴ صفحہ ۳۱۵)

ہمارے دلو میں ایمان کو مزین فرمادے۔

ہمارے قلوب میں ایمان کو زینت بخش دے۔

''وزینہ'' کو سمجھنے کیلئے قرآن پڑھیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ (پارہ ۲۹ سورۃ الملک آیت نمبر ۵)

اور ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے مزین فرمایا

فرمایا وَزَیِّنْهُ یا اللہ

جس طرح تو نے آسمان کو ستاروں سے مزین فرمایا تو

آسمان ان ستاروں سے جگمگ جگمگ کرتا ہے۔

ایسے ہی میرے صحابہ کے دلوں کو ایمان کے قمقموں سے مزین فرمادے۔

میرے ان پیاروں کے قلوب ان ایمان کے قمقموں سے جگمگاتے رہیں۔

ان کے دلوں کو ایمان سے مزین فرمادے۔

مساجد کی مثال

حضرات محترم! میں مثال دے کر سمجھاتا ہوں کہ

آپ نے دیکھا ہوگا کہ مساجد کو خوب سجایا جاتا ہے۔

بیل بوٹوں سے نقش ونگار سے

اور پھر ان میں فانوس اور قمقمے لگائے جاتے ہیں اور انہیں ان سے مزین کیا جاتا ہے۔

عرض کیا میرے مولا!

ان میرے یاروں کے قلوب میں ایمان کے بیل بوٹے نقش ونگار اور ان میں

ایمان کے فانوس، قندیلیں، قمقمے روشن کر کے انہیں مزین فرمادے۔

تو خود مزین فرما۔

تاکہ وہ اب بھی جگمگائیں اور پھر قیامت تک اس طرح جگمگاتے ہی رہیں۔

تیسری چیز

تیسری چیز!

وَكَرَّهَ اِلَيْنَا الْكُفْرَ (البدایہ والنھایہ جلد نمبر ۳ صفحہ)

کفر کو ہمارے لیے مکروہ فرمادے۔

ہمارے مزاج کے خلاف کر دے۔ کبھی بھی ان کے مزاج کو کفر پسند نہ آئے۔

کفر کو اعلان فرمادے۔

کفر کو متنبہ فرمادے۔

کہ وہ میرے ان دوستوں کے قریب نہ آئے۔

میرے صحابہ سے یہ کفر دور ہی رہے۔

اور کفر جہاں چاہے سیر کرتا رہے مگر

ابوبکر کے قریب	نہ آئے
عمر کے قریب	نہ آئے
عثمان کے قریب	نہ آئے
علی کے قریب	نہ آئے
طلحہ وزبیر کے قریب	نہ آئے
سعد وسعید کے قریب	نہ آئے
عبدالرحمٰن بن عوف کے قریب	نہ آئے
ابوعبیدہ بن الجراح کے قریب	نہ آئے
میرے صحابہ کے قریب	نہ آئے

کیا ضرورت ہے کتابوں کی؟

کیا ضرورت ہے حوالوں کی؟

تم کتابیں پڑھو۔

تم حوالے تلاش کرو......تم تاریخ کے اوراق گنو۔

میں محبوب کی دعا پڑھتا ہوں

میں قرآن کی تفسیر پڑھتا ہوں

میں محبوب کا ارشاد پڑھتا ہوں

فرمایا اے عمر

اِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ (الصواعق المحرقہ)

شیطان عمر کے سائے سے بھگتا ہے۔

فرمایا

وَكَرَّهَ اِلَيْنَا الْكُفْرَ

تاریخ پڑھ کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر الزام لگانے والو!

یا تو کہہ دو کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول نہیں۔

یا پھر تسلیم کرو کہ امیر معاویہ صحابی ہیں۔

اور اگر وہ صحابی ہیں تو

ان کی ایمان سے دوستی اللہ نے کروادی ہے۔

ان کے دل میں ایمان کو مزین خالق کائنات نے کر دیا ہے۔

ان سے دور کفر کو میرے خداوند قدوس نے فرمادیا ہے۔

وَكَرَّهَ اِلَيْنَا الْكُفْرَ ......کفر کو ان سے دور فرمادے......کفر ان کے قریب نہ آئے

چوتھی چیز

چوتھی چیز! فرمایا

وَالْفُسُوْقَ (پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات)

یہ فیصل آباد والے جسے گناہ کہتے ہیں۔

یہ پاکستان والے جسے گناہ کہتے ہیں۔

یہ دنیا والے جسے گناہ کہتے ہیں۔

خداوندا! یہ گناہ بھی صحابہ کے قریب نہ آئے۔

پانچویں چیز

گرامی حضرات! پانچویں چیز

فرمایا وَالْعِصْيَانَ (پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات)

نافرمانی بھی ان کے پاس نہ پھٹکے

میں جب بھی بلاؤں تو یہ لبیک کہتے ہوئے حاضر ہو جائیں۔

اگر میں بدر میں بلاؤں

اگر میں احد میں بلاؤں

اگر میں حنین میں بلاؤں

اگر میں حنین میں بلاؤں

اگر میں مصائب و آلام میں انہیں بلاؤں

اگر جانوں کے نذرانے لینے کیلئے انہیں بلاؤں

اگر میں گھر چھوڑنے کیلئے انہیں بلاؤں

اگر اولاد کی قربانی کیلئے انہیں بلاؤں تو

یہ بھی نافرمانی نہ کریں۔

بلکہ ہر وقت تیار رہیں۔

وَالْعِصْيَانَ

نافرمانی ان سے دور فرمادے۔

چھٹی چیز

چھٹی چیز! میرے آقا نے بارگاہِ لایزال میں دعا کی کہ

وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ ○ (البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۴ صفحہ ۳۱۶ مکتبہ فاروقیہ پشاور)

ان کو راشد بنادے۔

ان کو ہادی بنادے۔

ان کو مہدی بنادے۔

ان کو مرشد بنادے۔

ان کو رشد و ہدایت کے مراکز بنادے۔

جس طرح تو نے اپنے خلیل علیہ السلام کو بنایا اور فرمایا کہ

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ (پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۵۱)

تحقیق ہم نے ابراہیم کو اس کا رشد عطا فرمایا۔

اسی طرح

وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ ○

ان میرے پیاروں کو بھی رشد عطا فرمادے۔

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا

گرامی حضرات! فوراً دعا قبول ہوئی ابھی دست مبارک رخ انور تک نہ پہنچا تھا کہ

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا۔

جبرائیل امین علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی آقا اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ یہ چھ چیزیں جو آپ نے مانگی ہیں فوراً لے لو فرمایا

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ (پارہ ۲۶ سورۃ حجرات آیت نمبر ۷)

اللہ تعالیٰ نے تمہاری دوستیاں ایمان سے کرادیں۔

محبوب یہ ہی تم نے کہا تھا نا کہ

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ

یااللہ ہمیں ایمان محبوب فرمادے۔

سو میں نے فرمادیا...... پھر میرے محبوب تم نے مجھ سے عرض کیا کہ

وَزَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا یہ ایمان ہمارے قلوب میں مزین فرمادے سو میں نے فرمایا: وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ (پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت نمبر ۷)

اور اس ایمان کو تمہارے دلوں میں مزین فرمادیا۔

اب تیرے یار آگے آگے اور ایمان ان کے پیچھے پیچھے

اب یہ صدیق آگے آگے — اور ایمان اس کے پیچھے پیچھے

اب یہ فاروق آگے آگے — اور تقویٰ اس کے پیچھے پیچھے

اب یہ عثمان آگے آگے — اور تقدس اس کے پیچھے پیچھے

اب یہ علی آگے آگے — اور طہارت اس کے پیچھے پیچھے

اب یہ کالا سا بلال آگے آگے — اور ہدایت اس کے پیچھے پیچھے

میں نے ایمان کو ان کے دلوں میں مزین فرمادیا۔

تیسری چیز آپ نے مانگی تھی کہ

وَکَرِّہْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ

کفر کو ان سے دور فرمادے تو۔

تو سن اے محبوب؟

وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ (پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت نمبر ۷)

اللہ نے کفر کو ان سے دور فرمادیا۔

چوتھی چیز جو طلب کی تھی وہ یہ تھی کہ

وَالْفُسُوْقَ — گناہ ان کے قریب نہ آئے

تو میں نے یہ بھی عطا کردی۔

وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ (پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت نمبر ۷)

اور اللہ نے دور کردیا ان سے کفر اور گناہ

میرے پیارے پانچویں چیز تھی

وَالْعِصْیَانَ — نافرمانی ان سے دور کردے

تو میں نے یہ بھی مرحمت فرمادی۔

وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ (پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت نمبر ۷)

اور اللہ نے دور کردیا ان سے کفر گناہ اور نافرمانی کو

اب یہ جہاں ہوں گے وہاں کفر — نہ جاسکے گا

اب یہ جہاں ہوں گے وہاں گناہ — نہ جاسکے گا

اب یہ جہاں ہوں گے وہاں نافرمانی — نہ جاسکے گی

علی و معاویہ

نہ ہی کفر — علی کی طرف

نہ ہی کفر — معاویہ کی طرف

نہ ہی گناہ — علی کی طرف

نہ ہی گناہ — معاویہ کی طرف

نہ ہی نافرمانی — علی کی طرف

نہ ہی نافرمانی — معاویہ کی طرف

میں نے کفر کو...... گناہ کو...... نافرمانی کو ان سے دور کردیا ہے۔

چھٹی چیز جو محبوب آپ نے مجھ سے مانگی تھی کہ

وَجَعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ

ہمیں راشدین بنادے۔

تو میں نے وہ بھی انہیں ودیعت فرمادی۔

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ (پارہ۲۶ سورۃ الحجرات آیت نمبر۷)

یہ تمام کے تمام راشدین ہیں۔

فرمایا

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ۝

(پارہ۲۶ سورۃ الحجرات آیت نمبر۷)

ترجمہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی

لیکن اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کردیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کردیا اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کردی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں۔

صحابہ کے غلام بن جاؤ

گرامی حضرات!

اب جس نے ایمان سے دوستی کرنی ہے۔

اس جس نے ایمان کو دلوں میں آراستہ کروانا ہے۔

اس جو کفر' گناہ' نافرمانی سے دور رہنا چاہتا ہے۔

اب جو رشد وہدایت پانا چاہتا ہے۔

اپنے دل کی تاروں کو ان بجلی گھروں سے جوڑ لے اور ان اصحاب رسول کا غلام بن جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق مرحمت فرمائے آمین

وَمَا عَلَيْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

ربیع الثانی خطبہ نمبر۵

رفعتِ ذکرِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۝

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

دعا

گرامی قدر سامعین حضرات! آج کے اس مختصر سے خطبہ میں رفعت ذکر مصطفیٰ علیہ السلام کا بیان ہوگا دعا کرتا ہوں کہ خالق کائنات جل جلالہ مجھے شرح صدر سے عرض کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو سرکار مدینہ ﷺ کا سچا عشق ومحبت مرحمت فرمائے آمین

ہم نے ذکر بلند فرمادیا

حضرات محترم! اللہ تبارک تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے کہ اے محبوب (علیک السلام)

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح آیت نمبر ۴)

اور ہم نے آپ کیلئے آپ کے ذکر کو بلند فرمایا

بلند فرمانے والا	اللہ تعالیٰ جل جلالہ
بلند ہونے والا	ذکر مصطفیٰ ﷺ
ذکر ہے صفت	حضور ﷺ ہیں موصوف

یہ ہے شان محبوب علیہ السلام کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہ روح اللہ ہیں کلمۃ اللہ ہیں ان کے متعلق قرآن کریم میں موجود ہے کہ

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ (پارہ ۶ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۵۸)

بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف بلند فرمالیا۔

کلمۃ اللہ کی ذات کو	بلند کیا گیا
روح اللہ کی ذات کو	بلند کیا گیا
عیسیٰ علیہ السلام کی ذات کو	بلند کیا گیا

اور حضرت ادریس علیہ السلام کے متعلق فرمایا

وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ○ (پارہ ۱۶ سورۃ مریم آیت نمبر ۵۷)

اور ہم نے ان (ادریس علیہ السلام) کو بلند مکان کی طرف اٹھالیا۔

ادھر ہے	رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ
ادھر ہے	رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
ادھر ادریس علیہ السلام کی ذات کو	بلند فرمایا

ادھر عیسیٰ علیہ السلام کی ذات کو	بلند فرمایا
ادھر میرے آقا ﷺ کی صفات کو	بلند فرمایا
ادھر اپنے حبیب ﷺ کی صفات کو	بلند فرمایا

ذکر مصطفیٰ صفت ہے اور اللہ فرماتا ہے

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (پارہ ۳۰ سورۃ الانشراح آیت نمبر ۴)

ہم نے آپ کے ذکر کو بلند فرمایا

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں

سارے اونچوں سے اونچا سمجھئے جسے
ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی
سب سے اعلیٰ واعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا دوبالا ہمارا نبی

ذکر بلند کرنے والے

گرامی حضرات! توجہ رہے

ایک ہیں ذکر	بند کرنے والے
ایک ہیں ذکر	بلند کرنے والے

بلند اور بند میں فرق ہے لام کا

حروف ابجد کے لحاظ سے "ل" کے عدد ہیں تیس (۳۰)

اور قرآن کریم کے سپارے بھی ہیں تیس (۳۰)

تو پتہ چلا قرآن والے وہ ہیں جو "ل" والے ہیں اور جو ذکر بلند کرنے والے ہیں۔

تو ذکر مصطفیٰ بلند کرنے والے ہی ہیں	قرآن والے
ذکر مصطفیٰ بلند کرنے والے ہی ہیں	رحمان والے

کیونکہ قرآن ہے   ذکر مصطفیٰ ﷺ

اور رحمٰن ہے   ذاکر مصطفیٰ ﷺ

تم میرے محبوب ہو

گرامی حضرات!

محبوب محب کی نظر میں   سب سے ممتاز ہوا کرتا ہے

اس لئے سب کے متعلق فرمایا کہ

فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ (پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۵۲)

تم میرا ذکر کرو گے تو میں تمہارا ذکر کروں گا۔

اگر تم میرا ذکر نہ کرو گے تو میں بھی تمہارا ذکر نہیں کروں گا۔

مگر محبوب سے فرمایا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا۔

رفعنا ماضی کا صیغہ ہے   پہلے ہی بلند فرما دیا

تم میرا ذکر کرو یا نہ کرو   میں نے تمہارا ذکر بلند فرما دیا ہے

کیونکہ تم تو میرے   محبوب ہو

تم تو میرے   مطلوب ہو

تم تو میرے   مقصود ہو

اے حبیب ﷺ!

اَنْتَ الْمُخْتَارُ الْمُنْتَخَبُ وَعِنْدَكَ مُسْتَوْدَعُ نُوْرِیْ وَكُنُوْزُ هِدَايَتِیْ مِنْ اَجْلِكَ وَاَبْسُطُ الْبَطْحَاءَ وَاَرْفَعُ السَّمَاءَ وَاَجْعَلُ الثَّوَابَ وَالْعِقَابَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ (انوار جمال مصطفیٰ مصنف حضرت مولانا نقی علی خان والد امام احمد رضا خان رحمہ اللہ صفحہ ۸۵)

آپ برگزیدہ ہیں

آپ پسندیدہ ہیں

آپ کے پاس میرے نور کی امانت ہے

آپ کے پاس میرے خزائن ہدایت ہیں

میں نے آپ ہی کیلئے   زمین بچھائی ہے

میں نے آپ ہی کیلئے   آسمان بلند فرمایا ہے

ثواب وعذاب، بہشت دوزخ آپ ہی کی خاطر بنایا ہے۔

اَنَا وَاَنْتَ وَمَا سِوٰی ذٰلِكَ خَلَقْتُهٗ لِاَجْلِكَ (انوار جمال مصطفیٰ، عقیدۃ الشہدہ صفحہ ۱۷)

بس ایک میں ہوں   اور ایک آپ ہیں

باقی جو کچھ بھی میں نے پیدا کیا ہے   آپ کی خاطر ہی پیدا کیا

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے

چنیں و چناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے

ذکر خدا و ذکر مصطفیٰ

فرمایا محبوب! کیونکہ یہ سب کچھ جو کہ زمینوں آسمانوں کے درمیان ہے میری تسبیح پڑھتے ہیں

يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (پارہ ۲۸ سورۃ الحشر آیت ۲۴)

اللہ کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ بھی زمین و آسمانوں کے مابین ہے

تو جو کوئی تسبیح کرتا ہے   میری

وہی مدحت کرتا ہے   تیری

جو کہ مسبح ہے   میرا

وہی ذاکر ہے   تیرا

کیونکہ حدیث قدسی ہے کہ

لَا اُذْکَرُ حَتّٰی تُذْکَرُ (تفسیر الحسنات جلد ہفتم صفحہ ۱۴۱۹)

جب تک ذکر نہ ہوگا تیرا
اس وقت تک ذکر نہ ہوگا میرا

اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیَ (تفسیر الحسنات جلد ہفتم صفحہ ۱۴۱۹)

جب بھی ذکر ہوگا میرا
ساتھ ہی ذکر ہوگا تیرا
کلمہ میں پہلے ذکر میرا
اس کے ساتھ ذکر ہے تیرا
اذان میں پہلے ذکر ہے میرا
اسی کے ساتھ ہی ذکر ہے تیرا
اقامت میں پہلے ذکر ہے میرا
اس کے ساتھ ہی ذکر ہے تیرا
نماز میں پہلے ذکر ہے میرا
اس کے ساتھ ہی ذکر ہے تیرا

حضرت امام خطابت علیہ الرحمت کیا خوب فرمائے کہ اے آقا علیہ السلام

اذاں میں کیا اقامت میں عبادت اور ریاضت میں
میرے اللہ نے آقا تجھے شامل ہے فرمایا
خدا کو جس نے بھی پایا نبی کی معرفت پایا
خدا اس پر ہے خود شاہد یہی قرآن میں آیا

تفسیر آیت کریمہ

گرامی حضرات! اب اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیے

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے

انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت جبریل امین علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے جواب میں عرض کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیَ (تفسیر مظہری جلد ۱۰ صفحہ ۲۹۲ عربی)

جب میرا ذکر کیا جائے گا آپ کا ذکر بھی ساتھ ہی کیا جائے گا

صاحب تفسیر مظہری کا قول

عارف باللہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

قُلْتُ هٰذِهِ الْاٰيٰتُ وَالْحَدِيْثُ يَقْتَضِيْ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ الْاَعْلٰى اِذَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَذْكُرُوْنَ مَعَهٗ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (تفسیر مظہری جلد ۱۰ صفحہ ۲۹۲ عربی)

میں کہتا ہوں یہ آیت اور حدیث مبارکہ تقاضہ کرتی ہیں کہ جب ملاء اعلیٰ کے فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو ساتھ ہی حضور علیہ السلام کا ذکر بھی کرتے ہیں۔

کیا کوئی ان اذکار کو جدا کر سکتا ہے؟

محترم حضرات سامعین!

جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذکر خدا کے ساتھ ہی ذکر مصطفیٰ ﷺ
جب ملائکہ کرتے ہیں ذکر خدا کے ساتھ ہی ذکر مصطفیٰ ﷺ
تو دنیا کی کوئی طاقت ہے جو ذکر خدا کو ذکر مصطفیٰ سے جدا کر دے؟
نہیں اور ہرگز نہیں
کوئی ملاں مولوی ایسا کبھی بھی نہیں کر سکتا
اگر کوئی ایسا کر سکتا ہے تو

کلمہ میں جدا کر کے دکھائے
اذان میں جدا کر کے دکھائے

اقامت میں   جدا کر کے دکھائے

نماز میں   جدا کر کے دکھائے

یہ پکے کافر ہیں (القرآن)

قرآن پڑھیے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَکْفُرُ بِبَعْضٍ وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا ۝ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا وَّاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝ (پارہ ۶ سورۃ النساء آیت ۱۵۰-۱۵۱)

بے شک وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ کو اس کے رسولوں سے جدا کر دیں اور کہتے ہیں کہ ہم کسی پر ایمان لائے اور کسی کے منکر ہوئے اور چاہتے ہیں کہ ایمان وکفر کے بیچ میں کوئی راہ نکالیں یہی ہیں ٹھیک ٹھیک کافر اور ہم نے کافروں کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

کہیے جناب دعویٰ تو اسلام کا ہے

اور اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کرتے ہیں

اور ارشاد ربانی کے مطابق یہی لوگ پکے کافر ہیں

صرف دھوکہ دہی کیلئے اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے

زیاب فی ثیاب لب پہ کلمہ دل میں گستاخی

سلام اسلام ملحد کو یہ تسلیم زبانی ہے

اللہ اور رسول ساتھ ساتھ

اللہ تعالیٰ خود اپنے محبوب کو ساتھ ساتھ رکھتا ہے ملاحظہ ہو

ارشاد خداوندی ہے کہ

اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ (پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۷۴)

یہ کہ اللہ اور اس کے رسول نے ان کو غنی کر دیا

اللہ بھی غنی فرماتا ہے   اس کا رسول بھی

اللہ کے ذکر کیساتھ ہی   رسول اللہ کا ذکر ہے

اللہ اور رسول دونوں ہی

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وَسَیَرَی اللّٰهُ عَمَلَکُمْ وَ رَسُوْلُهٗ (پارہ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت ۹۴)

اب دیکھیں گے اللہ اور اس کا رسول تمہارے اعمال کو

اللہ بھی دیکھے گا اور   اس کا رسول بھی

اللہ کے ذکر کیساتھ ہی   رسول اللہ کا ذکر ہے

اللہ رسول کے ذکر کو ملانے والا   قرآن

اللہ کو رسول سے جدا کرنے والا   شیطان

اللہ رسول کے ذکر کو ملانے والے   مومن

اللہ کو رسول سے جدا کرنے والے   کافر

بلکہ پکے کافر ''هُمُ الْکَافِرُوْنَ حَقًّا''

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمت فرماتے ہیں کہ

ذکرِ خدا جو ان سے جدا چاہو منکرو

واللہ ذکرِ حق نہیں کنجی سقر کی ہے

اور کسی عاشقِ رسول نے کیا ہی خوب فرمایا کہ

خدا کا ذکر کرے ذکر مصطفیٰ نہ کرے

ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

فرمایا...... وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

اور ہم نے آپ کیلئے آپ کے ذکر کو بلند فرمادیا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول مبارک

حبر الامت سب سے پہلے مفسر قرآن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

يُرِيْدُ الْاَذَانَ وَالْاِقَامَةَ وَالتَّشَهُّدَ وَالْخُطْبَةَ عَلَى الْمَنَابِرِ وَلَوْ اَنَّ عَبْدًا عَبَدَ اللّٰهَ وَ صَدَّقَهُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَمْ يَشْهَدْ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنْفَعْ بِشَيْءٍ وَّكَانَ كَافِرًا

(تفسیر مظہری جلد ۱۰ صفحہ ۲۹۲)

اس سے مراد اذان اقامت تشہد اور منبر پر خطبوں میں حضور ﷺ کا ذکر ہے اگر کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرے مگر یہ گواہی نہ دے کہ حضور ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو اسے عبادت کوئی فائدہ نہ دے گی اور وہ کافر ہوگا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس تفسیر سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ثابت ہوا کہ

ذکر خدا جوان سے جدا چاہو نجدیو
واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

اب آپ حضرات گھوم پھر کر دیکھ لیں۔
آپ کو حقیقت معلوم ہوجائے گی۔
ہر مکتب فکر کے منبر پر بیٹھے ہوئے خطیب کو سنیں تو پتہ چل جائے گا۔
کون سا منبر صرف اور صرف توحید سے ہی گونجتا ہے اور وہ بھی خود ساختہ؟
کون سا منبر صرف اور صرف اللہ ہی کا نام لیتا ہے اور وہ بھی دھوکہ دہی کیلئے؟
کون سے منبر سے مدحت رسول کی آوازیں آتی رہتی ہیں؟
کونسی مسجد سے خدا و مصطفیٰ کا ذکر ساتھ ساتھ ہوتا دکھائی دیتا ہے؟

یقیناً وہ اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی مکتب فکر کی مساجد اور ان کے خطیب ہیں جن کا یہ اعلان ہے کہ

یا خدا یا مصطفیٰ مشکل میں دونوں نام لو
حاجتیں برآئیں گی تاثیر ہے دونوں کی ایک

فرمایا کہ

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اور ہم نے آپ کیلئے آپ کے ذکر کو بلند فرمادیا

خود رب محمد ہے ثنا خوان محمد ﷺ

معلوم ہوا کہ

اللہ تعالیٰ ذاکر مصطفیٰ ہے
اللہ تعالیٰ ثنا خوان مصطفیٰ ہے

مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

نہ تنہا ہست جامی نعت خواش
خدائے ماثنا خوان محمد ﷺ

اور مکتب فکر اہلحدیث یعنی وہابیوں کے ایک عالم اور شاعر اپنی کتاب "جام طہور" میں شعر لکھتے ہیں کہ

ہوتا ہے رفعنا لک ذکرک سے یہ ثابت
خود رب محمد ہے ثنا خوان محمد ﷺ

(جام طہور)

تو اللہ تعالیٰ ہے ثنا خوان مصطفیٰ
تو نعت مصطفیٰ کب سے ہو رہی ہے

جب سے کوئی ثنا خوان ثنا خوانی کر رہا ہے اور جب تک رہے گی جب تک ثنا

خوان باقی رہیں گے۔

اب اللہ تعالیٰ کب سے ہے اور کب تک رہے گا؟

نہ اس کی ابتداء

نہ ہی اس کی انتہا

وہ ازل سے ہے ابد تک رہے گا

تو سرکار کی ثنا خوانی

سرکار کا ذکر پاک

کرنے والا — ازلی ہے ابدی ہے

اس طرح ذکر مصطفیٰ بھی — ازلی ہے ابدی ہے

ذاکر جب سے ہے — ذکر بھی جب سے ہے

ذاکر جب تک رہے گا — ذکر بھی جب تک رہے گا

جب کچھ نہ تھا — ذات خدا تھی

جب کچھ نہ ہوگا — ذات خدا ہوگی

تو ذات خدا ہے — ذاکر مصطفیٰ

تو ثابت ہوا کہ

جب کچھ نہ تھا — ذکر مصطفیٰ تھا

جب کچھ نہ ہوگا — ذکر مصطفیٰ ہوگا

ایک وقت آئے گا کہ

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ○ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ

(پارہ ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت نمبر ۲۶،۲۷)

ہر چیز فنا ہو جائے گی مگر باقی رہ جائے گی رب ذوالجلال والاکرام کی ذات پاک

تو اس وقت کچھ نہ ہوگا — مگر ذکر خدا ہوگا

اس وقت کچھ نہ ہوگا — مگر ذکر مصطفیٰ ہوگا

کیونکہ

اللہ — اپنا ذکر بھی فرماتا ہے

اللہ — محبوب کا ذکر بھی فرماتا ہے

تو وہ اپنا ذکر کیا فرماتا ہے

جواب قرآن سے لو فرمایا

اگر میں اپنا ذکر کروں تو وہ بھی ذکر مصطفیٰ ہے

کیونکہ میں نے محبوب کو اپنا ذکر بنا دیا ہے۔

حضور ذکر خدا ہیں

ارشاد باری ہے کہ

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا (پارہ ۲۸ سورۃ الطلاق آیت نمبر ۱۰،۱۱)

بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ذکر اتارا ہے تمہاری طرف وہ رسول

اور حدیث قدسی میں ہے کہ اے محبوب

جَعَلْتُكَ ذِكْرًا مِنْ ذِكْرِىْ (الشفا لقاضی عیاض مالکیؒ) (زرقانی علی المواھب)

میں نے آپ کو اپنے اذکار میں سے ایک ذکر بنایا ہے۔

تو پتہ چلا کہ

ذکر خدا ہی — ذکر مصطفیٰ ہے

ذکر مصطفیٰ ہی — ذکر خدا ہے

جہاں ذکر خدا ہے — وہیں ذکر مصطفیٰ ہے

جہاں ذکر مصطفیٰ ہے — وہیں ذکر خدا ہے

جو ذاکر خدا ہے وہی — ذاکر مصطفیٰ ہے

جو ذاکر مصطفیٰ ہے وہی ذاکر خدا ہے

خدا کا ذکر کرے ذکر مصطفیٰ نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

اور

جان لو ایمان کی ہے جان حب مصطفیٰ
بے حب مصطفیٰ مردود ہے ذکر خدا

کثرت ذکرِ محبوب

گرامی قدر سامعین

محبت کی علامات میں سے ایک یہ بھی علامت ہے کہ حدیث پاک میں اس کو بیان فرمایا گیا ارشاد نبوی ہے کہ

مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَاَکْثَرَ ذِکْرَہٗ (انوار جمال مصطفیٰ صفحہ ۴۳۶) (مدارج النبوت جلد دوم)

جس کو کسی سے محبت ہوگی وہ اس کا ذکر کثرت کے ساتھ کرے گا۔

اللہ تعالیٰ محب مصطفیٰ ہے اسے اپنے رسول سے محبت ہے اسی لیے فرمایا کہ

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

ہم نے آپ کے ذکر کو آپ کیلئے بلند فرمادیا

ہم اہلسنت وجماعت حنفیوں بریلویوں کو حضور ﷺ سے محبت ہے اسی لیے وہ کثرت سے ذکر محبوب کرتے ہیں۔

اگر کوئی پیدا ہوتو اس کی پیدائش کی خوشی میں ذکر مصطفیٰ کرتے ہیں
اگر کوئی فوت ہوجائے تو اس کے ایصال ثواب کیلئے ذکر مصطفیٰ کرتے ہیں
خوشی ہوتو ذکر محبوب کرتے ہیں
غمی ہوتو ذکر محبوب کرتے ہیں
کسی کی شادی ہوتو ذکر محبوب کرتے ہیں

کسی کا جنازہ ہوتو ذکر محبوب کرتے ہیں

حتیٰ کہ مخالفین بھی کہا کرتے ہیں کہ

سینوں کو تو ایک ہی موضوع آتا ہے۔

بس ذکر محبوب ﷺ

یہ لوگ بیٹھے اٹھتے
سوتے جاگتے
جاتے آتے
خلوت وجلوت میں
گھروں میں مساجد میں
منابر پر مقابر پر
بس یہی کہتے ہیں کہ

آؤ کریے ذکر محمد دا سن راضی رب دی ذات ہووے
اساں عاصیاں دی اس محفل تے اوہدی رحمت دی برسات ہووے

اعلیٰ حضرت امام رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ذکر ان کا چھیڑیے ہر بات میں
چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجئے
غیظ سے جل جائیں بے دینوں کے دل
یارسول اللہ کی کثرت کیجئے
جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
ذکر اس کا اپنی عادت کیجئے

اطمینان قلب کا باعث ذکر مصطفیٰ

معزز سامعین کرام! توجہ فرمائیے اور ذوق سماعت کو بلند کیجئے۔

اور ایک اور ارشاد سماعت فرمایئے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (پارہ۱۳ سورۃ الرعد آیت نمبر ۲۸)

خبردار! اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

اس ارشاد باری تعالیٰ کو سامنے رکھ کر یہ حدیث جو کہ ابھی میں نے آپ کے سامنے بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اللہ کا ذکر ہیں اس آیت کے ساتھ ملایئے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ نبی کریم ﷺ کا ذکر بھی اطمینان قلوب ہے۔

معلوم ہوا کہ

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل بیان کرنا
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محامد بیان کرنا
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات بیان کرنا
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کمالات بیان کرنا
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت بیان کرنا
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بچپن بیان کرنا
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جوانی بیان کرنا
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت بیان کرنا
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت بیان کرنا
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلوت بیان کرنا
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جلوت بیان کرنا
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سراپا بیان کرنا
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرۂ انور کا بیان کرنا
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابروئے مبارک کا بیان کرنا
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک کملی کا بیان کرنا

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدثر کی چادر کا بیان کرنا
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سفر کا بیان کرنا
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضر کا بیان کرنا
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آلِ اطہار کا بیان کرنا
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کبار کا بیان کرنا

سب کا سب دلوں کے اطمینان کے باعث ہے۔

کیونکہ ذاتِ مصطفیٰ خود ذکر خدا ہے اور ذکر خدا دلوں کا اطمینان ہے۔

سابقہ انبیاء کرام رضی اللہ عنہم ذکر مصطفیٰ کرتے رہے
سابقہ کتب سماویہ میں بھی ذکر مصطفیٰ موجود ہے

سابقہ کتب اور امم میں ذکر مصطفیٰ

حضرات گرامی!

حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے عروج الی السماء یعنی آسمانوں پر اٹھائے جانے کے بعد لوگوں نے دین حق کو چھوڑ کر کفر وشرک اختیار کیا تو اہل حق نے آپس میں کہا اگر ہم ان ظالموں سے لڑ کر مر جائیں گے تو دین کی نگہبانی کون کرے گا؟

بہتر یہ ہے کہ اس نبی کے آنے تک جس کا عیسیٰ علیہ السلام نے وعدہ فرمایا ہے زمین میں متفرق ہو جاؤ اور یہ مشورہ کر کے کچھ لوگ جنگلات میں اور کچھ تنہا مکانات میں جا بیٹھے ان میں سے جو آپ کی آمد تک زندہ رہے آپ پر ایمان لائے۔

اسی طرح یہود آپ کے ظہور سے پہلے نبوت اور بڑائی کے معترف تھے بالاتفاق ہمیشہ آپ کی صفت وثنا کیا کرتے اور لوگوں کو آپ کی ولادت کی بشارت دیتے اور کہتے جب تک وہ نبی جس کا ذکر تورات میں ہے اور جس کا نام محمد ﷺ ہوگا مبعوث نہ ہوگا ہم اپنا دین نہ چھوڑ دیں گے۔

جب مشرک ان کو ستاتے تو وہ یہ دعا کرتے

اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا بِنَبِيِّ آخِرِ الزَّمَانِ الْمَنْعُوْتِ فِی التَّوْرَاةِ

الٰہی ہماری مدد کر اس پیغمبر آخر الزمان کے ساتھ جس کی نعت تورات میں ہے۔

(انوار جمال مصطفیٰ صفحہ ۹۸)

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (پارہ ا سورۃ البقرہ آیت نمبر ۸۹)

اور (یہود و نصاریٰ) پہلے سے منکروں پر فتح چاہتے تھے۔

حاکم، بیہقی، ابونعیم روایت کرتے ہیں کہ

خیبر اور مدینہ کے یہود جب عرب کے مشرکوں یعنی جہینہ اور عطفان اور بنی اسد سے مقابلہ کرتے تو کہتے اے اللہ ہمارے پروردگار ہم بحق احمد پیغمبر امی ﷺ کہ جن کے بھیجنے کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اور بحق اس کتاب کے کہ اسے تو اتارے گا ہمارے دشمنوں پر ہمیں مدد دے

اور اس دعا کی برکت سے ہمیشہ فتح پاتے۔

جب حضرت پیغمبر ہوئے بعض یہود آپ کے حالات اور انبیاء کے ارشادات کے مطابق دیکھ کر مسلمان ہو گئے جیسے کہ حضرت ابن یامینؓ، ثعلبہ، اسد، عسید اور عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ ان کو آپ کی نبوت کا گواہ قرار دیتا ہے۔

اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

کیا ان کیلئے نشانی نہیں تھی کہ جانتے ہیں ان کو بنی اسرائیل کے علماء

(انوار جمال مصطفیٰ صفحہ ۹۸ از والد اعلیٰ حضرت مولانا نقی علی خان)

یہ سب کچھ ذکر حبیب ہے

گرامی قدر سامعین ذرا غور فرمائیے

کیا یہ سب کچھ سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ ﷺ کا ذکر نہیں ہے؟

اور سرکار کا ذکر اللہ کا ذکر نہیں ہے؟

اور کیا یہ لوگ اس ذکر سے فتح حاصل کر کے اطمینان نہ پا لیتے تھے؟

اور کیا یہ حضور کا ذکر پڑھ کر ایمان لانے والے مطمئن القلوب نہ تھے؟

اور پھر یہ سب کچھ رفعت ذکر مصطفیٰ نہیں تو اور کیا ہے؟

فرمایا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اور ہم نے آپ کا ذکر آپ کیلئے بلند فرما دیا۔

رفعت ذکر مستلزم ہے شہرت کو

ذرا توجہ رہے

رفعت ذکر مستلزم ہے شہرت کو

جتنا ذکر کثیر ہوگا اتنی شہرت زیادہ ہوگی

اب دیکھئے کہ ذکر مصطفیٰ کہاں کہاں ہے۔

کیونکہ یہ ذکر جہاں جہاں ہے میرے آقا کی شہرت وہاں وہاں ہے۔

سب سے پہلا ذاکر مصطفیٰ خود خدا

اس کے بعد پھر اس کے ملائکہ

ان کے بعد پھر اس کے تمام مومن بندے

فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت نمبر ۵۶)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی کریم ﷺ پر اے ایمان والو تم بھی اس نبی پر درود و سلام بھیجو۔

لاشریک اللہ

اللہ اپنے ذات وصفات میں لاشریک ہے۔

الوھیت میں وہ لاشریک ہے

خالقیت میں وہ لاشریک ہے

ربوبیت میں وہ لاشریک ہے

تمام افعال میں وہ لاشریک ہے

نماز وہ نہیں پڑھتا

روزہ وہ نہیں رکھتا

سجدہ وہ نہیں کرتا

عبادت وہ نہیں کرتا

وہ ازلی ہونے میں لاشریک

وہ ابدی ہونے میں لاشریک

وہ باقی ہونے میں لاشریک

وہ حی ہونے میں لاشریک

وہ قیوم ہونے میں لاشریک

مگر درود پڑھنے میں وہ ہمارا شریک

اور ہم اس کے شریک

فرمایا

نماز تم پڑھوا کیلے

روزہ تم رکھوا کیلے

سجدہ تم کروا کیلے

عبادات تم کروا کیلے

مگر جب معاملہ آئے گا محبوب پر درود وسلام کا

جب معاملہ آئے گا محبوب کے مبارک تذکرے کا

تو پھر تم اکیلے نہیں

بلکہ میں بھی تمہارے ساتھ ہوں

میں بھی درود پڑھتا ہوں تم بھی پڑھو میں بھی یار کا ذکر کرتا ہوں تم بھی کرو۔ چنانچہ

ذاکرین مصطفیٰ

ہر مومن درود پڑھتا ہے پس ہر مومن ذاکر مصطفیٰ ہے

مومنین شرق وغرب میں بھی ہیں

مومنین جنوب وشمال میں بھی ہیں

مومنین تحت وفوق میں بھی ہیں

مومنین یمین ویسار میں بھی ہیں

مومنین سماوات وارض پر بھی ہیں

مومنین فرش وعرش پر بھی ہیں

عرش وکرسی کے ملائکہ بھی مومنین ہیں

لوح قلم والے نوری بھی مومنین ہیں

جنت میں رہنے والے معصومین بھی مومنین ہیں

انبیاء ورسل بھی میرے حبیب کے مومنین ہیں

تو یہ سب درود پڑھتے ہیں اور ذاکرین مصطفیٰ ہیں۔

ساتوں آسمانوں کے فرشتے عالم بالا میں ذکر مصطفیٰ کرتے ہیں

ہفت کشور کے باشندے اطراف اعلیٰ میں ذکر مصطفیٰ کرتے ہیں

علماء منبروں محرابوں پر ذکر مصطفیٰ کرتے ہیں

مؤذن اذانوں میں   ذکر مصطفیٰ کرتے ہیں

نمازی نمازوں میں   ذکر مصطفیٰ کرتے ہیں

حوریں غلمان اپنے اپنے مقامات پر   ذکر مصطفیٰ کرتے ہیں

ساری مخلوق ہی نہیں بلکہ خود خالق بھی   ذکر مصطفیٰ کرتا ہے

شہرت بے مثال

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

یہ   ذکر کی رفعت

اور اس قدر   محبوب کی شہرت

اس کائنات رنگ و بو میں کسی کو حاصل نہیں

تمام عالم   محبوب کے دریائے محبت میں ڈوبا ہوا ہے

ایک جہاں نہیں، تمام جہان ان کے نام نامی اسم گرامی کو حرز جان اور وظیفہ لسان بنائے ہوئے ہے۔

بہشت کے ہر قصر، غرفہ اور دیوار اور پردہ پر محبوب کا نام نامی تحریر ہے۔

ساق عرش معلیٰ پر

اوراق سدرۃ المنتہیٰ پر

ہفت افلاک کے زاویوں اور دامنوں پر

جس جگہ   لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مسطور ہے

وہیں پر   مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بھی ضرور ہے

فرمایا:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

تمام ارواح انبیاء سے عالم ارواح میں ہی عہد لے لیا کہ میرا حبیب جس وقت تم میں جلوہ افروز ہو تو

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ (پارہ ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۸۱)

اے پیارے آدم لوگ پڑھتے ہوں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ آدم صفی اللہ

مگر تم پڑھو گے   لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اے پیارے ابراہیم لوگ پڑھتے ہوں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ابراہیم خلیل اللہ

مگر تم پڑھو گے   لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اے پیارے اسماعیل لوگ پڑھتے ہوں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اسماعیل ذبیح اللہ

مگر تم پڑھو گے   لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اے پیارے موسیٰ لوگ پڑھتے ہوں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ موسیٰ کلیم اللہ

مگر تم پڑھو گے   لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اے پیارے عیسیٰ لوگ پڑھتے ہوں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عیسیٰ روح اللہ

مگر تم پڑھو گے   لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(علیہم الصلوٰۃ والسلام)

فرمایا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

عالم قیامت میں

اور یہ رفعت ذکر وشہرت یہاں تک ہی محدود نہیں بلکہ جو شہرت ورفعت آپ کو عالم قیامت ومحشر میں حاصل ہوگی وہ اس سے بے شمار وحساب زیادہ ہوگی۔

اس روز ستر (۷۰) ہزار فرشتے آپ کے جلو میں ہوں گے۔

آپ براق پر سوار ہو کر میدان حشر میں جلوہ آرا ہوں گے۔

تاج شفاعت سر مبارک پر رکھا جائے گا۔

اور لباس سبز بہشتی بدن مقدس پر پہنایا جائے گا۔

اور ایک نشان آپ کے مبارک ہاتھ میں ہوگا کہ آدم و اولاد آدم سب اس کے نیچے ہوں گے۔ اور سب انبیاء آپ کے پیچھے ہوں گے۔

جب اس جاہ وجلال کے ساتھ پروردگار کے حضور میں پہنچیں گے ایک کرسی نور کی عرش کے قریب بچھائی جائے گی۔

آپ اس پر جلوس فرمائیں گے۔

اور ہر شخص کو مرتبہ اور مقام اس کے لائق تقسیم فرمائیں گے۔

اس روز آپ کو بادشاہ حقیقی کے دربار میں نسبت وزارت کی حاصل ہوگی۔

تما حساب وکتاب خلق کا آپ کی رائے پر ہوگا۔

جس کی شفاعت کریں گے بخشا جائے گا۔

اور جو عرض کریں گے پروردگار منظور کرے گا۔

اور پھر

چاہیں گے جو محمد وہی خدا کرے گا
سب اختیار محشر ان کو عطا کرے گا
بخشے گی ان کی رحمت مجرم بلا بلا کے
محشر میں جب محمد آئیں مسکرا کے

اور کہنے والے اس وقت کہیں گے کہ

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے
ہر زبان پہ چرچہ میرے آقا کا ہوگا
ہر لسان پر ذکر میرے مولا کا ہوگا

فرمایا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

شہرت نافع

حضرات توجہ فرمائیں

یہ شہرت نفع بھی دیتی ہے اور نقصان بھی اسی لیے کہتے ہیں

اَلشُّهْرَةُ اٰفَةٌ وَالْخُمُوْلَةُ رَاحَةٌ

شہرت آفت ہے اور گمنامی راحت

شہرت کبھی آدمی کو ضرر دیتی ہے کہ رجوع خلق اس کو کام سے باز رکھتی ہے۔

اور یہی شہرت دینی دنیاوی نفع کا باعث بھی بنتی ہے۔

مگر میرے آقا کی رفعت وشہرت کو لک فرما کر ظاہر فرمادیا کہ یہ میرے محبوب کے لیے نافع ہی نافع ہے۔

کیونکہ "اللام للنفع" لام نفع کے لیے ہے۔

اب لك میں جو لام ہے یہ نفع کے لیے ہے۔

یعنی میرے محبوب کا ذکر آپ کے لیے یہ شہرت باعث منفعت ہے نہ کہ باعث مضرت

آپ کی شہرت میں نفع ہی نفع ہے

جو بھی اس شہرت سے وابستہ ہوگیا شفاعت پا گیا۔

جو بھی اس شہرت سے وابستہ ہوگیا رحمت پا گیا۔

جو بھی اس شہرت سے وابستہ ہوگیا رافت پا گیا۔

جو بھی اس شہرت سے وابستہ ہوگیا دامن ذکر محبوب میں آ گیا۔

اور جو دامن محبوب میں آگیا تو پھر

ڈھونڈا ہی کریں صدر قیامت کے سپاہی
وہ کس کو ملے جو تیرے دامن میں چھپا ہو

شہرت علیٰ وجہ الکمال

گرامی حضرات! یہ شہرت یا وجود مشہور سے پہلے ہوگی یا اس کے بعد اور یہ دونوں قسمیں میرے آقا ﷺ کو علیٰ وجہ الکمال حاصل ہیں

حضور ﷺ جلوہ آرا نہ ہوئے تھے تو شہرت آپ کی تھی

حضور ﷺ روضہ اطہر میں ہیں تو — شہرت آپ کی ہے

حضور ﷺ بظاہر قیامت تک موجود نہیں — شہرت آپ کی رہے گی

یا پھر شہرت کا سبب ہے حسن اور احسان تو یہ بھی حضور ﷺ میں کمال درجہ پر موجود ہے۔

ساری کائنات کا حسن میرے آقا کے حسن کی زکوٰۃ ہے۔

اور میرا محبوب حسن واحسان کا جامع الصفات ہے۔

سمجھا نہیں ہنوز میرا عشق بے ثبات
تو کائنات حسن ہے یا حسن کائنات

میرے آقا کو مبعوث فرما کر اللہ نے احسان جتلا دیا کہ "مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ" میں نے مومنوں پر احسان فرمایا ہے۔

وجود مصطفیٰ — حسن کامل

وجود مصطفیٰ — احسان کامل

جتنی شہرت زیادہ — اتنا ذکر بلند

فرمایا وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

اے محبوب

تیرے وجود کی شہرت — بے مثال

تیرے ذکر کی رفعت — لازوال

رہے گا یونہی ان کا چرچہ رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

تیرا ذکر

اے پیارے

ابھی میں نے تجھے تخلیق نہ فرمایا تھا تو میں خود تیرا ذکر فرماتا تھا

اور جب تجھے تخلیق فرمادیا تو ملائکہ اور تیرے امتی بھی میرے ساتھ ذکر کرتے ہیں

اور جب تو دنیا سے پردہ فرمائے گا تو تا قیامت اور قیامت کے بعد

تیرا ذکر — میں کروں گا

تیرا ذکر — ملائکہ کریں گے

تیرا ذکر — غلمان کریں گے

تیرا ذکر — رضوان کریں گے

تیرا ذکر — اہل جنت کریں گے

تیرا ذکر — اہلِ سنت کریں گے

تیرا ذکر — اہل محشر کریں گے

تیرا ذکر — تیرے عاشق کریں گے

کیونکہ تیرا ذکر میں نے بلند کیا ہے میں نے

کسی مخلوق کے فانی فرد نے نہیں بلکہ احد صمد فرد نے بلند کیا ہے۔

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ

ربیع الثانی خطبہ نمبر ۶

خوشبوئے رسول ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَاِمَامِ الْمُرْسَلِيْنَ ○ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ○ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ الْاَمِيْنُ

نذرانہ درود وسلام

صاحب صدر ومہمانان گرامی وحاضرین محفل میلاد مصطفی ﷺ یہ محفل پاک سرور عالم نور مجسم شفیع معظم نبی مکرم رسول محتشم فخر آدم وبنی آدم کاشف اسرار لوح وقلم ھادی اعظم ﷺ کے میلاد پاک کی محفل ہے ایک مرتبہ سب حضرات جھوم جھوم کر اس میلاد والے آقا ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں نذرانہ درود وسلام عرض کریں اور پیش کریں۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا جَدَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

تن سطان زمن پھول

حضرات محترم! اس وقت قرآن کریم کی تلاوت کردہ آیت کریمہ کا ترجمہ پیش کرنے سے پہلے اعلیٰحضرت عظیم البرکت شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نعت پاک کے چند اشعار بطور تمہید پڑھتا ہوں آپ بھی میرے ساتھ مل کر سرکار کی ثنا خوانی میں شامل ہوں کہ آپ پر اور آپ کے وسیلے سے مجھ گنہگار پر پیارے آقا ﷺ کا کرم ہوجائے۔ تاجدار بریلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

سرتابقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول دھن پھول ذقن پھول بدن پھول

واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

دندان ولب وزلف ورخ شہہ کے فدائی
ہیں درعدن لعل یمن مشک ختن پھول

کیا غازہ ملا گرد مدینہ کا جو ہے آج
نکھرے ہوئے جوبن پہ قیامت کی پھبن پھول

کیا بات رضا اس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

(رضوان علیہم اجمعین)

اشرف المخلوقات

محترم سامعین حضرات! حضرت انسان جو کہ اشرف المخلوقات ہیں جن کے متعلق ارشاد باری ہے کہ

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ (پارہ ۳۰ سورۃ والتین آیت نمبر ۴)

بے شک ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے (عقل و شکل کے اعتبار سے) بہترین اعتدال پر

یعنی کہ ہم نے انسان کو

شکل و صورت کے اعتبار سے

قد و قامت کے لحاظ سے

عقلی و ذہنی قوتوں کے معیار سے

قلبی و روحانی بہترین صلاحیتوں کے اتصاف سے

بہترین اعتدال کے ساتھ پیدا فرمایا

اللہ کریم نے انسان سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز پیدا نہیں کی خداوند قدوس، جل وعلا شانہ نے حضرت انسان کو تخلیق فرمایا تو ان عظیم صفات سے متصف فرمایا کہ حضرت انسان حی ہے۔

عالم ہے

بااختیار ہے

باارادہ ہے

متکلم ہے

شنوا ہے اور بینا ہے

مدبر ہے اور حکیم ہے

اگر انسان کو بنظر غائر دیکھا جائے تو بہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ صوری و معنوی حسن و کمال میں کوئی چیز بھی انسان کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتی

گراں قیمت حیوان

زور آور جانور

درندے اور پرندے

ہوائی اور آبی مخلوقات

سب کی سب انسان کے سامنے سرافگندہ ہیں اور اس کے حکم سے سرتابی کی جرأت نہیں کر سکتی۔

گرانڈیل ہاتھی سے ایک فیل بان جس طرح چاہے کام لے سکتا ہے۔

چھ سال کا بچہ اونٹوں کی ایک قطار کو جدھر چاہتا ہے لے کر چلا جاتا ہے۔

شوخ و شنگ برق رفتار گھوڑے پر جب انسان سوار ہوتا ہے تو وہ اس کی مرضی کے مطابق عمل کرتا ہے۔

نوامیس فطرت کو وہ اپنی علمی قوت سے مسخر کر کے ان سے اپنی چاکری لے رہا ہے۔

عقل، فکر، نظر، قیاس و استنباط کی جو بے نظیر قوتیں اس حضرت انسان کو بخشی گئی ہیں۔

کائنات کی کوئی چیز اس کی برابری نہیں کر سکتی۔

اس کے علم عرفان کی رفعتوں کا تو یہ حال ہے کہ نوری فرشتے بھی اسے سجدہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

اس کی قامت راست اور اعضاء کی ساخت بھی بے نظیر ہے۔

ہر جانور اپنی خوراک حاصل کرنے کے لیے اپنا سر زمین پر جھکاتا ہے لیکن حضرت انسان کو اس کے لیے سر جھکانا نہیں پڑتا بلکہ اس کے ہاتھ لقمہ اٹھا کر اس کے منہ میں ڈال دیتے ہیں۔

حضرت انسان کے جس پہلو کو بھی دیدۂ حق بین سے دیکھا جائے تو بے ساختہ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ کا نعرہ بلند ہونے لگتا ہے۔

حضرت انسان چاند سے زیادہ حسین ہیں

ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب بھیروی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر قرطبی کے حوالہ سے ایک نہایت دلکش واقعہ اپنی تفسیر میں نقل فرمایا ہے کہ

عیسیٰ بن موسیٰ ہاشمی کو اپنی بیوی کے ساتھ شدید محبت تھی ایک دن اس نے اس سے کہا

اَنْتَ طَالِقٌ ثَلاَ ثًا اِنْ لَّمْ تَكُوْنِيْ اَحْسَنَ مِنَ الْقَمَرِ

اگر تو چاند سے زیادہ خوبصورت نہ ہو تو تجھے تین طلاقیں

اس نے جب اپنے خاوند کی زبان سے یہ الفاظ سنے تو اٹھ کھڑی ہوئی اور عیسیٰ سے پردہ کر لیا اور کہا کہ تو نے مجھے طلاق دے دی ہے لہٰذا اب ہمارا ازدواجی تعلق منقطع ہو گیا۔

عیسیٰ نے بڑی مشکل سے رات بسر کی۔ صبح سویرے خلیفہ منصور کے پاس پہنچا اور اسے اس واقعہ کی اطلاع دی اور بڑی گھبراہٹ وندامت کا اظہار کیا۔

خلیفہ نے فقہا کو اپنے دربار میں بلایا اور ان سے فتویٰ پوچھا جتنے فقہاء حاضر تھے سب نے کہا طلاق واقع ہو گئی ہے لیکن حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ایک شخص خاموش بیٹھا رہا منصور نے کہا آپ کیوں چپ ہیں کیوں کوئی بات نہیں کرتے تو وہ شخص گویا ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ○ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ○ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ○ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ○

اے امیر المومنین اس ارشاد الٰہی کے مطابق انسان سب چیزوں سے زیادہ حسین ہے اور کوئی چیز اس سے زیادہ حسین نہیں۔

منصور نے عیسیٰ بن موسیٰ سے کہا کہ اس شخص نے جو کہا ہے۔ درست کہا ہے کہ تم بیوی کے ساتھ رہ سکتے ہو اور اس کی بیوی کو بھی کہلا بھیجا کہ طلاق واقع نہیں ہوئی اس لئے اسے چاہیے کہ اپنے خاوند کے گھر آ جائے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت انسان باطن وظاہر میں۔ صورت کے جمال میں، بناوٹ کی ندرت میں اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سے زیادہ حسین وجمیل ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن جلد پنجم صفحہ ۶۰۶٬۶۰۷)

سلطان العارفین بایزید بسطامی کا ارشاد

سامعین ذی وقار! یہ ہے عام انسان کی شان وہ مومن ہو یا کافر مگر مومن کی شان اس کافر سے باعتبار دیگر بہت بلند تر ہے جہاں اس کافر کی انتہا ہے وہاں سے بندہ مومن کی ابتدا ہے کیونکہ اس میں یہ ظاہری تفاخر وشان تو موجود ہے مگر نور ایمان موجود نہیں ہے۔

سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جسے حضرت فقیہ عصر مفتی محمد امین زید مجدہ صاحب نے نقل فرمایا

عام مومنوں کے مقام کی انتہاء	صالحین کے مقام کی ابتداء ہے
صالحین کے مقام کی انتہا	شہداء کے مقام کی ابتداء ہے
شہداء کے مقام کی انتہا	صدیقین کے مقام کی ابتداء ہے
صدیقین کے مقام کی انتہا	انبیاء کے مقام کی ابتداء ہے
انبیاء کے مقام کی انتہا	رسل کے مقام کی ابتداء ہے
رسل کے مقام کی انتہا	اولوالعزم کے مقام کی ابتداء ہے
اولوالعزم کے مقام کی انتہا	نبی اعظم ﷺ کے مقام کی ابتداء ہے

اور سرکار ﷺ کے مقام کی انتہا کو اللہ کریم جل جلالہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا

(تذکرہ مشائخ نقشبندیہ صفحہ ۵۸ بحوالہ البرہان صفحہ ۴۹۲ از استاذی المکرم قبلہ مفتی صاحب)

تاجدار بریلی امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا کہ

خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

لطیف ترین جسد پاک مصطفیٰ ﷺ

تاجدار شرق پور شریف حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ شرق پوری فرماتے ہیں کہ "دنیا میں ایک گروہ ہے جو کہ تین سو ہیں، ایک چالیس ہوتے ہیں، ایک

تین ہوتے ہیں اور ایک ایک ہوتا ہے اور اس ایک کی روحانیت سے نبی کریم ﷺ کا جسم مبارک ستر (۷۰) درجہ لطیف تر ہے یعنی غوث کی روحانیت سے آپ کا جسد شریف (۷۰) درجہ لطیف تر ہے"

حضرت فقیہ العصر کا تبصرہ

فقیہ العصر استاذ العلماء و استاذی المکرّمی حضرت علامہ مولانا ابوسعید مفتی محمد امین صاحب زیدہ مجدہ نے رقم فرمایا کہ

"سبحان اللہ! جب سرکار ﷺ کے جسم مبارک کی یہ شان ہے تو ان کی روحانیت کا اندازہ کون کرسکتا ہے لہٰذا جب حبیب خدا سیّد الانبیاء ﷺ کا جسد مبارک ساری مخلوق سے اعلیٰ افضل اطیب اطہر اکرم اشہر انور ازہر امجد ہے تو حبیب خدا ﷺ کا اعجاز و کمالات بھی سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شفیع اعظم رحمت دو عالم ﷺ کے جسم پاک سے ہر وقت ایسی خوشبو مہکتی تھی کہ جہان کی کوئی خوشبو اس خوشبو مبارک کا مقابلہ نہیں کرسکتی" (البرہان صفحہ ۱۵)

ایک شاعر اس حقیقت نوریہ کو بیان کرتے ہوئے یوں گویا ہوتے ہیں کہ

ایسی خوشبو نہیں ہے کسی پھول میں
جیسی میرے نبی کے پسینے میں ہے

اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں

سرتا بقدم ہے تن سلطانِ زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول
واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

مشک سے بہتر پسینہ

امام المحدثین سند المحققین شیخ محقق علی الاطلاق حضرت الشاہ عبدالحق

محدث دہلوی اپنی شہرۂ آفاق کتاب مدارج النبوت میں ارقام فرماتے ہیں کہ

"ایک شخص نے اپنی بیٹی کو اس کے خاوند کے ہاں بھیجنے کیلئے خوشبو تلاش کی مگر خوشبو نہ مل سکی تو اس نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر ماجرا عرض کیا اور عرض کیا حضور ﷺ آپ ہی کوئی خوشبو عطا کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے شیشی طلب فرمائی تا کہ اس میں خوشبو ڈالی جائے۔ شیشی حاضر کرنے پر حبیب خدا جانِ دو عالم ﷺ نے اپنے جسم انور سے پسینہ لے کر اس شیشی میں بھر دیا اور فرمایا جا کر اسے اپنی لڑکی کے جسم پر مل دو اور جب اسے پسینہ مبارک ملا گیا تو سارا مدینہ اس خوشبو سے مہک گیا اور پھر اس گھر کا نام ہی "بیت المطیبین" رکھ دیا گیا۔" (مدارج النبوت اردو جلد اول صفحہ ۷۴ مدارج النبوت فارسی جلد اول ۲۴ بحوالہ البرہان صفحہ ۲۴-۲۳)

حضور غزالیٔ زماں کی تشریح

غزالیٔ زماں رازیٔ دوراں وحید الدہر فرید العصر محقق اعظم حضرت عاشقِ رسول علامہ سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے جامعہ رضویہ کے جلسہ عام میں اس واقعہ کو بیان فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا کہ

"اس لڑکی کو تاحیات پھر کبھی خوشبو لگانے کی ضرورت ہی پیش نہ آئی بلکہ اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں جو بچہ پیدا ہوتا اس کے جسم سے بھی خوشبو مہکتی تھی" (البرہان صفحہ ۲۴ از استاز محترم فقیہ العصر مفتی محمد امین صاحب زیدمجدہ)

واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

حضرت محدث علی پوری کا واقعہ

امام خطابت والدی المعظم حضرت علامہ پیر غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ سمندری والوں نے کئی مرتبہ بیان فرمایا کہ مجدد الوقت محدث علی پوری ولیٔ کامل حضرت پیر سیّد

جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا واقعہ سنایا کہ میں نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے مواجہ شریف پر سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا تو میں نے ایک عجیب وغریب خوشبو سونگھی جو اس سے پہلے کبھی نہ سونگھی تھی...... میرے پاس ہی کچھ فاصلہ پر ایک حبشی النسل آدمی بھی حاضر تھا غور کیا تو یہ خوشبو اسی کے جسم سے آرہی تھی میں نے اس سے پوچھا کہ تو نے یہ خوشبو کہاں سے لی ہے جبکہ میں نے ایسی خوشبو کبھی نہ سونگھی نہ پائی حالانکہ میں نے دنیا کی تمام خوشبوؤں کو تقریباً سونگھا ہے۔ نواب دکن حیدر آباد میرے مریدین میں سے ہیں اور وہ مہنگی سے مہنگی خوشبو میری نذر کرتے رہتے ہیں مگر تجھ سے آنے والی خوشبو بے مثل و بے مثال ہے۔

اس حبشی کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے اور روتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر روضۂ رسول کی جانب اشارہ کر کے کہا

"یہ خوشبو مجھے اس سبز گنبد کے مکیں علیہ السلام سے ملی ہے"

میں نے کہا وہ کیسے؟ حضور علیہ السلام کو تو انتقال فرمائے ہوئے بھی ساڑھے تیرہ صدیاں بیت گئی ہیں۔

"تو اس نے کہا کہ! آپ جیسے بزرگوں نے ہی تو کئی مرتبہ بیان کیا ہے کہ سرکار علیہ السلام نے ایک بچی کو خوشبو کیلئے اپنا پسینہ عطا فرمایا تھا تو میں اسی کی نسل سے ہوں اس لیے مجھ میں سے اسی مبارک پسینہ کی خوشبو آرہی ہے"

ایسی خوشبو نہیں ہے کسی پھول میں
جیسی میرے نبی کے پسینے میں ہے

شب معراج خوشبوئے دولہا

ابن مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْرٰى بِهٖ رِيْحُهٗ

رِيْحَ عُرُوْسٍ وَاَطْيَبُ مِنْ رِيْحِ الْعُرُوْسِ (سبل الہدیٰ جلد۲ صفحہ۱۲۱)

شب اسریٰ جب رسول خدا ﷺ کو دولہا بنایا جا رہا تھا تو اس کے بعد آپ کے جسم اطہر سے دولہا کی خوشبو کی طرح خوشبو آتی بلکہ آپ کی خوشبو دلہن کی خوشبو سے بھی زیادہ نفیس تھی (شرح سلام رضا صفحہ۹۶)

مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول
واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

سراپا معجزہ کا پسینہ معجزہ ہے

گرامی قدر سامعین! میں نے جو آیت تلاوت کی ہے اس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

تحقیق تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے سراپا معجزہ تشریف لے آیا

تو اس سراپا معجزہ کی ہر ہر — ادا معجزہ
اس سراپا معجزہ کا ہر ہر — اعضا معجزہ
اس سراپا معجزہ کا — پسینہ معجزہ
اس سراپا معجزہ کا — مدینہ معجزہ

تو یہ مبارک پسینہ کوئی اعلان نبوت کے بعد کا معجزہ نہیں بلکہ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

مَا بَقِيَ مَنْزِلٌ مِّنْ مَنَازِلِ بَنِيْ سَعْدٍ اِلَّا وَقَدْ شَمُّوْا رِيْحَ الْمِسْكِ مِنْهُ (حجۃ)

کہ بنی سعد کی منازل میں سے کوئی منزل ایسی نہ تھی کہ جس سے (اس میں رہنے والے لوگ) حضور کی خوشبو نہ پاتے (سونگھتے) ہوں۔

یہی تو کسی عاشق نے کہا کہ

معطر دو عالم کو جو کر گیا ہے
یہ کس باغ سے پھول لائی حلیمہ

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد

مزید حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

لَمَّا دَخَلْتُ بِهٖ اِلٰى مَنْزِلٍ لَّمْ يَبْقَ مَنْزِلٌ مِّنْ مَّنَازِلِ بَنِيْ سَعْدٍ اِلَّا شَمَمْنَا مِنْهُ رِيْحَ الْمِسْكِ (سبل الہدیٰ جلد ۱ صفحہ ۴۷۲)

جب میں آپ کو لے کر اپنے گھر پہنچی تو قبیلہ بنی سعد کے تمام گھروں میں کستوری کی خوشبو آنے لگی۔

ارشاد حضرت آمنہ عنہا

بوقت ولادت بھی یہ خوشبو سرکار کے جسد مطہرہ سے آتی تھی۔

حضور سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

نَظَرْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ رِيْحُهٗ يَسْطَعُ كَالْمِسْكِ الْاَذْفَرِ

(زرقانی علی المواہب جلد ۳ صفحہ ۲۲۳) (المواہب اللدنیہ جلد اوّل صفحہ ۱۲۶، انوارِ محمدیہ صفحہ ۲۴)

میں نے دیکھا تو آپ کا جسم اطہر مثل چودھویں کے چاند کی تھا جس سے تر و تازہ کستوری کی خوشبو کے حلے پھوٹ رہے تھے۔

امام خفاجی کی تصریح

امام خفاجی علیہ الرحمت فرماتے ہیں کہ

رِيْحُهَا الطَّيِّبَةُ طَبْعًا خَلْقًا خَصَّهُ اللّٰهُ بِهٖ مُكَرَّمَةً وَّ مُعْجِزَةً لَّهٗ

(نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض جلد ۱ صفحہ ۳۴۸)

امام نووی کی تشریح

امام نووی شارح مسلم فرماتے ہیں کہ

كَانَتْ هٰذِهِ الرَّيْحَةُ الطَّيِّبَةُ صِفَتَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ لَّمْ يَمَسَّ طِيْبًا (المسلم جلد دوم صفحہ ۲۵۶)

امام خفاجی کی عبارت کا ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے بطور کرامت و معجزہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر میں خلقۃً و طبعًا مہک رکھ دی تھی۔ امام نووی علیہ الرحمت کی عبارت کا ترجمہ

مہک آپ کی جسم اطہر کی صفات میں سے تھی اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو نہ لگاتے

گذرے وہ جس راہ سے سیّد والا ہو کر
رہ گئی ساری زمیں عنبر سارا ہو کر

کوچے بسا دیے ہیں

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيْقًا فَيَتْبَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّهٗ قَدْ سَلَكَهٗ مِنْ طِيْبِ عَرَقِهٖ اَوْقَالَ مِنْ رِّيْحِ عَرَقِهٖ

(مصابیح السنۃ جلد ۴ صفحہ ۵۱، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۷، سنن داری صفحہ ۳۶ مطبوعہ قاہرہ جلد اوّل صفحہ ۴۳ مطبوعہ ملتان بحوالہ البرہان صفحہ ۱۸)

گرامی سامعین!

میرے آقا علیہ السلام جسے پسینہ عطا فرمائیں تو — اس کی نسل اس سے معطر
شب اسریٰ کا دولہا بنائے جائیں تو — سارا سفر معراج معطر
حضرت حلیمہ کے گھر جائیں تو — سارے گھر معطر
جس راستہ پہ قدم مبارک لگائیں تو — سارا راستہ معطر
حضرت آمنہ کی گود میں تشریف لائیں تو — سارا مکہ معطر

شکمِ آمنہ سے خوشبو

بلکہ حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ یہ میرے لاڈلے فرزند میرے شکم اطہر میں تھے تو مجھ سے خوشبوؤں کے حلے آیا کرتے سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت عبدالمطلب نے حضرت آمنہ خاتون سے فرمایا

اے میری بہو...... مجھے لوگ کہتے ہیں کہ آپ کی بہو بیوہ ہے اور اس نے یہ کونسی خوشبو لگا رکھی ہے کہ جس سے سارا مکہ معطر ہوا جاتا ہے؟

لوگ کہتے ہیں کہ ایسی خوشبو تو ہم نے نہ سونگھی نہ پائی

یہ بیوہ خاتون کہاں سے ایسی خوشبو منگواتی ہیں کہ ہمیں ملتی ہی نہیں ہے۔

تو حضرت سیّدہ آمنہ نے جواب دیا کہ بابا جان یہ خوشبو کسی دنیاوی عطار سے نہیں ملتی بلکہ جب سے میرا لاڈلہ میرے شکم اطہر میں جلوہ افروز ہوا ہے یہ خوشبو اسی وقت سے آرہی ہے اور اسی نور کی خوشبو ہے جس سے میں مشرف ہو چکی ہوں۔

جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

پسینہ محبوب بے مثال خوشبو

حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ

''دوپہر کے وقت حضور ﷺ ہمارے گھر تشریف لاتے اور آرام (دوپہر کا قیلولہ شریف) فرماتے' میں سرکار علیہ السلام کے لیے بستر بچھا دیتی تو رحمت عالم ﷺ کو پسینہ مبارک آتا میں پسینہ مبارک کو جمع کرتی رہتی ایک دن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

اے اُم سلیم! کیا کرتی ہو؟

تو میں نے عرض کیا

عَرْقُکَ نَجْعَلُہُ طِیْبًا وَھُوَ مِنْ اَطْیَبِ الطِّیْبِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ نَرْجُوْا بَرَکَتَہُ لِصِبْیَانِنَا

ہم آپ کے پسینہ مبارک کو خوشبو بنائیں گے اور وہ سب خوشبوؤں سے پاکیزہ

خوشبو ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہم اس پسینہ مبارک سے اپنے بچوں کیلئے برکت حاصل کریں گے تو سرکار علیہ السلام نے فرمایا:

اَصَبْتِ — تو نے درست کہا ہے

(بخاری شریف' مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۷' مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۷' المواہب اللدنیہ جلد دوم صفحہ ۳۱۲' مصابیح السنۃ جلد چہارم صفحہ ۴۸)

گرامی حضرات سامعین!

یہ لوگ جو شب و روز میرے آقا کی مثل ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے نہیں تھکتے ان سے پوچھیے کہ کیا تمہارا پسینہ بھی کبھی تمہاری زوجہ محترمہ نے سنبھالا؟

تمہارا پسینہ	بدبودار پسینہ
میرے آقا کا پسینہ	خوشبودار پسینہ
تمہارا پسینہ	بیماریوں کا گھر
میرے آقا کا پسینہ	مشک سے بہتر

پھر میرے آقا نے اُم سلیم کو یہ نہ فرمایا کہ

میرا پسینہ جمع نہ کرو کیونکہ میں بھی تمہارے جیسا بشر ہوں

بلکہ فرمایا: اَصَبْتِ تو نے صحیح کیا ہے

تاکہ قیامت تک یہ عقیدۂ حقہ درست قرار پا جائے کہ

سرکار مدینہ بھی	بے مثال
ان کا پسینہ بھی	بے مثال

جو کام حضور علیہ السلام کے سامنے کیا جائے اور حضور اس سے منع نہ فرمائیں وہ سنت قرار پاتا ہے تو جس کی تصدیق فرما دیں کہ یہ ٹھیک ہے اس کا درجہ کیا ہوگا؟

فرمایا: اَصَبْتِ — تو نے صحیح کہا اور صحیح کیا

اگر ملاں بھی حضور کی مثل ہے تو

اپنے کسی مرید کو

اپنے کسی شاگرد کو

اپنے کسی مقتدی کو

اپنے کسی لخت جگر کو

اپنے کسی نور نظر کو

اپنی کسی بیوی کو

کہے کہ میرا پسینہ لے لو اور خوشبو کے طور پر اسے استعمال کرو

تو اس کے سر پر ڈنڈے نہ پڑیں تو مجھے حضور کا غلام نہ کہنا

یا اگر کوئی عقیدتمند ایسا کر بھی لے تو مولوی اپنے حواریوں کے سامنے فتویٰ دے کہ تو نے یہ فعل درست کیا ہے اور وہ حواری اسے جوتے نہ لگائیں تو مجھے مولوی نہ کہنا

اگر ایسا نہیں ہے اور ہرگز نہیں ہے تو مان لو میرا مدینے کا تاجدار بے مثل و بے مثال ہے۔

کہاں وہ	سلطانِ مدینہ
کہاں ان کا	معطر پسینہ
اور کہاں یہ رسوائے زمانہ	ملاں کمینہ

چہ نسبت خاک رابعالم پاک

شاعر کہتا ہے

آپ سلطانِ مدینہ

مہبطِ وحی و سکینہ

نور سے معمور سینہ

مشک سے بہتر پسینہ

یا نبی سلام علیک یارسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

اور

سلام اس پر کہ جس کا نور سے معمور سینہ ہے

سلام اس پر کہ جس کا مشک سے بہتر پسینہ ہے

یہی عقیدہ	حضرت آمنہ کا
یہی عقیدہ	حضرت حلیمہ کا
یہی عقیدہ	حضرت اُم سلیم کا
اور یہی عقیدہ	صحابہ کرام کا

خوشبودار دستِ رحمت

ملاحظہ ہو حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

''ایک دن میں نے فجر کی نماز رحمت عالم نورِ مجسم ﷺ کے ساتھ ادا کی نماز سے فارغ ہو کر سرکار مدینہ ﷺ اپنے کاشانہ نبوت کی طرف چل دیئے تو میں بھی آپ کے ساتھ ساتھ ہولیا۔ اچانک سامنے بچے آگئے نبی مکرم ﷺ ہر بچے کے رخسار پر اپنا دست مبارک پھیرتے تھے تو میرے دونوں رخساروں پر بھی سرکار دو عالم علیہ السلام نے اپنا دست رحمت پھیرا تو میں نے اس کی ٹھنڈک اور خوشبو کو محسوس کیا تو ایسا معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے دست مبارک کسی عطار کی صندوقچی سے نکالا ہے۔

جابر فرماتے ہیں کہ

فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُوْنَةِ عَطَّارٍ (مسلم شریف جلد ثانی صفحہ ۲۵۶ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۷)

میں نے آپ کے دست رحمت سے ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی ایسے تھا جیسا کہ کسی عطار کی صندوقچی سے نکالا ہے۔

گرامی قدر حضرات سامعین! ملاں کا ہاتھ تو ایک طرف اس کے پورے مردہ جسم پر جو کہ بعد از مرگ دوبئی سے پنڈی لایا گیا ہو تین ہزار روپیہ کا سینٹ چھڑک دیا

جائے تو بدبو نہیں جاتی مگر

یہ دست کرم ہے — میرے آقائے نامدار کا
یہ دست کرم ہے — کل نبیوں کے سردار کا
یہ درست کرم ہے — شفیع روز شمار کا
یہ دست کرم ہے — حبیب کردگار کا
یہ دست کرم ہے — مدینہ طیبہ کے تاجدار کا

جس تاجدار حرم کے دست کرم کا یہ عالم ہے اس کے منور جسم کا کیا عالم ہوگا؟

اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ کے جسم منور کی یہ کیفیت تھی کہ اس جسم منور کا رنگ مبارک نہایت صاف اور چمکدار تھا اور آپ کا پسینہ مبارک یوں تھا کہ جیسے موتی ہوتے ہیں جب سرکار چلتے تو ایسے کہ پوری قوت کے ساتھ چل رہے ہیں۔

مَامَسَسْتُ دِيْبَاجَةً وَّلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا وَّلَا عَنْبَرًا اَطْيَبَ مِنْ رَّائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۶۴ مسلم شریف جلد ثانی صفحہ ۲۵۷ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۷)

میں نے کبھی کوئی موٹا ریشم یا باریک ریشم ایسا نہیں چھوڑا جو رسول اللہ ﷺ کی مبارک ہتھیلی سے نرم ہو اور میں نے کبھی کوئی کستوری یا عنبر ایسا نہیں دیکھا جو نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہو۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں کہ

اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلی کہوں تجھے

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے
بے داغ لالہ یا قمر بے کلف کہوں
بے خار گلبن چمن آرا کہوں تجھے

اب کوئی کالے سیاہ رنگ والا
اب کوئی توے کی پچھلی سائیڈ جیسے بوتھے والا
جسے رات کو بچے دیکھیں تو ساری رات سو نہ سکیں
وہ حضور ﷺ کی مثل کیسے ہو سکتا ہے؟

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالق حسن وادا کی قسم
تیرا مسند ناز ہے عرشِ بریں تیرا محرم راز ہے روحِ امیں
تو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا تیرا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مصافحہ کیا کرتا تھا تو چونکہ میری ہتھیلی نبی مکرم ﷺ کی ہتھیلی مقدسہ کے ساتھ چھو جاتی تھی تو میں تین دن تک اپنے ہاتھ سے کستوری سے بہتر خوشبو سونگھا کرتا تھا۔

(المواہب اللدنیہ جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۸۱ زرقانی علی المواہب جلد نمبر ۴ صفحہ ۱۸۳)

(حجۃ اللہ علی العٰلمین صفحہ ۴۳۸ بحوالہ البرہان صفحہ ۲۴، ۲۵)

معطر کف مبارک نے [illegible] کر دیا

حضرات گرامی! سرکار علیہ السلام کا ہاتھ مبارک تو ایک طرف جس کے جسم کو وہ ہاتھ مبارک لگ گیا وہ بھی خوشبودار ہو گیا اور ہمیشہ ہی مہکتا رہا۔

حضرت عتبہ بن فرقد سلمی صحابی رسول رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک سے ہر وقت بہترین خوشبو آتی رہتی تھی حالانکہ آپ کبھی خوشبو استعمال نہ فرماتے تھے۔

آپ کی چار بیویاں تھیں وہ آپس میں کوشش کرتیں کہ میری خوشبو سب سے اچھی ہو لیکن جب ان کے شوہر حضرت عتبہ اپنے کاشانہ اقدس میں تشریف لاتے تو سب خوشبوئیں مات ہو جاتیں اور سیّدنا عتبہ بن فرقد کی خوشبو ان سب کی خوشبوؤں پر غالب رہا کرتی۔

ایک دن چاروں بیویاں اکٹھی ہو کر عرض کرتی ہیں اے ہمارے شوہر نامدار! کیا بات ہے کہ ہم ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لیے اچھی سے اچھی خوشبوئیں لگاتی ہیں مگر جب آپ آتے ہیں تو کسی خوشبو کا پتہ ہی نہیں چلتا صرف آپ ہی کی خوشبو مہکتی رہتی ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

یہ سن کر حضرت عتبہ نے فرمایا میں نے کبھی کوئی خوشبو نہیں لگائی وجہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار پڑ گیا تھا میرے جسم پر پھنسیاں نکلی آئی تھیں تو میں اپنے آقا و مولیٰ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیماری کی شکایت کی تو میرے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا عتبہ کرتا اتار دے اور بیٹھ جا میں کرتہ اتار کر سرکار ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دست مبارک پر پھونکا پھر اس دست مبارک کو دوسرے دست مبارک سے مل کر میری پشت اور میرے پیٹ پر وہ دونوں دست مبارک پھیر دیے۔

فَعَبَقَ هٰذَا الطِّيبُ مِنْ يَدَيْهِ يَوْمَئِذٍ

بس اسی دن سے یہ خوشبوئے مبارک مہک رہی ہے۔

(الخصائص الکبریٰ جلد ثانی صفحہ ۸۴ المواہب اللدنیہ جلد ثانی صفحہ ۳۱۱-۳۱۰ سیرت حلبیہ جلد ثانی صفحہ ۴۰۳ مدارج النبوت جلد اول صفحہ ۲۴ البرحان صفحہ ۲۰ زرقانی علی المواہب جلد چہارم صفحہ ۲۲۴)

اللہ اکبر!

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

اسی دست کرم نے حضرت عتبہ کو خوشبو سے بے نیاز فرما دیا اور بغیر خوشبو لگائے تازیست وہ جسم مقدس مہکتا رہا۔

ملاں کہتا ہے کہ

میرے وی دو ہتھ اوہدے وی دو ای آ
میرے وی دو پیر اوہدے وی دو ای آ
فرق تے کوئی وی ناہیں
مگر ملاں کا ہاتھ ہمیشہ بدبو برسائے
میرے آقا کا دست مبارک ہمیشہ خوشبو مہکائے
کتنا فرق ہے؟

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ رفع حاجت کے لیے دور تشریف لے گئے اور جب واپس تشریف لائے تو میں اس جگہ پہنچا اور دیکھا کہ وہاں سوا تین پتھروں (ڈھیلوں) کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔

میں نے ان تینوں ڈھیلوں کو اٹھا لیا تو ان سے کستوری جیسی خوشبو مہک رہی تھی میں ان کو گھر لے آیا اور جب جمعہ کا دن آتا تو میں ان کو آستین میں رکھ کر مسجد میں آتا اور ایسی پیاری خوشبو مہکتی کہ وہ خوشبو ہر کسی کی خوشبو اور عطر پر غالب آ جاتی۔

(شرح الشفا صفحہ ۳۶۰ جلد نمبر ۱)

سامعین کرام! بڑی توجہ کی ضرورت ہے کہ

ملاں کا بول و براز بدبودار
میرے حضور کا بول و براز خوشبودار
ملاں کا بول و براز (کوڑے کے ڈھیر) روڑیوں پر
میرے آقا کے براز سے مس شدہ ڈھیلے صحابہ کی آستینوں میں اور مسجد پر

اگر ملاں حضور جیسا ہے تو اس کوڑے کرکٹ پر پڑی ہوئی اپنی گندگی کو مسجد میں لائے اور اپنے مریدوں سے کہے کہ اسے اپنی آستینوں میں رکھو انشاء اللہ مقتدی ہی یہ مسئلہ حضرت صاحب کو بڑے اچھے طریقہ سے سمجھا دیں گے۔

ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ بیت الخلاء میں داخل ہوتے ہیں اور آپ کے بعد جو بھی بیت الخلاء میں داخل ہو وہ اس چیز کو نہیں دیکھ پاتا جو آپ کے جسم اطہر سے نکلتی ہے (براز مبارک) یہ سن کر ارشاد فرمایا اے عائشہ کیا تو نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ ''جل جلالہ'' نے زمین کو حکم دے رکھا ہے کہ اجسام انبیاء سے جو کچھ خارج ہو تو اسے نگل لیا کر۔ (الخصائص الکبریٰ جلد نمبر ۱ صفحہ ۷۰)

حضرات گرامی! اب تو واضح ہوگیا کہ انبیاء کرام اور ہم عام لوگوں میں کتنا فرق ہے ہمارے جسموں سے جو کچھ نکلے کوڑے کا ڈھیر بن جائے اور ان بے مثال اجساد انبیاء سے جو کچھ نکلے زمین اسے بحکم خدا نگل جائے بلکہ جس نے وہ دست کرم چھو جائے وہ تادم آخر مہکتا ہی رہے۔

خوشبودار بول و براز مبارک

گرامی حضرت! میرے آقا ﷺ کا جسد منورہ مقدسہ تو ہے ہی سراپا خوشبو..... آپ کے بول و براز مبارک سے بھی خوشبوؤں کے حلے اٹھتے تھے۔ ام المومنین سیّدہ عائشہ بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ

اِنَّكَ تَاْتِی الْخَلاءَ فَلاَ نَرٰی شَیْئًا مِنَ الْاَذٰی اِلَّا اَنَّا نَجِدُ رَائِحَةَ الْمِسْكِ (کنز العمال جلد نمبر ۶ صفحہ ۳۰۸، خصائص کبریٰ جلد نمبر ۱ صفحہ ۷۰)

آپ بیت الخلاء تشریف لے جاتے ہیں تو ہم (آپ کے) کسی فضلہ کو نہیں دیکھتے سوائے اس کے کہ ہم (وہاں پر) کستوری کی خوشبو پاتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ

ملاں کا سارا جسم ناز — بدبو ہی بدبو
میری سرکار کا بول و براز — خوشبو ہی خوشبو
روایت فرمانے والی — تمام مومنوں کی روحانی اماں جان ہیں۔
جوان کا عقیدہ نہ مانیں — وہ پکا بے ایمان ہے
اب یا تو ام المومنین کو — ماں تسلیم نہ کرو
اگر ماں تسلیم کرتے ہوں تو — یہ ان کا عقیدہ بھی تسلیم کرو
اگر ماں بھی تسلیم کرتے ہو — عقیدہ بھی تسلیم نہیں کرتے
تو یہ منافقت ہے

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہوجا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

بعد از وصال جسد اطہر سے خوشبو

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس دن حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال شریف ہوا تو میں نے حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک اپنے ہاتھ سے پکڑ کر آپ کے سینہ مبارک پر رکھ دیے تو کئی ہفتوں تک میرے ہاتھوں سے وضو کرتے اور کھانا کھاتے ہوئے مشک وعنبر جیسی خوشبو مہکتی رہی۔

(شواہد النبوت صفحہ ۱۸۷ خصائص الکبریٰ جلد ثانی صفحہ ۲۷۴)

ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَحْرِىْ وَنَحْرِىْ فَلَمَّا خَرَجَتْ نَفْسُهٗ لَمْ اَجِدْ رِيْحًا قَطُّ اَطْيَبَ مِنْهَا

(الخصائص الکبریٰ جلد ثانی صفحہ ۲۷۴)

جب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا وصال شریف ہوا تو حضور ﷺ میری گود میں تھے اور جب روح مقدسہ نے پرواز کی تو ایسی خوشبو مہکی کہ میں نے اس جیسی خوشبو کبھی دیکھی بھالی نہیں ہے۔ (البرہان از قبلہ مفتی محمد امین صاحب صفحہ ۲۲)

حضرت مولائے کائنات شیر خدا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غسل دیتے وقت یوں عرض کی کہ

بِاَبِیْ اَنْتَ طِبْتَ حَیًّا وَطِبْتَ مَیِّتًا قَالَ وَسَطَعَتْ رِیْحٌ طَیِّبَۃٌ لَمْ یَجِدُوْا مِثْلَھَا (الخصائص الکبریٰ جلد ثانی صفحہ ۲۷۷)

میرا باپ آپ پر قربان آپ نے زندگی بھی پاکیزہ گزاری اور آپ کا وصال مبارک بھی پاکیزہ ہے اور فرمایا کہ غسل دیتے وقت ایسی پاکیزہ خوشبو مہکی کہ اس جیسی خوشبو کبھی کسی نے بھی نہیں دیکھی۔ (البرہان صفحہ ۲۳)

حضرت ام سلمہ ام المومنین کا عقیدہ — سرکار کی خوشبو بعد وصال بھی بے مثال

حضرت عائشہ ام المومنین کا عقیدہ — سرکار کی خوشبو بعد وصال بھی بے مثال

حضرت مولائے کائنات کا عقیدہ — سرکار کی خوشبو بعد وصال بھی بے مثال

کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالق حسن و ادا کی قسم

کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالق حسن و ادا کی قسم

لعاب دہن مبارک کی خوشبو

حضرت سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈول میں کہ جس میں پانی تھا اپنی کلی مبارک ڈال دی اور وہ ڈول کنویں میں انڈیل دیا بعد ازاں اس کنویں سے کستوری جیسی خوشبو مہکتی رہی۔

(الخصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ ۶۱ حجۃ اللہ علی العلمین صفحہ ۳۲۹ زرقانی علی المواہب جلد چہارم صفحہ ۹۶)

خوشبودار مجالس

میرے آقا علیہ السلام کا جسم مبارک تو جسم ہے آپ کے اسم مبارک سے بھی خوشبوئیں پیدا ہوتی ہیں چنانچہ سعادت الدارین میں ہے کہ

مَامِنْ مَجْلِسٍ یُصَلِّیْ فِیْہِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا عَرَضَتْ لَہٗ رَائِحَۃٌ طَیِّبَۃٌ حَتّٰی تَصِلَ اِلٰی عَنَانِ السَّمَآءِ فَتَقُوْلُ

الْمَلٰٓئِکَۃُ ھٰذَا مَجْلِسٌ صُلِّیَ فِیْہِ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (سعادۃ الدارین صفحہ ۱۴۳)

جس مجلس میں بھی نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھا جائے اس مجلس سے ایک پاکیزہ خوشبو اٹھتی ہے جو کہ آسمان کی بلندیوں تک جاتی ہے اس خوشبو کو محسوس کر کے آسمان کے فرشتے کہتے ہیں یہ کسی ایسی مجلس سے خوشبو آئی ہے جس میں نبی کریم علیہ السلام پر درود پڑھا گیا ہے۔

ایک نیک صالح مرد تھا جب بھی وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا یا اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کا نام مبارک لیتا تو اس کے سینے سے ایسی خوشبو مہکتی جو کہ کستوری و عنبر سے بہتر اور اعلیٰ ہوتی (سعادۃ الدارین صفحہ ۱۴۳ البرہان صفحہ ۲۶)

گرامی حضرات! ان تمام احادیث و روایات سے معلوم ہوا کہ

میرے آقا علیہ السلام کے دست مبارک — خوشبودار

میرے آقا علیہ السلام کا پسینہ مبارک — خوشبودار

میرے آقا علیہ السلام کا لعاب دہن مبارک — خوشبودار

میرے آقا علیہ السلام کا تمام جسم مبارک — خوشبودار

میرے آقا علیہ السلام کا اسم مبارک — خوشبودار

جسم نور و اسم نور و جان نور

ذکر نور و فکر نور و شان نور

پاکیزہ سواری کی خوشبو

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اگر آپ عبد اللہ بن ابی (رئیس المنافقین) کے پاس تشریف لے جاتے تو اچھا ہوتا چنانچہ نبی کریم ﷺ گدھے پر سوار ہو کر اس کے پاس تشریف لے گئے اور مسلمان آپ کے ساتھ چلتے رہے اور وہ تھور زمین تھی جب اس کے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے تو عبد اللہ نے کہا آپ مجھ سے دور رہیے اللہ کی قسم مجھے آپ کے گدھے کی بو سے تکلیف ہوئی

ہے ان میں سے ایک انصاری شخص نے کہا

وَاللّٰہِ لَحِمَارُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَطْیَبُ رِیْحًا مِّنْکَ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۳۷۰ کتاب الصلح)

اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کے گدھے کی خوشبو تجھ سے بہت زیادہ پاکیزہ ہے۔

عقیدہ منتخب ہوگیا

سامعین کرام! اب تو کتاب اللہ کے بعد بخاری شریف کی صحیح حدیث سے عقیدہ منتخب ہوگیا کہ

رسول اللہ ﷺ کی سواری کو بدبودار کہنے والا	ابن ابی منافق
اور اس سواری کی خوشبو کو پاکیزہ کہنے والا	صحابی انصاری عاشق
آج بھی سرکار کو اپنے جیسا خیال کرنے والا	منافق
سرکار کی خوشبو کو پاکیزہ خیال کرنے والا	حضور کا عاشق
سرکار کی سواری سے محبت رکھنے والا	صحابی
اس سے نفرت کرنے والا	وھابی

پسند اپنی اپنی مقام اپنا اپنا
صبو اپنا اپنا ہے جام اپنا اپنا

عقیدت	محبت کا نام ہے
بدعقیدگی	نفرت کا نام ہے

اہلسنت کو اپنے آقا کی سواری سے بھی محبت ہے۔

بدعقیدہ کو نبی کریم کی ذات سے بھی عداوت ہے۔

اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں

ظالمو محبوب کا حق تھا یہی
عشق کے بدلے عداوت کیجئے
دشمن احمد پہ شدت کیجئے

ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

اور اسی خوشبوئے رسول کے متعلق اسی عاشق رسول نے فرمایا کہ

جس کی خوشبو سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام

جس راہ توں سوہنیاں لنگھ جاویں

گرامی قدر سامعین! جن رستوں سے آپ کا گزر ہوجاتا وہ راستے بھی مہکتے رہتے بعد میں گزرنے والا ہر شخص محسوس کر لیتا کہ اس راہ سے حبیب خدا ﷺ گزرے ہیں کیونکہ اسے ایسی خوشبو ملتی جو صرف آپ ہی کے جسد اطہر کا حصہ تھی...... گویا کہ وہ کہتا

ابھی اس راہ سے گزرا ہے کوئی
کہے دیتی ہے خوشبو نقش پاکی

حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کیفیت کا یوں ذکر فرماتے ہیں کہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ فِیْ طَرِیْقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِیْنَۃِ وَجَدُوْا مِنْہُ رَائِحَۃَ الطِّیْبِ وَقَالُوْا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ ھٰذَا الطَّرِیْقِ (الخصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ ۶۷)

نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ کے کسی راستے سے گزر جاتے تو لوگ اس راہ میں ایسی پیاری مہک پاتے کہ پکار اٹھتے کہ ادھر سے اللہ کے پیارے رسول ﷺ کا ہی گزر ہوا ہے۔

امام بخاری تاریخ کبیر میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ

لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ طَرِیْقٍ فَیَتْبَعُہٗ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّہٗ سَلَکَہٗ اِنَّ ھٰذِہِ الرَّائِحَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ غَیْرِ طِیْبٍ

(الشفاء لقاضی عیاض المالکی علیہ الرحمت جلد نمبر ۱ صفحہ ۸۷ بحوالہ تاریخ کبیر)

نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم جس راستے سے بھی گزر جاتے بعد میں آنے والا

شخص خوشبو سے محسوس کر لیتا کہ ادھر سے آپ کا گزر ہوا ہے یہ بھینی بھینی خوشبو آپ ﷺ کے جسد اطہر کی تھی نہ کہ اس خوشبو کی جسے آپ استعمال فرماتے تھے۔

امام خفاجی اسے آپ کی خصوصیت قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ

رِیْحُھَا الطَّیِّبَۃُ طَبْعًا خَلْقِیًّا خَصَّہُ اللّٰہُ بِہٖ مُکَرَّمَۃٌ وَمُعْجَزَۃٌ

(نسیم الریاض جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۴۸)

اللہ تعالیٰ نے بطور کرامت ومعجزہ آپ کے جسم اطہر میں خِلْقَۃً اور طبعًا خوشبو رکھ دی تھی

مدینہ طیبہ کی خصوصیات

گرامی حضرات! میرے آقا علیہ السلام کی یہ معطر بھینی بھینی خوشبو آج بھی مدینہ طیبہ میں موجود ہے جو عشاقان رسالت کے مشام دل وجان کے لیے کیف وسرور کا سامان ہے۔

علامہ یاقوت حموی فرماتے ہیں کہ

وَمِنْ خَصَائِصِ الْمَدِیْنَۃِ اِنَّھَا طَیِّبَۃُ الرِّیْحِ وَلِلْعِطْرِ فِیْھَا فَضْلُ رَائِحَۃٍ لَا تُوْجَدُ فِیْ غَیْرِھَا (شرح سلام رضا صفحہ ۳۷۶)

مدینہ پاک کی خصوصیت میں سے ایک یہ ہے کہ اس کی آب وہوا خوشگوار ہے اور خوشبو دار وہاں کے عطر میں ایسی مہک ہوتی ہے جو اس کے علاوہ کہیں اور نہیں ہے۔

حضور شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں

بدانکہ ہنوز از دور دیوار مدینہ طیبہ ارواح فالحسیت کہ محباں بشامہ محبت آنرامی دریابند وشاید کہ استشمام شمہ ازیں شامہ ذوق بعضی از جویائے مشتاق نیز رسیدہ باشد (جذب القلوب، شرح سلام رضا صفحہ ۳۷۷)

اب بھی مدینہ کے درو دیوار خوشبوؤں سے رچے بسے ہوئے ہیں اور اہل محبت اپنے شامہ محبت کے ذریعے ان سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

امام محمد یوسف الصالحی فرماتے ہیں

اِنَّ مَنْ اَقَامَ بِھَا یَجِدُ مِنْ تُرْبَتِھَا وَحِیْطَانِھَا رَائِحَۃً طَیِّبَۃً لَا تَکَادُ تُوْجَدُ فِیْ غَیْرِھَا (شرح سلام رضا صفحہ ۳۷۶)

مدینہ طیبہ میں اقامت پذیر لوگ مدینہ کی مبارک خاک اور دیواروں سے ایسی خوشبو محسوس کرتے ہیں جو کسی اور خوشبو میں نہیں ہو سکتی

طیبہ کی وجہ تسمیہ

امام سمہودی فرماتے ہیں کہ

اَمَّا مِنَ الطِّیْبِ لِطِیْبِ اُمُوْرِھَا کُلِّھَا وَطِیْبِ رَائِحَتِھَا وَوُجُوْدِ رِیْحِ الطِّیْبِ بِھَا (شرح سلام رضا صفحہ ۳۷۵-۳۷۶)

یہ لفظ طیب (خوشبو) سے مشتق ہے اس شہر کے تمام ذرات اور اس کی آب وہوا میں مہک کی وجہ سے اس کا نام طیبہ رکھ دیا گیا ہے۔

پتہ چلا کہ

میرے آقا کا پسینہ خوشبو دار
میرے آقا کا مدینہ خوشبودار

آج بھی اس بلد حبیب سے خوشبوئے بے مثال عشاق کے مشام جاں کو معطر کرتی ہے

در مشام می رسد بوئے کسے

جس راہ توں سوہنیاں لنگھ جاویں اوہدی خاک اٹھا کے چم لیناں
جہڑی قلم لکھے ناں سوہنے دا اوہ قلم اٹھا کے چم لیناں

ناک کی بدعقیدگی کے نزلہ سے پاک کر

گرامی حضرات! کسی عاشق نے کیا خوب نظریہ بیان کیا ہے کہ آج بھی سونگھنے والا ناک ہو تو اس محبوب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی آل پاک کے ہر فرد سے وہ خوشبو آ

رہی ہے..... وہ کہتا ہے کہ

شگفتہ گلشن زہرا کا ہر گل تر ہے

کسی میں بوئے علی ہے کسی میں بوئے رسول

اور اگر کوئی ناک نزلہ سے پاک رکھتا ہو

کسی کو نجدیت کا نزلہ نہ ہوا ہو

کسی کو خارجیت کا زکام نہ لگا ہو

اور اس کی ناک صاف ہو تو سونگھ لے کہ آج بھی خوشبوئے رسول آ رہی ہے

اگر نہ آتی تو

آج کے اس دور میں کوئی جامی ورومی نہ ہوتا

آج کے اس دور میں کوئی فریدالدین عطار نہ ہوتا

آج کے اس دور میں کوئی امام احمد رضا نہ ہوتا

آج کے اس دور میں کوئی محدث اعظم پاکستان نہ ہوتا

آج کے اس دور میں کوئی لاثانی ونقش لاثانی نہ ہوتے

آج کے اس دور میں کوئی امام خطابت نہ ہوتا

آج کے اس دور میں فقیر خوشبوئے رسول پر وعظ نہ کرتا

مالی ایس باغیچے والا عالی مرد سچا واں

اس دے باغوں لے پنیری میں وی بوٹے لاواں

تو اگر خوشبوئے رسول کو سونگھنا ہے تو

ناک کو نزلہ سے صاف کر

بدعقیدگی کے زکام سے پاک کر

انشاء اللہ خوشبوئے رسول تجھے بھی آئے گی

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ